تعلیم الابرار

ابرار احمد قادری چشتی ممتازی رحمانی عفی عنہ

رحمانی ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

بابِ اوّل

قرآن وحدیث کی چند اہم
تعلیمات کا خلاصہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اللہ سے ڈرنے کا حکم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ○

(ال عمران۔۱۰۲)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے''

اس آیت کریمہ میں اہل ایمان کو اللہ جل شانہٗ سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تلقین کی گئی ہے کہ اللہ سے ایسا ڈرا جائے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ مفسرین کرام کے مطابق اللہ سے پورا پورا ڈرنا یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے۔ اس کا ذکر کیا جائے اور اس کی یاد نہ بھلائی جائے۔ اس کا شکر کیا جائے۔ اور کفر نہ کیا جائے۔

خوف خدا خاصہ پیغمبری اور وصف اولیا اللہ ہے۔ کہ یہ واحد خوف ایسا انقلاب برپا کر دیتا ہے کہ جس سے فکر و نظر اور کردار سب کچھ بدل جاتا ہے۔ اور توبہ و استغفار اور بخشش و مغفرت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو زیور تقویٰ سے آراستہ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ سب سے بڑی دانائی اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔

☆ جہاں بھی تم ہو، اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد نیکی کرو۔ وہ اُس برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

☆ اللہ کے ڈر سے رونے والے کا دوزخ میں جانا اس طرح مشکل ہے جس طرح

دوھے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا۔

☆ اللہ تعالٰی قیامت کے دن حکم دے گا کہ جس شخص نے کبھی مجھے یاد کیا یا کسی موقع پر جو بندہ مجھ سے ڈرا۔ اس کو دوزخ سے نکال لیا جائے۔

کثرت سے اللہ کا ذکر کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝

(الاحزاب:۴۱)

''اے ایمان والو! اللہ تعالٰی کا ذکر کثرت سے کرو''

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں جابجا اپنا ذکر کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں بھی اللہ تعالٰی نے اہل ایمان کو اپنا ذکر کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسم ذات ''اللہ'' کا ذکر، نماز، تلاوتِ قرآن، تسبیح وتہلیل یہ سب ذکرِ الٰہی کی مختلف صورتیں ہیں۔ ذکر کی کثرت سے بندے کا اللہ تعالٰی کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے اور انسان کی روح کو غذا ملتی ہے۔ جس سے اس میں بالیدگی اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ اس روحانی قوت کے نتیجے میں انسان کیلئے نفس اور شیطان کا مقابلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ گناہوں سے بچنے میں سہولت ہوتی ہے۔ اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دن رات میں کچھ وقت تو ایسا ضرور مقرر کر لیا جائے کہ جس میں باقاعدہ، باوضو اور قبلہ رخ ہو کر یکسوئی سے ذکرِ الٰہی کیا جائے۔ اور باقی اوقات میں چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور کاموں کے دوران ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالی جائے۔ اللہ تعالٰی ہمیں اپنا ذکر کثرت کے ساتھ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ (حدیثِ قدسی ہے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو تنہا یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ (مسلم)

☆ جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو شخص اپنے رب کو یاد نہیں کرتا اس کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یمن رخصت ہوتے وقت عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کو سب سے پیارا عمل کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ (مسند طبرانی)

☆ جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کے کچھ بندگانِ خدا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمتِ الٰہی ان پر چھا جاتی ہے اور ان کو اپنے سائے میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ (ایک خاص قلبی اطمینان) کی کیفیت نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے ذکر الٰہی کی توفیق اور اہل ذکر کی معیت وصحبت عطا فرمائے۔ آمین

ذکرِ الٰہی کا انعام

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ۝

(البقرۃ:۱۵۲)

''تم مجھے یاد کیا کرو، میں تمہیں یاد کیا کروں گا''

اس آیت کریمہ میں اللہ جل شانہ نے اپنا ذکر کرنے والوں کو ایک مژدۂ جانفزا سنایا ہے۔ کہ جب تم میرا ذکر کرو گے تو نتیجے میں، میں بھی تمہارا ذکر کروں گا۔ ذکر تین طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ ذکر باللسان: یہ ہے کہ زبان سے اللہ کا ذکر کیا جائے۔

۲۔ ذکر بالقلب: یہ ہے کہ دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے۔

۳۔ ذکر بالجوارح: یہ ہے کہ اعضائے انسانی اطاعت الٰہی میں مشغول رہیں۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تسبیح وتکبیر، ثناء وقرأت ذکر لسانی ہے۔ خشوع وخضوع اور اخلاص ذکر قلبی ہے۔ اور قیام ورکوع وسجود ذکر بالجوارح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ذاکر بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

میرا بندہ جیسا مجھ سے گمان رکھتا ہے ویسا ہی میں اس کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے تو میں بھی اُسے ایسے ہی یاد کرتا ہوں۔ اگر مجمع عام میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اُسے یاد کرتا ہوں (مسند احمد میں ہے کہ وہ بہتر مجمع فرشتوں کا ہے) اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ

ایک ہاتھ میرے نزدیک ہو تو میں ایک قدم اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اطمینانِ قلب کا حصول

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝

(الرعد: ۲۸)

''آگاہ ہو جاؤ، کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے''

دنیا کی ساری نعمتوں میں اطمینان قلب سب سے عظیم نعمت ہے۔ دولت، عزت، صحت اور کثرتِ اولاد کے باوجود بھی روح کو سکون اور دل کو چین نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی وہ غذا ہے جس سے روح کو تقویت اور دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اور یہی وہ آبِ حیات ہے کہ جس سے فیضیاب ہونے والا کبھی کوئی گھبراہٹ اور بے چینی محسوس نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ذکر کی بدولت اطمینانِ قلب کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو اپنی غذا حاصل کر لیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے باغوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا مراد ہے؟ اور غذا سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا۔ جنت کے باغوں سے مراد ذکرِ الٰہی کی محافل ہیں اور غذا سے مراد اللہ کا ذکر ہے۔

☆ ہر چیز کو صاف کرنے کا ایک آلہ ہوتا ہے۔ اور دل کو صاف کرنے کا آلہ اللہ کا ذکر ہے۔ (یعنی قلب کی درستگی اور اصلاح کا بہترین طریقہ ''ذکرِ الٰہی'' ہے۔)

اللہ کے ذکر سے منہ موڑنا باعثِ عذاب ہے

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝

(سورۃ الجن ۔ ۱۷)

''اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ موڑے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر سے غفلت کرنے والوں اور اس کو پس پشت ڈالنے والوں کیلئے سخت ترین وعید بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہیں گے۔

چنانچہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کریں۔ ذکر کرنے والوں سے محبت کریں۔ ان کی صحبت اختیار کریں۔ اور اپنی اولاد کو بھی ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کی ترغیب دیں۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''جو لوگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے اور اس مجلس میں نہ تو اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو یہ مجلس ان کیلئے نقصان کا سبب

ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ان کی مغفرت فرمائے گا'' (ترمذی شریف)

کسی مجلس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کئے بغیر ختم ہو جانا یا افراد کا وہاں سے اٹھ جانا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے۔ آج ہماری عام روزمرہ زندگی کی معاشرتی، کاروباری اور شادی بیاہ کی بیشتر مجالس ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ کئے جانے کے باعث خسارے کا سبب ہیں۔

اسلئے ایسی مجالس کے اہتمام اور ان میں شرکت سے بچنا چاہئے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

محبتِ الٰہی، محبتِ رسول، محبتِ جہاد

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ.........وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (التوبۃ ۔۲۴)

''اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے اگر تمھارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں، خاندان، کمائے ہوئے مال، وہ کاروبار جن کے نقصان کا تم اندیشہ کرتے ہو اور تمھارے پسندیدہ مکانات، تمھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لائے اور اللہ تعالیٰ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا''

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی، اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی راہ میں جہاد کرنے کی محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میری ذات اس کے لئے اپنے مال، اولاد، اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو۔

(بخاری)

اس حدیثِ مبارکہ کے مطابق ایمان کا کمال اس وقت حاصل ہوگا جب تمام رشتوں سے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جائے۔ کیونکہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم عین ایمان ہے۔ جب تک یہ محبت نہیں ہوگی اتباع نہیں ہو سکتی اور بغیر اتباع کے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا فرمادے۔ آمین

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○

(المائدہ۔۱۵)

''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور ایک روشن کتاب''

اس آیت کریمہ میں نور سے مراد نورِ مجسم، فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے اور کتاب سے مراد قرآن کریم ہے۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن جریر، جلال الدین سیوطی، آلوسی، فخر الدین رازی ارحمہم اللہ علیہم و دیگر تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن کر دیا۔ جن کی

تشریف آوری سے توحید ورسالت کی وہ شمع فروزاں ہوئی کہ جس کے نور سے جہالت اور کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے اور دلوں کے ظلمت کدے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت سے منور ہو گئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں مگر اس کیلئے جو اس نور سے دل کی آنکھوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالٰی اس نور سے ہمارے دلوں کو منور فرمائے۔ کتاب مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔ یہ کہنا کہ نور سے بھی قرآن کریم مراد ہے درست نہیں ہے کیونکہ واؤ عاطفہ دو کلموں کے جدا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدارج النبوت میں لکھتے ہیں۔

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول اس لئے ہیں کہ عالم وجود میں سب سے پہلی تخلیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حدیث نبوی ہے **اول ماخلق اللّٰہ نوری** ''اللہ تعالٰی نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت میں بھی سب سے اول ہیں حدیث نبوی ہے **کنت نبیا وان آدم لمنجدل فی طینۃ** ''میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم اپنے خمیر میں تھے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے بھی اول ہیں کہ روز میثاق میں سب سے پہلے اللہ تعالٰی کے سوال ''**الست بربکم**'' کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''**قالوا بلٰی**'' کہہ دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول اس لئے بھی ہیں کہ سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ فرمایا گیا ہے **واول من امن باللہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین** ''اور سب سے پہلے جو اللہ پر ایمان لایا اور اس کا مجھے حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت اس لئے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے نکلنے کیلئے جب زمین شق ہوگی تو سب

سے پہلے میں باہر نکلوں گا اور قیامت کے روز سب سے پہلے سجدہ کرنے کی مجھے اجازت ہوگی اور شفاعت کا دروازہ سب سے پہلے مجھ پر کھلے گا اور سب سے پہلے میں ہی جنت میں داخل ہوں گا'' (مدارج النبوت جلد اول صفحہ نمبر ۱)

بہترین نمونہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط

(الاحزاب۔۲۱)

''بے شک تمہاری رہنمائی کیلئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے''

اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت کریمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم مصلح ورہنما، بے مثال مدبر ومنتظم، عادل قاضی ومنصف، بے نظیر مقنن، مثالی قائدوسپہ سالار، دیانت دار تاجر، مثالی شوہراور سربراہ خاندان، کامیاب سربراہ ریاست اور اسی طرح ایک عظیم انسان کے روپ میں پوری انسانیت کی رہنمائی کرتے نظر آتے ہیں۔ اور اب دنیا وآخرت میں نجات اور بھلائی صرف اور صرف نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''جس نے میری فرمانبرداری کی، اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی، اُس نے اللہ کی نافرمانی کی'' (سنن ابن ماجہ)

قرآن مجید میں جابجا اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اطاعت کو اپنی ہی اطاعت قرار دیا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے۔

چنانچہ اسی مضمون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اپنے تمام معاملاتِ زندگی میں اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو رہبر بنائیں۔ اور اپنے کھانے پینے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، پہننے اوڑھنے، ملنے جلنے غرضیکہ زندگی کے ہر مرحلے پر اور ہر معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کریں۔ کہ یہی رب کائنات کو مقصود ہے اور دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اتباعِ مصطفیٰ ﷺ کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کی بھلائی کیلئے حریص ہونا

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (التوبہ ۹:۱۲۸)

”بے شک تشریف لائے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے۔ گراں گزرتا ہے اُن پر تمہارا مشقت میں پڑنا، بہت ہی خواہشمند ہیں تمہاری بھلائی کے، مؤمنوں کے ساتھ بڑی مہربانی اور نہایت رحم فرمانے والے ہیں“

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا تذکرہ فرمایا ہے اور ساتھ ہی یہ بتایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی حالت میں اپنی امت کو مصیبت و مشقت میں دیکھنا گوارا نہیں فرماتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں

اپنی امت کی عافیت و بھلائی کے بہت زیادہ حریص ہیں اور خصوصاً اہل ایمان کیلئے تو بہت ہی زیادہ مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں گڑگڑا کر اپنی امت کی مغفرت و بھلائی کیلئے التجائیں فرماتے رہتے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اطہر پر یہ کلمات ہوں گے۔ یعنی "اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، اے میرے رب! میری امت کو بخش دے"

حدیث مبارکہ کے مطابق حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن سجدہ سے اس وقت تک اپنا سرِ مبارک نہیں اٹھائیں گے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا آخری فرد بھی جہنم سے نکال نہ لیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "میری اور لوگوں کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے (اندھیری رات میں) آگ سلگائی۔ جب اس کے اردگرد کا ماحول روشن ہو گیا تو کیڑے اور پتنگے (پروانے) اُس میں گرنے لگے۔ وہ ان کو ہٹاتا ہے مگر اس کے باوجود وہ اُس میں دیوانہ وار گرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح میں تمہیں تمہاری پشتوں سے پکڑ پکڑ کر کھینچتا ہوں مگر تم ہو کہ مجھ سے دامن چھڑا چھڑا کر زبردستی جہنم کی آگ میں گرے جا رہے ہو۔

(صحیح بخاری)

اللہ تعالٰی کا صد ہا شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسے شفیق و غمگسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق میں ان کی اتباع کر کے اپنے آپ کو ان کا سچا امتی ثابت کریں تاکہ دنیا و آخرت میں ہمیں سرخروئی اور کامرانی حاصل ہو۔

کامیاب لوگ اور ان کا انعام

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ
مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۙ ﴿۲۱﴾
خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

(التوبہ: ۲۰ تا ۲۲)

"جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی۔ اور جہاد کیا راہ خدا میں، اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے۔ بہت بڑا درجہ ہے (اُن کا) اللہ تعالی کے نزدیک۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ (اور) انھیں اُن کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت اور خوشنودی کی۔ اور ایسے باغات کی جس میں اُن کے لئے ہمیشہ رہنے والی نعمت ہوگی۔ اور وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ تعالی کے پاس ہی بڑا ثواب ہے"

(احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید کیا جاؤں۔ (صحیح بخاری)

☆ جس بندے کے قدم اللہ تعالی کے راستے میں غبار آلود ہوں اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (صحیح بخاری)

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی دیر جنگ کی ہو جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوھا جاتا ہے۔اُس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔(سنن ابنِ ماجہ)

شہدا زندہ ہیں

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

(البقرۃ۔۱۵۴)

''اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تمہیں خبر نہیں''

وہ خوش نصیب بندے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکے دین کی سربلندی کی خاطر اپنی جان کو قربان کر دیتے ہیں۔کوئی اور مقصد ان کے پیش نظر نہیں ہوتا۔تو اللہ تعالیٰ انہیں بدلے میں ایسی دائمی زندگی عطا فرماتے ہیں۔ جو اس فانی وعارضی، دنیاوی زندگی سے بہت بہتر ہوتی ہے۔لیکن دنیا کے رہنے والے اس زندگی کی سمجھ حاصل نہیں کر سکتے۔معلوم ہوا کہ شہدا زندہ ہیں اور ہمیں ان کی زندگی پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ دنیا میں واپس جانا پسند نہیں کرے گا۔خواہ اس کو روئے زمین کی ساری چیزیں مل جائیں۔البتہ شہید جب جنت میں اپنی عزت ووجاہت اور مقام ومرتبہ دیکھے گا تو صرف وہ یہ تمنا کرے گا کہ وہ پھر دنیا میں جائے اور دس بار اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے''(صحیح مسلم)

جنت ایسی جگہ ہے جہاں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات کی فراوانی ہے۔ کسی غم اور پریشانی کا وہاں گزر نہیں۔ چنانچہ ایسی پرسکون اور حسین ودلکش جگہ سے کوئی بھی شخص واپس آنا پسند نہیں کرے گا۔ خواہ اس کے بدلے میں اسے ساری دنیا کی نعمتیں مل جائیں۔ لیکن شہید کو جنت میں جو مقام ومرتبہ اور قدر ومنزلت حاصل ہوگی اُسے دیکھ کر وہ یہ چاہے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور پھر اللہ کی راہ میں شہید ہو اور یہ مقام حاصل کرے۔ اور بار بار اسی عمل سے گزرتا رہے اور شہید ہونے کا لطف حاصل کرتا رہے۔

سلام ہو ان خوش نصیب ارواح مقدسہ پر جنہوں نے رضائے الٰہی اور دین حق کی سربلندی کی خاطر راہ خدا میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے جام شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی جذبۂ شوق شہادت سے سرفراز فرما کر شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ (آمین)

شہدأ کی زندگی کا ثبوت

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ (ال عمران:۱۶۹)

”اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ وہ جو قتل کئے گئے اللہ کی راہ میں وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس اور رزق دیئے جاتے ہیں“

اس آیتِ کریمہ میں شہدأ کو مردہ گمان کرنے سے منع کیا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے انہیں رزق ملتا ہے۔ البتہ ان کی زندگی کی حقیقت ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمان سچا، اٹل اور برحق ہے اور ہر مسلمان کے لئے اس پر زبان وقلب سے ایمان لانا ضروری ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنت کی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں۔ جنتی میوے کھاتے ہیں عرش کے نیچے جو قندیلیں معلق ہیں ان میں رہتے ہیں۔ جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے، کہ ہم جنت میں ہیں تا کہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے نہ بیٹھ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچا دوں گا'' (خزائن العرفان)

نیک بندوں کی صفات

اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ ○

(ال عمران ۱۹۱)

''اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں،،

اس آیت کریمہ میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے نیک بندوں کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ یہ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور کسی بھی لمحے اپنے خالق و مالک کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ اس آیتِ کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر کسی وقت اور کسی جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ بندہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے غرض ہر حالت میں اپنے خالق کی یاد اور اس کے ذکر میں محو رہے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مقرب کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جو مرد اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور جو عورتیں اللہ کا ذکر کرنے والی ہیں (ترمذی، ابنِ ماجہ)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' سجدوں کی کثرت کرو۔ اگر تم اللہ کیلئے سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہارے درجے بلند کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے گا''

(مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ذاکر بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین ثم آمین

اولیاء اللہ کی شان وعظمت

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(یونس۔۶۲)

''آگاہ ہو جاؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''

یہ آیتِ کریمہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی شان بیان کرتی ہے۔ اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے ہیں جو اپنی زندگی کو اطاعتِ الٰہی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھالتے ہیں اور پوری زندگی اس پر کاربند رہتے ہیں۔ اپنی نفسانی خواہشات

کی تکمیل نہیں کرتے، گناہوں اور غلطیوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنالیتا ہے اور پھر یہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کے خوف اور غم سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔

اولیاء ''ولی'' کی جمع ہے جس کے معنی لغت میں قریب، محبّ، صدیق، دوست اور مددگار کے ہیں۔ علمائے کرام اور صوفیائے عظام کی اصطلاح میں ''ولی'' وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے۔ ہمہ وقت اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مشغول رہے۔ شب و روز تسبیح و تہلیل میں مصروف رہے۔ اگر کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کیلئے اور اگر کسی سے نفرت کرے تو بھی محض اللہ تعالیٰ ہی کیلئے۔ جب دیکھے، تو دلائل قدرت ہی کو دیکھے۔ جب سنے، تو اللہ تعالیٰ کی آیات ہی سنے۔ جب بولے، تو اپنے رب کی ثناء کے ساتھ ہی بولے۔ جب حرکت کرے، تو اطاعت الٰہی میں ہی حرکت کرے۔ اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے اللہ کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہی وہ مقام ہے جسے ''فنا فی اللہ'' کہتے ہیں بندہ جب اس مقام پر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہو جاتا ہے۔ اور پھر اسے دنیا و آخرت میں کسی چیز کا خوف و غم نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان خوش نصیبوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے، اے جبرائیل! میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ پس جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر وہ آسمان میں منادی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر سب اہلِ آسمان اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کی مقبولیت کا

چرچا ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ کے بندوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید۔ لیکن قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بتایئے وہ کون ہیں؟ ان کے اعمال کیا ہیں؟ تاکہ ہم ان لوگوں سے محبت کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کیلئے آپس میں محبت کرتے ہیں۔ نہ ان میں کوئی رشتہ ہے اور نہ کوئی مالی منفعت۔ بخدا ان کے چہرے سراپا نور ہوں گے اور نور کے منبروں پر انھیں بٹھایا جائے گا۔ دوسرے لوگ خوفزدہ ہوں گے اور انھیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ دوسرے لوگ حزن وملال میں مبتلا ہوں گے۔ لیکن انھیں کوئی حزن وملال نہ ہوگا۔

اللہ رب العزت ہمیں ان اولیاء اللہ کی عظمت ومحبت اور صحبت نصیب فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایمان پر استقامت

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (الاحقاف:۱۳)

”بے شک جن لوگوں نے کہا، ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے۔ پس انھیں نہ کوئی خوف ہوگا۔ اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

زبان سے یہ کہہ دینا کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے، آسان ہے۔ لیکن عمر بھر ثابت

قدمی سے اس پر ڈٹے رہنا، بڑی ہمت و مردانگی کا کام ہے۔ اسی لئے اللہ جل شانہٗ نے اس آیت کریمہ میں اپنی ربوبیت والوہیت کے اقرار پر استقامت اختیار کرنے والوں کی شان یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ دنیا وآخرت میں ہر قسم کے خوف اور غم سے بے نیاز ہوں گے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

حضرت سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کے بارے میں مجھے کوئی ایسی بات بتایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے کسی سے پوچھنے کی حاجت نہ رہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''کہہ، کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر عمر بھر اس پر ثابت قدم رہ'' (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر استقامت اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ کے پیارے بندے

يٰعِبَادِ لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

(الزخرف:68)

''اے میرے (پیارے) بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم (آج) غم زدہ ہوگے''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے اُن پیارے بندوں اور دوستوں کی شان بیان فرمارہا ہے کہ جنھوں نے اپنی ساری زندگی ایمان، عمل صالح اور پرہیزگاری میں گزاری اور ہمہ وقت اطاعتِ الٰہی، اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح وتہلیل میں مشغول رہے۔

جب قیامت کے دن دنیا کے سارے بھائی چارے، یارانے اور دوستیاں ختم ہو جائیں گی۔ ہر شخص یہ چاہے گا کہ اس کے حصے کا عذاب بھی کسی دوسرے پر مسلط کر دیا جائے۔ سب ایک دوسرے سے دور بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ ایک دوسرے سے بیزاری کا اعلان کریں گے۔ ہر شخص خوف و دہشت اور حزن و ملال میں مبتلا ہوگا۔ مگر ایسے عالم میں اللہ جل شانہٗ اپنے ان پیارے بندوں اور دوستوں کو یہ مژدۂ جانفزا سنائے گا کہ آج تم پر کوئی خوف اور غم نہیں۔ تم میرے سایۂ رحمت میں آجاؤ۔ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت اسماءؓ بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں تم کو بتاؤں کہ تم میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں۔ جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے۔ (سنن ابن ماجہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بہت سے پراگندہ بالوں والے اور گرد آلود شخص جنھیں دروازوں پر دھکے دیئے جائیں (ایسے ہوتے ہیں کہ) اگر اللہ تعالیٰ پر کسی معاملے میں قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم ضرور پوری کرے گا۔ (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نیک بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچانے کا حکم

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ط (التحریم۔۶)

''اے ایمان والو! اپنی جان اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ جل شانہٗ نے صاحبان ایمان کو اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچانے کا حکم دیا ہے۔ جس سے ہم صرف اور صرف اسی طرح بچ سکتے ہیں کہ ہم خود بھی نیک کام کریں۔ برائیوں سے بچیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی اولاد، بیوی، بہن، بھائی غرض تمام گھر والوں کو بھی نیک کام کرنے کی ترغیب دیں اور برائیوں سے بچائیں گویا ہر شخص پر اپنی اور اپنے اہل خانہ کی اصلاح لازم ہے ورنہ بصورت دیگر جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔

۲۔ جادو کرنا۔

۳۔ جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اسے سوائے حق کے لینا۔

۴۔ سود لینا۔

۵۔ یتیم کا مال کھانا۔

۶۔ لڑائی کے دن (میدان جہاد میں) پیٹھ دکھانا۔

۷۔ پاک دامن ایمان والی بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا۔

اللہ رب العزت ہمیں قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اپنے آپ کو اور گھر والوں کو نماز کا پابند بنایئے

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ ○

(سورۂ طٰہٰ: ۱۳۲)

''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے۔ اور خود بھی اسکی پابندی کیجئے''

نماز اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے دوسرا اہم ترین رکن ہے۔ اسکی فرضیت شب معراج میں ہوئی۔ نماز نابالغ، مجنوں، حیض ونفاس والی عورت کے سوا ہر مسلمان مرد و عورت پر ہر حال میں فرض ہے۔ اور کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔ یہاں تک کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور بیٹھنے کی بھی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر سر کے اشارے سے پڑھے۔

نماز کی اسی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقریباً سات سو مقامات پر مختلف انداز سے نماز کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس مندرجہ بالا آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور خود بھی اسکی پابندی کیجئے'' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی کی تعمیل میں خود بھی ہمیشہ نماز کی پابندی فرمائی اور اپنے گھر والوں کو بھی ہمیشہ نماز کا پابند بنائے رکھا۔

مفسرین کرام کے مطابق اس آیت کریمہ میں ''اھل'' سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت ہے۔ سو آج ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم خود بھی نماز کی پابندی کریں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا پابند بنائیں۔ ورنہ کل بروز قیامت ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

- ☆ نماز ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔ (ترمذی)
- ☆ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کی عمارت کو ڈھا دیا۔ (منیۃ المصلی)
- ☆ نماز جنت کی کنجی ہے۔ (صحیح مسلم)
- ☆ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)
- ☆ وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ جس نے سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی۔ یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ (مشکوٰۃ)

ہر نماز اُسکے اپنے مقررہ وقت پر ادا کیجئے

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

(النسآء: ۱۰۳)

''بے شک نماز مسلمانوں پر اپنے اپنے مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز کے متعلق دو خصوصیات کا ذکر فرمایا ہے۔ اول

یہ کہ نماز رب کائنات کا حکم ہے اور اسکی ادائیگی ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر ہر حال میں فرض ہے۔ یہ نہیں کہ جب دل چاہا پڑھ لی۔ اور جب دل نہ چاہا تو نہیں پڑھی۔ یاد رکھیئے! اسکی فرضیت کا انکار کفر ہے اور بلا عذر شرعی اس کو چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

دوم یہ کہ تمام نمازوں کی ادائیگی کیلئے مخصوص اوقات مقرر ہیں اسلیئے ہر نماز کو اُس کے اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ جب دل چاہا نمازیں قضا کر کے اکٹھی دو تین نمازیں پڑھ لیں۔ یعنی عشاءٔ کے وقت فجر کی نماز یا فجر کے وقت عشاءٔ کی نماز پڑھ لی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر نماز اُس کے اپنے مقررہ وقت کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی صلیّ اللہ علیہ وسلّم میں عرض کی۔ یا رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ آپ صلیّ اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ''وقت پر نماز پڑھنا'' (بیہقی)

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ یہ بتاؤ کہ کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو۔ اور وہ اس میں روزآنہ پانچ بار غسل کرے۔ تو کیا اُس کے بدن پر میل کچیل رہ جائے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں۔ تو آپ صلیّ اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ یہی مثال نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ پانچ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک اُن تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان کے درمیان ہوں۔ جبکہ کبائر گناہوں سے بچا جائے۔ (صحیح مسلم)

یہ کہ نماز رب کائنات کا حکم ہے اور اسکی ادائیگی ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر ہر حال میں فرض ہے۔ یہ نہیں کہ جب دل چاہا پڑھ لی۔ اور جب دل نہ چاہا تو نہیں پڑھی۔ یاد رکھیے! اسکی فرضیت کا انکار کفر ہے اور بلا عذر شرعی اس کو چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

دوم یہ کہ تمام نمازوں کی ادائیگی کیلئے مخصوص اوقات مقرر ہیں اسلیئے ہر نماز کو اُس کے اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ جب دل چاہا نمازیں قضا کر کے اکٹھی دو تین نمازیں پڑھ لیں۔ یعنی عصر کے وقت ظہر کی نماز یا ظہر کے وقت عصر کی نماز پڑھ لی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر نماز اُس کے اپنے مقررہ وقت کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''وقت پر نماز پڑھنا'' (بیہقی)

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ یہ بتاؤ کہ کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو۔ اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرے۔ تو کیا اُس کے بدن پر میل کچیل رہ جائے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہی مثال نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ پانچ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک اُن تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان کے درمیان ہوں۔ جبکہ کبائر گناہوں سے بچا جائے۔ (صحیح مسلم)

☆ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی درست رہیں گے۔اور اگر یہ بگڑی تو سب اعمال بگڑ جائیں گے۔ (طبرانی)

☆ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو۔اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کے پڑھاؤ۔(سنن ابوداؤد)

حفاظت نماز کا حکم

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۝

(البقرۃ:۲۳۸)

''پابندی کرو سب نمازوں کی۔اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی''

اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں قرآن و حدیث میں جا بجا مختلف انداز سے نماز کی فضیلت و اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔اور نماز ہی وہ اہم ترین عبادت ہے کہ جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقریباً سات سو مقامات پر مختلف انداز سے فرمایا ہے۔اور بار بار نماز کی حفاظت و ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ ہمیشہ نماز ادا کرتے رہو۔اور خصوصاً درمیانی نماز یعنی عصر کی ادائیگی کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کرو۔یہ نہیں کہ ایک بار نماز پڑھ لی اور ہفتہ بھر کیلئے چھٹی کر لی۔ چنانچہ ہر مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ دین کا ستون، مومنین کی معراج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ''نماز'' کی حفاظت اور مقررہ وقت پر اس کی ادائیگی کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کرے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو پابندی سے نماز ادا کرے گا۔ تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی۔ اس کے ایمان کی واضح دلیل ہوگی۔ اور اس کی نجات کا باعث ہوگی۔ اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی۔ تو اس کے پاس نہ نور ہوگا۔ نہ اپنے ایمان کی کوئی دلیل ہوگی۔ اور نہ ہی بخشش کا کوئی وسیلہ ہوگا۔ اور اس کا حشر قارون، فرعون، ھامان، اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا'' (مسند احمد۔ طبرانی)

اللہ تعالیٰ ہمیں پابندی کے ساتھ پنج وقتہ نماز با جماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور قیامت کے دن نماز کو ہمارے لئے نور، ہمارے ایمان کی دلیل اور ہماری نجات کا ذریعہ بنادے۔ (آمین)

نماز باجماعت کا حکم

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ○

(البقرۃ۔ ۴۳)

''اور نماز قائم کرو۔ اور زکوۃ ادا کرو۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ احناف کے نزدیک نماز با جماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور بلا عذر شرعی اس کو چھوڑنے والا گنہگار ہے۔ لیکن آج ہم بلا کسی شرعی عذر کے باجماعت نماز کو ترک کردیتے ہیں اور اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمارا یہ طریقہ اسلامی اور شرعی ہے؟

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

(بخاری)

☆ جس شخص نے نماز عشاء باجماعت ادا کی۔ گویا اُس نے نصف رات قیام کیا۔ اور جس نے فجر کی نماز بھی باجماعت پڑھی۔ تو گویا اُس نے تمام رات قیام کیا۔ (مسلم)

☆ جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے رہتے ہیں اُن کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنادو۔ (ابن ماجہ)

☆ جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا۔ اور دوسرا پروانہ نفاق سے بری ہونے کا۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہمیں اصلاح احوال کی توفیق عطا فرمائے اور نماز باجماعت کا پابند بنادے۔ (آمین)

نماز باجماعت ترک کرنے پر وعیدیں

ہم میں سے بہت سے لوگ نمازیں تو بڑی پابندی سے ادا کرتے ہیں لیکن جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ حالانکہ شریعتِ اسلامی میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی سخت تاکید کی گئی ہے اور بغیر عذرِ شرعی کے جماعت ترک کرنے پر سخت وعیدیں اور عتاب بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ

ذیل ہیں۔

☆ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ اِدھر نماز کیلئے اذان کہی جائے۔۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر اُن لوگوں کا رخ کروں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (صحیح بخاری)

☆ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بغیر کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کوئی خوف یا مرض ہو۔ (ابوداؤد)

☆ جس شہر یا دیہی آبادی میں تین شخص رہتے ہوں۔ اور ان میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا جماعت قائم کرو۔ کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے الگ رہنے والی (بھیڑ یا بکری) کو کھا جاتا ہے۔ (مسند احمد۔ ابوداؤد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفل نمازیں پڑھتا ہے مگر جماعت اور جمعہ میں شریک نہیں ہوتا۔ (اسکے بارے میں کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ (ترمذی)

نماز چھوڑنے والے کی مذمّت

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ (سورۃ مریم:۵۹)

"پس جانشین بنے ان کے بعد وہ ناخلف جنھوں نے ضائع کیا نمازوں کو۔ اور خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کی۔ عنقریب وہ پائیں گے اپنی نافرمانی کی سزا"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالٰی نے ان لوگوں کی مذمت بیان کی ہے۔ جنھوں نے اپنے نیک اسلاف کے طریقے کو چھوڑ کرنا فرمانی کی راہ کو اختیار کیا۔ اپنی نمازوں کو ترک کیا۔ نماز کی اہمیت و فضیلت کو نظر انداز کیا۔ اور ارشاداتِ الٰہی کی بجا آوری کی جگہ نفسانی خواہشات کی پیروی میں لگ گئے۔ وہ یاد رکھیں کہ انھیں اپنے کیے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ مسلمان اور کافر کے درمیان نماز ہی کا فرق ہے۔ (نسائی)

☆ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی، اُس نے کفر کیا (ترمذی)

☆ جو شخص نماز نہیں پڑھتا، اسلام میں اُس کا کوئی حصہ نہیں۔ (حاکم)

☆ جس شخص کی ایک نماز فوت ہوگئی، وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (نسائی)

☆ جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے، وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالٰی ہمیں نماز کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچانے والی

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط

(العنکبوت: ۴۵)

"بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے"

نماز کی بے شمار برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ جو شخص نماز کو اس کے تمام

ظاہری و باطنی حقوق کے ساتھ ادا کرے تو نماز اُس کو تمام بُرائیوں اور غیر شرعی کاموں سے بچاتی ہے۔ ظاہری حقوق تو یہ ہیں کہ سنت نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق تمام ارکانِ نماز بجا لائے جائیں اور باطنی یہ ہیں کہ انسان سراپا عجز و نیاز بن جائے۔ احسان کی کیفیت حاصل ہو۔ اور ذوق وشوق، خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک نوجوان انصاری کی یہ شکایت کی گئی کہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے اور گناہوں سے بھی باز نہیں آتا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ نماز ایک نہ ایک دن اُسے اُن گناہوں سے روک دے گی۔ چنانچہ چند ہی روز گزرے تھے کہ اُس نوجوان کی حالت بالکل بدل گئی۔ اور وہ تمام گناہوں سے سچے دل سے تائب ہو کر نیکو کار ہو گیا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا؟ (تفسیر ضیاء القرآن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز کی برکت سے بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچائے۔ (آمین)

صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرنے کا حکم

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ۝ (البقرۃ:۱۵۳)

”اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد طلب کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے“

مصائب وآلام اور مشکلات و پریشانیاں زندگی کا حصہ ہیں۔ چنانچہ اس آیتِ کریمہ

میں اللہ تعالیٰ نے ناساعد حالات میں صبر اور نماز کے ذریعہ سے اہل ایمان کو مدد طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ کہ ہر حال میں صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اور نماز سے اپنی بندگی کے تعلق کو پختہ بناتے رہو۔ انشاء اللہ العزیز یقیناً کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت تمہیں حاصل ہو گی۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو اور کسی سے اس کا اظہار نہ کرے۔ اور نہ لوگوں سے شکوہ شکایت کرے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے۔ اس کو بخش دیں گے۔ (طبرانی)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے فرزند آدم! اگر تو نے شروع صدمے میں صبر کیا۔ اور میری رضا اور ثواب کی نیت کی تو میں تجھے جنت عطا کر کے ہی راضی ہوں گا۔ (ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کرنے اور نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○

(التوبۃ۔ ۱۰۸)

''اور اللہ تعالیٰ صاف ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے''

صفائی، نفاست اور پاکیزگی انسانی زندگی کیلئے بہت ضروری ہے جو مسلمان اپنے باطن کے ساتھ اپنے ظاہر کو صاف رکھے۔ صاف کپڑے پہنے، چہرہ، ہاتھ، پاؤں، بال،

ناخن، جسم صاف رکھے۔ باوضو رہے۔ اس سے نہ صرف صحت حاصل ہوتی ہے۔ زینت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ بھی اسے پسند کرتا ہے۔ اور اسکے برعکس جو گندگی اختیار کرے، صفائی کا اہتمام نہ کرے۔ اس سے ہر ایک نفرت کرتا ہے بیماریاں اس پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اسے ملتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو ناگواری کیساتھ ارشاد فرمایا کہ اس سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ اپنے کپڑے کو دھولیا کرے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے''

یہ حدیث مبارکہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صفائی و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے پاک وصاف رہنے سے انسان کا ذہن بھی پاک ہوجاتا ہے اور اس میں پاکیزہ خیالات پیدا ہوتے ہیں جو اچھے کاموں کا سبب بنتے ہیں اسطرح مسلمان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے جبکہ اسکے برعکس ناپاک اور گندہ رہنے سے ذہن بھی گندے خیالات کا مرکز بن جاتا ہے اور انسان برے کاموں کا ارتکاب کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور وہ عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔ اسی لئے ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد پاکیزگی اور صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں وہی داخل ہوگا جو پاک وصاف رہنے والا ہوگا''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاک وصاف رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط

(بنی اسرائیل۔۲۳)

''اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ والدین ہی اولاد کی دنیا میں آمد کا سبب بنتے ہیں اور وہی محنت ومشقت اور محبت و پیار کے ساتھ اپنی اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اولاد کیلئے والدین ہی انسانوں میں سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اسلئے حقوق العباد میں اولاد پر پہلا حق والدین کا ہی ہے۔

والدین کا احترام کرنا، ان کی اطاعت کرنا، ان کی خدمت کرنا، ان کے ساتھ انتہائی نرمی اور عاجزی سے پیش آنا، ان کے ساتھ کسی حال میں بھی تلخ لہجے میں گفتگو نہ کرنا اور ان کیلئے ہر وقت دعا گو رہنا اولاد پر لازم ہے۔ اس پر بے انتہا اجر وثواب ہے۔ اور اس کے خلاف کرنے پر بڑی سخت سزا ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''جو نیک اولاد والدین کی طرف رحمت وشفقت کی نظر سے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے صلے میں ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھدیتا ہے'' (بیہقی)

اولاد کا اپنے والدین سے محبت کرنا ایک فطری امر ہے۔ اسی محبت کی وجہ سے اولاد

اپنے والدین کا احترام، ان کی خدمت اور ان کی اطاعت کرتی ہے۔ اور اس کا صلہ اللہ تعالیٰ یہ عطا فرماتا ہے کہ محبت کی ہر نظر کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ چاہے جتنی بار بھی نظر کی جائے۔

گویا اس حدیث میں والدین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ محبت کی تعلیم دی گئی ہے۔ کہ جب محبت زیادہ ہوگی تو ان کے ساتھ حسنِ سلوک بھی زیادہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و حدیث کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

صدقات وخیرات

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ (البقرة:۲۷۱)

"اگر صدقات (خیرات) اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو تو یہ تمھارے لئے سب سے بہتر ہے۔ اور (صدقہ کی برکت سے) مٹا دیئے جائیں گے تم سے تمھارے بعض گناہ اور اللہ تعالیٰ کو تمھارے کاموں کی خوب خبر ہے۔"

صدقہ وخیرات کی کثرت انسان کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کے اضافے، گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی اور دوزخ سے بچاؤ کا ایک مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ صدقہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ کیلئے دیا جائے اور نام ونمود دکھاوے سے پاک ہو تو خواہ ظاہر کرکے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں۔ لیکن علماء ومفسرین کرام کے مطابق صدقہ فرض

(زکوۃ، فطرہ وغیرہ) کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفلی صدقہ کا چھپا کر دینا بہتر ہے لیکن اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کیلئے ظاہر کر کے دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور قصور معاف کر دینے سے آدمی نیچا نہیں ہوتا۔ (مسلم)

☆ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو رفع کرتا ہے۔ (جامع ترمذی)

☆ جب کوئی صاحب ایمان بندہ اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا اور وہ اللہ کے نزدیک ثواب کا مستحق ہوگا۔ (صحیح بخاری)

☆ وہ صدقہ افضل ترین ہے جو غریب آدمی اپنی محنت کی کمائی سے کرے اور پہلے اُن پر خرچ کرو جن کے تم ذمہ دار ہو۔ (سنن ابی داؤد)

☆ افضل صدقہ وہ ہے جو پوشیدگی سے کسی حاجت مند کو دیدیا جائے اور باوجود مال کی قلت کے پھر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

اللہ رب العزت ہمیں صدقہ وخیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

انفاق کے اولین حقدار

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ (البقرہ:۲۱۵)

”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجئے، جو کچھ خرچ کرو اپنے مال سے تو اس

کے مستحق تمھارے ماں باپ، قریبی رشتہ دار، یتیم، مسکین اور مسافر ہیں''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا آغاز اپنے گھر سے کرنے کا حکم دیا ہے اور گھر میں بھی اپنے حقوق کے لحاظ سے سب سے مقدّم ماں باپ ہیں۔ان کے بعد دوسرے عزیز رشتہ دار ہیں۔پھر ان کے بعد باری ہے قوم کے یتیم بچوں کی، مسکینوں اور بے وطن مسافروں کی۔اسلام کے نزدیک یہی ترتیب فطری مناسب اور پسندیدہ ہے۔ایسا نہیں کہ آپ کے اپنے تو بھوک سے بلک رہے ہوں محتاج اور ضرورت مند ہوں اور بیگانوں پر آپ کی سخاوت کی بارش ہو رہی ہو۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''کسی اجنبی مسکین کو اللہ کیلئے کچھ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے کسی (ضرورت مند) قریبی عزیز کو اللہ کیلئے کچھ دینے میں دو پہلو ہیں اور دو طرح کا ثواب ہے۔ایک یہ کہ وہ صدقہ ہے اور دوسرے یہ کہ وہ صلۂ رحمی ہے جو بجائے خود بڑی نیکی ہے۔(جامع ترمذی، سنن نسائی)

☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔کہ جب کوئی صاحبِ ایمان بندہ اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا اور وہ اللہ کے نزدیک ثواب کا مستحق ہوگا۔(صحیح بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیماتِ اسلامی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

حرص

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ ۝

(الحجر ۱۵:۸۸)

''اپنی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیے اُن (اموال) کی طرف جن سے ہم نے لطف اندوز کیا ہے ان کے مختلف طبقوں کو۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نعمتیں مال و دولت اور منصب و مرتبہ دیا ہے اس پر راضی نہ ہونا بلکہ مزید دولت و نعمت حاصل کرنے کی خواہش رکھنا اور اس کیلئے ہر جائز و ناجائز طریقے کو اختیار کرنا حرص و لالچ کہلاتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی برائی ہے جو دیگر بہت سی برائیوں کو پیدا کرتی ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حرص کے جذبے کے تحت مال و دولت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے سے روکا ہے۔

حرص و لالچ کا جذبہ اللہ پر ایمان اور توکل سے محروم کر دیتا ہے اور انسانیت و شرافت کو ختم کر کے ایک دوسرے کی جان لینے اور مال چھین لینے پر ابھارتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حرص سے انسان نہ تو مالدار ہوسکتا ہے نہ ہی اللہ کے اُن بندوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے وسعت مال و اسباب سے نوازا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو قناعت و توکل کی صفات اختیار کرتے ہوئے حرص سے اجتناب کرنا چاہئے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ اگر انسان کے پاس دو میدان مال و دولت سے بھرے ہوئے ہوں تو بھی وہ تیسرے کا متلاشی رہے گا ابنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ (بخاری)

☆ حرص سے بچو، کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی حرص کی وجہ سے ہلاک و برباد ہو گئیں۔ اسی حرص کی وجہ سے انہوں نے بخل کیا۔ اسی حرص کی وجہ سے انہوں نے قطع رحمی کی۔ اسی حرص کی وجہ سے انہوں نے بدکاری کی۔ (سنن ابی داؤد)

☆ دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکروں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ ان کو اتنا تباہ و برباد نہیں کر سکتے جتنا مال اور عزّ و جاہ کی حرص انسان کے دین کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ (ترمذی)

☆ ایمان اور حرص ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (سنن نسائی)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حرص کی برائی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

فضول خرچی

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۞ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيٰطِينِ ۖ (بنی اسرائیل: ۲۶، ۲۷)

''اور فضول خرچی نہ کیا کرو، بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔''

فضول خرچی کا مطلب ہے ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا یا ناجائز کاموں میں مال خرچ کرنا۔ اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔ بعض اوقات انسان نمود و نمائش کی خاطر یا دوسروں سے آگے نکل جانے کی کوشش میں اپنی جائز ضروریات مثلاً خوراک، لباس، رہائش وغیرہ پوری کرنے میں بھی فضول خرچی کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایسے کام جو غیر ضروری ہوتے ہیں مثلاً شادی کی رسومات، سالگرہ، آتش بازی اور تفریحات وغیرہ یہ سب فضول خرچی میں شامل ہیں۔ لہٰذا ہمیں اس سے بچنا چاہئے اور میانہ روی اختیار کرنا چاہئے کہ اسی میں ہماری بھلائی ہے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی احادیث میں فضول خرچی سے منع فرمایا ہے اور میانہ روی کا حکم دیا ہے اور اسی کو پسند فرمایا ہے ذیل میں چند احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیش خدمت ہیں۔

☆ ہر کام میں میانہ روی ہی سب سے بہتر ہے۔

☆ وہ شخص محتاج نہیں ہوگا جو میانہ روی اختیار کرے گا۔

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو وضو کر رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا فضول خرچی کر رہے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا وضو میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ (یعنی وضو میں بھی پانی کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہئے)۔

اللہ رب العزت ہمیں تعلیمات اسلامی کو سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

بخل

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۝

(الھمزۃ۔ ۲ تا ۴)

"وہ جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ اُس کے پاس باقی رہے گا۔ ہرگز نہیں۔ وہ ضرور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔"

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بخیل شخص کی سخت ترین الفاظ میں مذمت بیان فرمائی ہے۔ بخل (کنجوسی) سے مراد یہ ہے کہ انسان دولت رکھنے کے باوجود نہ تو اپنی جائز ضروریات پوری کرے اور نہ ہی نیکی و بھلائی کے کاموں میں یا ضرورت مندوں پر اپنا مال خرچ کرے۔ بلکہ صرف اور صرف دولت جمع کرنے کی دھن میں ہی لگا رہے۔ یہاں تک کہ موت آجائے اور آخرت میں جہنم کی آگ میں ڈالا جائے۔ بخل ایک بہت بُری عادت ہے جو ایمان کو ضائع کرتی اور دلوں میں نفاق پیدا کرتی ہے اور اس سے خیانت، بے رحمی، بدسلوکی، خودغرضی اور حرص جیسی دیگر برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس سے بچنا از حد ضروری ہے۔ اللہ محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

- ☆ حرص و بخل اور ایمان کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (سنن نسائی)
- ☆ دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (جامع ترمذی)
- ☆ بخیل شخص اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے۔ انسانوں سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے۔ (مشکوٰۃ)
- ☆ دو خصلتیں ایسی ہیں جو مؤمن میں ایک ساتھ جمع نہیں ہونگی۔ ایک بخل اور دوسرے بداخلاقی۔ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں بخل سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی راہ میں مال و دولت خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خیانت سے بچنے کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (الانفال:۲۷)

''اے ایمان والو! نہ خیانت کرو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ خیانت کرو اپنی امانتوں میں اس حال میں کہ تم جانتے ہو۔''

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت کا مطلب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ'' فرائض کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت نہ کرو اور سنت سے روگردانی کر کے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت نہ کرو۔''

خیانت اللہ کے حقوق میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں، بندوں کے حقوق میں اور اپنے اعضاء کے حقوق میں بھی ہوتی ہے۔ اسلئے اس کو ہمیں خوب سمجھ لینا چاہیے اور پوری کوشش کرنا چاہیے کہ کسی معاملے میں ہم سے کوئی خیانت نہ ہونے پائے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ مؤمن کی طبیعت اور فطرت میں ہر خصلت کی گنجائش ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

☆ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات جھوٹی بیان کرو، حالانکہ وہ تمھیں اس بیان میں سچا سمجھتا ہو۔ (سنن ابی داوٗد)

☆ منافق کی تین نشانیاں ہیں

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے

۲۔ جب وعدہ کرے تو اُسے پورا نہ کرے

۳۔ اور جب اسے کسی چیز کا امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

فحش کلامی و بے حیائی سے بچنے کا حکم

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ

(الانعام۔۱۵۱)

''اور مت نزدیک جاؤ بے حیائی کی باتوں کے جو ظاہر ہوں ان سے اور جو چھپی ہوئی ہوں''

''فواحش'' اُن اعمال اور اقوال کو کہتے ہیں جو حد درجہ قبیح ہوں درج بالا آیت میں کسی ایک برائی سے منع نہیں کیا گیا بلکہ ''فواحش'' جمع کا لفظ ذکر فرما کر ہر قسم کی قولی اور فعلی برائیوں کے ارتکاب سے ہی نہیں بلکہ ان کے قریب تک بھٹکنے سے منع کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام وہ چیزیں جو دل میں گناہوں کی تحریک پیدا کرتی ہیں مثلاً فحش گانے و فلمیں، عریاں تصویریں اور بیہودہ لٹریچر وغیرہ سب سے دور رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اور مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ کے کلمات سے اس حکم کو اور وسیع کر دیا کہ فواحش کا ارتکاب ظاہر اور باطن، جلوت اور خلوت دونوں میں ممنوع ہے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ مؤمن طعنہ دینے والا، لعنت بھیجنے والا، فحش گو اور بدزبان نہیں ہوتا۔ (جامع ترمذی)

☆ فحش جس چیز میں ہوگا اُسے عیب لگائے گا اور حیا جس چیز میں ہوگی، اُسے زینت دے گی۔ (جامع ترمذی)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''فحش بات کہنے والا اور فحش بات کی اشاعت کرنے والا (پھیلانے والا) یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ)

اللہ ربّ العزت ہمیں تمام فواحش ومنکرات سے محفوظ فرمائے۔ آمین

حسد سے بچو

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ط

(النساء: ۵۴)

''کیا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس فضل پر جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے۔''

جس شخص کے پاس کوئی نعمت ہو اُس سے نعمت کے زوال کی آرزو کرنا ''حسد'' کہلاتا ہے۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو علم و فضل، عزت وشہرت، مال و دولت یا کوئی اور دینی یا دنیاوی نعمت عطا فرمائے اور ان چیزوں کو دیکھ کر کسی دوسرے شخص کے دل میں یہ خواہش اور تمنا پیدا ہو کہ یہ نعمت اس شخص سے چھن جائے تو یہ ''حسد'' ہے۔ حسد کا جذبہ بہت ہی برا اور گناہ کبیرہ ہے اور ایسا کرنا اللہ کی تقسیم و فضل پر اعتراض اور رضائے الٰہی کی خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا از حد ضروری ہے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، اعراض نہ کرو اور قطع تعلق نہ کرو۔ (بخاری)

☆ حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا سوکھی گھاس کو کھا جاتی ہے۔ (سنن ابوداؤد)

☆ تم لوگوں میں پہلی امتوں کی بیماریاں حسد اور بغض پھیل گئی ہیں۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ

بیماریوں کی طرح یہ بالوں کو مونڈتی ہیں بلکہ یہ (تو) دین کو مونڈتی ہیں۔ (جامع ترمذی)

☆ لوگ اس وقت تک ہمیشہ عافیت اور اچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہیں کریں گے۔ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین

غرور و تکبر

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○

(لقمان:۱۸)

"بیشک اللہ تعالیٰ کسی گھمنڈ کرنے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا"

تکبر کے لفظی معنی ہیں بڑائی ظاہر کرنا۔ اپنے آپ کو افضل و اعلیٰ اور دوسروں کو حقیر و کمترین سمجھنا۔ تکبر ایک شدید ترین اخلاقی بیماری اور گناہ کبیرہ ہے۔ یہی وہ منحوس خصلت ہے جس کی وجہ سے شیطان مردود ہوا۔ اور اللہ رب العزت نے لعنت کا طوق اُس کے گلے میں پہنا کر جنت سے نکال دیا۔ چنانچہ جب یہی شیطانی عادت انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے تو وہ بھی دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا اور تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔ جنت اس سے کوسوں دور ہو جاتی ہے اور دوزخ اس کا ٹھکانہ بن جاتا ہے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

کئی احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی تکبر کی شدید ترین الفاظ میں مذمت بیان کی گئی ہے۔ جن میں سے چند پیش خدمت ہیں۔

☆ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔ (یہ سن کر) ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کی جوتی اچھی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یہ تکبر نہیں اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر تو حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔ (صحیح مسلم)

☆ حدیثِ قدسی ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ ''کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے جو شخص ان میں سے میری ایک شے بھی چھیننے (کھینچنے یا ان میں جھگڑا کرنے) کی کوشش کرے گا میں اُسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ (سنن ابن ماجہ)

اللہ رب العزت ہمیں غرور وتکبر سے محفوظ فرما کر ہمارے دلوں میں عاجزی وانکساری پیدا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

جھوٹ سے بچنے کا حکم

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝

(الحج۔۳۰)

''اور جھوٹ بات کہنے سے بچو''

غلط اور خلافِ حقیقت بات کرنے کو ''جھوٹ'' کہتے ہیں۔ جھوٹی قسم کھانا، جھوٹی شہادت دینا، ہنسنے ہنسانے کیلئے خلاف حقیقت بات کہنا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا وغیرہ۔ یہ سب جھوٹ ہی کی مختلف صورتیں ہیں ان سب سے ہی بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اور حقیقت یہی ہے کہ جھوٹ تمام برائیوں اور گناہوں کی جڑ ہے اور اسی کی وجہ سے انسان دیگر بہت سی برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ جھوٹ بولنے سے رزق میں کمی ہوتی ہے۔ چہرے پر پھٹکار برستی ہے۔ نور ختم ہو جاتا ہے۔ اعتبار جاتا رہتا

ہے۔ دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی مقدر ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غیظ و غضب نازل ہوتا ہے۔ اور انسان رحمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسلئے جھوٹ سے اور جھوٹ بولنے والوں کی صحبت سے بچنا ازحد ضروری ہے۔

(احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

☆ جو شخص لوگوں کو ہنسانے کیلئے اپنے بیان میں جھوٹ بولے۔ اُس پر افسوس! اُس پر افسوس۔ (ترمذی)

☆ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ میری اماں نے مجھے بلانے کیلئے کہا کہ یہاں آؤ، میں تجھے کچھ دوں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ماں سے پوچھا ''کیا تم واقعی کچھ دینا چاہتی ہو؟'' میری ماں نے کہا ''ہاں میں نے اسے کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو یہ تمہارا جھوٹ لکھا جاتا۔ (ابوداؤد)

☆ آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (بغیر تحقیق) آگے بیان کرتا پھرے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ بولنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

عیب جوئی نہ کرو

وَّلَا تَجَسَّسُوْا ط

(الحجرات۔۱۲)

''اور کسی کے عیب نہ تلاش کرو۔''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ جو دوسروں کے عیب تلاش کرتا ہے وہ اپنے عیبوں سے غافل ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو سب سے اچھا اور دوسرے کو حقیر جانتا ہے۔ جس سے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ تکبر پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرے مسلمان بھائی کی عزت پر حرف آتا ہے۔ جو کہ سخت گناہ ہے۔ اسکے برعکس اگر انسان اپنے عیبوں پر نظر کرے تو پھر اسکی نظر دوسروں کے عیبوں پر نہیں پڑتی اور وہ اپنے عیبوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر سمجھتا ہے اور دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہے۔ اپنی اصلاح کر کے ایک نیک اور صالح مسلمان بن جاتا ہے۔ بقول بہادر شاہ ظفر

نہ تھی اپنے حال کی جب تک خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنے حال پر جب نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' (مشکوٰۃ شریف)

جو شخص روزِ قیامت ذلت ورسوائی سے بچنا چاہتا ہے اور قیامت کے دن اپنے عیبوں

کی پردہ پوشی چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ دنیا میں دوسروں کی عیب جوئی سے باز رہے۔ دوسروں کے عیبوں کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ اسکے عیبوں کو چھپائے گا۔ پردہ پوشی اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ ہم اگر اس صفت کو اپنا لیں تو ہمارا معاشرہ امن ومحبت کا گہوارہ بن جائے۔ ہمیں چاہئے کہ کسی کے عیب تلاش نہ کریں کسی کو طعنہ نہ دیں کسی کی غیبت نہ کریں۔ کسی کی بے عزتی نہ کریں جب ہم دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے تو ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکو سمجھنے اور اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عیب نہ لگانے کا حکم

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ○

(الحجرات۔۱۱)

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ مبارکہ میں عیب جوئی سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے کہ ہر آدمی میں کوئی نہ کوئی عیب ہوتا ہے مگر وہ نہیں چاہتا کہ اس کا عیب ظاہر ہو اسی لئے قرآنِ حکیم نے عیب جوئی کی اجازت نہیں دی۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ جس کی برائیاں کرتے تم نہیں تھکتے ہو وہ تمہارا اپنا مسلمان بھائی ہے اس کی بدنامی تمہاری بدنامی ہے اور دوسری حکمت یہ ہے کہ اگر تم اس کی عیب جوئی نہیں کرو گے تو ممکن ہے وہ بھی تمہارے عیوب کی پردہ پوشی کرے۔

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف لے جا کر بلند آواز سے منع فرمایا اے وہ لوگو!

جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ان کے دلوں میں ابھی ایمان پوری طرح اترا نہیں ہے۔ مسلمانوں کو ستانے، ان کو عار دلانے اور شرمندہ کرنے اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑے گا اور اس کو رسوا کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کے پیچھے پڑے گا اور اس کو ضرور رسوا کرے گا۔ اگر چہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی ہو''

(جامع ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دوسرے پر عیب لگانے سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

غیبت سے بچنے کا حکم

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۝ (الحجرات۔۱۲)

''اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ (یقیناً) تم کو اس سے کراہیت آئے گی۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ جل شانہ نے غیبت کی حرمت اور کراہیت کو بیان فرمایا ہے۔ اور غیبت کرنے کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ اسی لئے اسے حرام اور گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔ یعنی جس طرح کوئی انسان اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند نہیں کرے گا۔ اسی طرح اسے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت سے بھی بچنا چاہیے۔ اور یہ گناہ

اس وقت تک معاف نہیں ہوگا۔ جب تک کہ جس شخص کی غیبت کی گئی ہے اُس سے معافی نہ مانگ لی جائے۔

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا اپنے کسی بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جس سے اس کو نا گواری ہو۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی ذکر کروں جو فی الواقع اس میں موجود ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غیبت جب ہی ہوگی۔ جب کہ وہ برائی اس میں موجود ہو۔ اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں تو پھر تو یہ بہتان ہوا'' (صحیح مسلم شریف)

اللہ تعالیٰ ہمیں غیبت اور دیگر تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانے کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى
اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى
اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ (الحجرات۔۱۱)

''اے ایمان والو! مرد، مردوں کا مذاق نہ اڑائیں شاید وہ ان سے بہتر ہوں

اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔''

اس آیت کریمہ میں مذاق اڑانے کے گناہ کی نزاکت واہمیت کے پیش نظر ایمان والے مردوں اور عورتوں دونوں کو علیحدہ علیحدہ خطاب کرتے ہوئے ایک دوسرے کا مذاق اڑانے سے منع کیا گیا ہے اور اسکی وجہ بھی بتادی گئی ہے کہ جن کا تم مذاق اڑاتے ہو ممکن ہے بارگاہِ الٰہی میں ان کی شان تم سے کہیں زیادہ بلند ہو۔ زبان سے مذاق کرنا، نقلیں اتارنا، کسی کے لباس یا رفتار و گفتار پر ہنسنا یہ سب منع ہے۔ لہٰذا ان سے بچنا از حد ضروری ہے۔

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور اس کا مذاق نہ اڑاؤ اور اس سے ایسا وعدہ نہ کرو جس کی تم وعدہ خلافی کرو'' (جامع ترمذی)

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تین اہم گناہوں جھگڑا کرنے، ایک دوسرے کا مذاق اڑانے اور وعدہ خلافی سے بچنے کا حکم دیا ہے اس لئے یہ تینوں گناہ ایسے ہیں جو باہمی محبت، پیار، عزت واحترام اور یقین واعتماد کے جذبات کو ختم کر کے عداوت ودشمنی اور نفرت پیدا کر دیتے ہیں جس سے معاشرے میں فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

برے ناموں سے نہ بلانے کا حکم

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ (الحجرات۔۱۱)

''(اے ایمان والو) اور ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ بلاؤ۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ایک دوسرے کو ایسے القاب اور

ناموں سے بلانے سے منع کیا ہے جن سے دوسرے مسلمان بھائی کی مذمت اور دل آزاری ہوتی ہو اور وہ اس کو ناپسند کرتا ہو۔ اسی لئے کسی اندھے کو اندھا اور لنگڑے کو لنگڑا کہنا بھی جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیے اور دوسروں کو برے ناموں سے نہیں پکارنا چاہیے۔

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن طعنہ دینے والا، لعنت بھیجنے والا، فحش گو اور بدزبان نہیں ہوتا۔'' (جامع ترمذی)

اس حدیثِ مبارکہ میں جن امور کی نشاندہی کی گئی ہے ان سے بچنا اس لئے ضروری ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہوگا اس کا دل ہدایت قبول کرنے کی صلاحیت سے نہ صرف محروم ہو جائے گا بلکہ اور دوسرے عیوب کے اندر خود بخود مبتلا ہو جائے گا مثلاً خود نمائی، تکبر اور دوسرے کو حقیر سمجھنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بُرائیوں سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بہت زیادہ گمانوں سے بچنے کا حکم

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ○ (الحجرات۔۱۲)

''(اے ایمان والو) بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں''

اس آیت کریمہ میں اہل ایمان کو بکثرت گمان کرنے سے بچنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ

ہی اس کی حکمت بھی بیان کر دی ہے کہ بعض گمان ایسے ہوتے ہیں جو گناہ ہوتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے۔ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے تو گناہ ہے۔ دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل کو خالی کرنا ضروری ہے۔

علمائے کرام نے گمان کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں

☆ **گمان واجب:** اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا واجب ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے تین روز پہلے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حالت میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔

☆ **گمان مستحب:** مومن کے ساتھ جس کا ظاہری حال اچھا ہو اچھا گمان کرنا مستحب ہے۔

☆ **گمان مباح:** ایسا شخص جس کے احوال مشکوک ہوں اس کے متعلق برا گمان کرنا مباح ہے۔ لیکن جب تک یقینی دلائل موجود نہ ہوں اس وقت تک محض گمان کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کرنا جائز نہیں۔

☆ **گمان حرام:** اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ برا گمان کرنا حرام ہے اسی طرح مومن کے ساتھ برا گمان کرنا ممنوع ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بدگمانی سے بچائے۔ آمین

منافق کاٹھکانہ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ

(النسآ: ۱۴۵)

''بے شک منافقین سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے، دوزخ (کے طبقوں میں) سے۔''

نفاق کے معنیٰ بھلائی ظاہر کرنے اور بُرائی پوشیدہ رکھنے کے ہیں مذہب واخلاق کی اصطلاح میں ظاہر کچھ اور باطن کچھ رکھنے کو نفاق یا منافقت کہتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''منافق کا قول تم اس کے فعل کے خلاف، اس کا باطن ظاہر کے خلاف، اس کا آنا، جانے کے خلاف اور اس کی موجودگی عدم موجودگی ہوا کرتی ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر)

نفاق چغل خوری سے بھی زیادہ مذموم حرکت ہے کیونکہ چغل خور تو صرف ایک فرد کی بات دوسرے تک پہنچاتا ہے لیکن منافق دونوں تک ایک دوسرے کی بات پہنچاتا ہے اور اس کا مقصد دونوں افراد کے درمیان دشمنی وعداوت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیتِ کریمہ میں منافقین کا ٹھکانہ دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ بتایا ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار عادتیں ایسی ہیں کہ جن میں وہ چاروں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے اور

منافق کا ٹھکانہ

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

(النسآ:١٤٥)

"بے شک منافقین سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے، دوزخ (کے طبقوں میں) سے۔"

نفاق کے معنی بھلائی ظاہر کرنے اور برائی پوشیدہ رکھنے کے ہیں مذہب و اخلاق کی اصطلاح میں ظاہر کچھ اور باطن کچھ رکھنے کو نفاق یا منافقت کہتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"منافق کا قول تم اس کے فعل کے خلاف، اس کا باطن ظاہر کے خلاف، اس کا آنا، جانے کے خلاف اور اس کی موجودگی عدم موجودگی ہوا کرتی ہے۔" (تفسیر ابن کثیر)

نفاق چغل خوری سے بھی زیادہ مذموم حرکت ہے کیونکہ چغل خور تو صرف ایک فرد کی بات دوسرے تک پہنچاتا ہے لیکن منافق دونوں تک ایک دوسرے کی بات پہنچاتا ہے اور اس کا مقصد دونوں افراد کے درمیان دشمنی و عداوت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیتِ کریمہ میں منافقین کا ٹھکانہ دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ بتایا ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار عادتیں ایسی ہیں کہ جن میں وہ چاروں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے اور

وہ اسی حال میں رہے گا جب تک کہ اس عادت کو چھوڑ نہ دے وہ چاروں عادتیں یہ ہیں۔

ا۔ جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے۔

۲۔ جب باتیں کرے تو جھوٹ بولے۔

۳۔ جب عہد و معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

۴۔ جب کسی سے جھگڑا اور اختلاف ہو تو بدزبانی کرے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں منافقت جیسی بری خصلت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

برائی کا جواب اچھائی سے دینا

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ

(المومنون:۹۶)

''سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دور کرو۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی برائی کا جواب بھلائی سے دینے کا حکم دیا ہے۔ علمائے کرام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مندرجہ ذیل پہلو بیان کیئے ہیں۔

ا۔ شرک کی برائی کو توحید کی عمدہ بھلائی سے دور کرنا۔

۲۔ گناہوں کی برائی کو تقویٰ کی عمدہ بھلائی سے دور کرنا۔

۳۔ کسی کی بدسلوکی کو اپنے حسن سلوک سے دور کرنا۔

گویا ایک مسلمان کو اعلیٰ ترین اخلاقی اوصاف سے مزین ہونا چاہیے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''بے شک تم میں بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے'' (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں ''حسن اخلاق'' کی فضیلت کو اجاگر فرمایا ہے۔

حسن اخلاق سے مراد یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ لوگوں کے ساتھ بھی ادب، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آیا جائے۔اور ہر معاملہ میں حسن سلوک کا مظاہرہ کیا جائے۔

یعنی والدین، اساتذہ، عزیز و اقارب اور بڑوں کا ادب و احترام کیا جائے ان کی بات مانی جائے۔اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت و محبت اور نرمی سے پیش آیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اخلاق عطا فرمائے۔آمین

سچائی کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

(الاحزاب۔۷۰)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہمیشہ سچی بات کہو''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو تقویٰ اختیار کرنے اور ہمیشہ سچ بات کہنے کا حکم دیا ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ سچ ہی تمام نیکیوں کی اصل ہے۔اور اسکی بدولت اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ انسان کے اعمال و معاملات کو درست فرما دیتا ہے۔بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی برکت سے انسان کے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔اور اس کی نیکیوں میں بھی اضافہ فرما دیتا ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ کیونکہ سچ بولنا آدمی کی نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ جو آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو بالآخر اللہ کے یہاں اُس کو ''صدیق'' لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہ کا راستہ بتاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتا ہے۔ جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور ہمیشہ جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے تو بالآخر اللہ کے یہاں اُس کو ''کذاب'' لکھ دیا جاتا ہے'' (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمارا شمار سچ بولنے والوں میں فرمائے اور جھوٹ سے ہمیں محفوظ رکھے۔ (آمین)

غصہ پینا اور لوگوں کو معاف کر دینا

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (ال عمران۔۱۳۴)

''اور مومن غصہ پینے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہوتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی دو اہم ترین صفات کو بیان فرمایا ہے۔ ایک غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو رکھنا اور دوسرے لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کر کے انہیں معاف کر دینا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں انسان کو اپنے دل و دماغ پر قابو نہیں رہتا۔ بھلے برے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ زبان سے غلط باتیں نکلنے لگتی ہیں۔ اور انسان

سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اور یہی نہیں بلکہ غصہ کرنے سے انسان کی صحت کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ مثلاً بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک اور برین ہیمرج جیسے بڑے اور خطرناک امراض بھی لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس لئے غصہ سے بچنا چاہیے اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنا چاہیے۔ جب بھی غصہ آئے کوشش کر کے اس کو جلدی سے ٹال دینا چاہیے۔ یاد رکھیئے! نیک اور شریف انسان اپنے غصہ کو قابو میں رکھتے ہیں۔ جو لوگ غصہ کرتے ہیں اُن کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی "مجھے کوئی وصیت فرمایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "غصہ مت کیا کرو" اُس شخص نے پھر اپنی وہی درخواست کئی بار دوہرائی کہ مجھے اور وصیت فرمایئے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ یہی فرمایا۔ "کہ غصہ مت کیا کرو" (بخاری)

☆ پہلوان اور طاقت ور وہ نہیں جو مدمقابل کو پچھاڑ دے۔ بلکہ پہلوان اور شہ زور در حقیقت وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ (بخاری)

☆ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اُس کو چاہیئے کہ اُس وقت خاموشی اختیار کرے۔ (مسند احمد)

☆ کسی بندے نے کسی چیز کا کوئی گھونٹ ایسا نہیں پیا جو اللہ کے نزدیک غصہ کے اُس گھونٹ سے افضل ہو جسے کوئی بندہ اللہ کی رضا کی خاطر پی جائے۔ (مسند احمد)

☆ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہیئے کہ وہ بیٹھ جائے۔ اگر پھر بھی غصہ باقی رہے تو چاہیئے کہ لیٹ جائے۔ (ترمذی)

اللہ رب العزت ہمیں غصہ پر قابو پانے اور اس کو پی جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

شکر سے نعمتوں میں اضافہ

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّکُمۡ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ
وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ ۝ (ابراہیم۔۷)

''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو میرا عذاب بہت سخت ہے''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اسکا شکر ادا کرتے رہنا ایک بڑی عبادت اور انتہائی محبوب عمل ہے۔ جس پر بے حساب ثواب ملتا ہے۔ نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور محبت پیدا ہوتی ہے شکر کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور اس نعمت کو دینے والے کی مرضی کے مطابق استعمال کرے اللہ تعالیٰ کو شکر گزار بندہ بہت محبوب ہے جبکہ ناشکرا بندہ نہایت ناپسند ہے۔ شیطان کی سب سے بڑی خواہش اور کوشش یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو شکر ادا کرنے سے محروم کر کے ناشکرا بنا دے تا کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر عذاب ہو اور وہ نعمتوں سے محروم کر دیے جائیں۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس حال میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے یا ایک گھونٹ پانی پیے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے'' (مسلم)

یہ حدیث شریف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر ادا کرنے والے سے خوش ہوتا ہے۔ دنیا میں انسان کو کوئی شخص کچھ ادا کرے تو لینے والا اس کا شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ تو ہمارا خالق، مالک اور رازق ہے اس نے ہمیں زندگی عطا فرمائی ہماری پرورش کا اہتمام کیا ہمیں کھانے پینے کی نعمتیں عطا فرمائیں ہمیں علم، ہنر، عقل، دولت، خوبصورتی اور بیشمار ایسی نعمتوں سے نوازا کہ ساری دنیا بھی جن کا بدل نہیں بن سکتی تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے رب کی حمد وثناء کریں اور اس کا شکر ادا کریں اللہ تعالیٰ شکر گزار بندے سے اپنی تعریف سن کر خوش ہوتا ہے اور اسکی روزی میں برکت عطا کرتا ہے۔ شکر ایک رویہ ہے جو انسان کی زندگی کو بدل دیتا ہے اسکے اندر نعمتوں کا احساس اور ان کی قدر پیدا کرتا ہے۔ عاجزی وانکساری پیدا کرتا ہے اور پوری زندگی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے مطابق بنا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر نعمت پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

معاف کردینا

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ (النور۔۲۲)

''اور انہیں چاہئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم یہ بات پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو معاف کرے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے''

دنیا میں ہر شخص سے کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کردے تو معافی حاصل کرنے کا ایک طریقہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے کہ انسان دوسرے کی غلطیوں کو معاف کردے تو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ بھی اس

کی غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرمادینگے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''جس کسی شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور وہ اس کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور اس عمل کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں''

بدلہ لینے سے معاف کردینا زیادہ افضل ہے اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے کے درجات بلند کرتے ہیں اور اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں جبکہ بدلہ لینے سے نہ تو درجات بلند ہوتے ہیں اور نہ گناہ معاف ہوتے ہیں لہٰذا فائدے کی بات یہی ہے کہ معاف کر کے یہ فضیلت حاصل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو درگزر سے کام لینے اور لوگوں کے قصوروں کو معاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیکیوں میں سبقت

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرۃ۔۱۴۸)

''پس دوسروں سے نیکیوں میں آگے بڑھ جاؤ''

قرآن مجید کی اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے ایمان والوں کو نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کا حکم دیا ہے۔ اسلئے کہ نیک کام ہی درحقیقت توشۂ آخرت ہیں جبکہ دنیا اور اس کا سارا مال واسباب سب یہیں رہ جائے گا اور ختم ہوجائے گا۔ لہٰذا ہر صاحبِ ایمان کو دنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے نیکیوں کے پیچھے بھاگنا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ میرے بھائی نے اگر ایک نیک کام کیا ہے تو میں دو نیک کام کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کا جذبہ اور شوق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اچھی بات

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ط

(البقرہ:۸۳)

''اور لوگوں سے اچھی بات کہو''

قرآن مجید کی اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ عمدہ اور اچھی بات کہنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی لوگوں کے ساتھ نرمی، خندہ پیشانی، شیریں بیانی اور اچھے اخلاق کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ تاکہ وہ آپ سے قربت ومحبت محسوس کریں۔ جبکہ ایسے الفاظ اور انداز سے پرہیز کیا جائے جس سے ان کی دل آزاری ہو اور وہ قریب آنے کی بجائے دور ہو جائیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ عمدہ بات کہنے سے مراد یہ بھی ہے کہ لوگوں کو نیکی کی بات بتائی جائے اور برائی سے روکا جائے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہے۔ (بخاری)

☆ تم میں سے وہ شخص مجھے بہت عزیز ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔ (بخاری)

☆ اللہ تعالیٰ کو دو صفات بہت پسند ہیں۔ ایک سخاوت دوسری خوش خلقی۔

☆ جو چیزیں قیامت کے دن مؤمن کے اعمال کے ترازو میں رکھی جائیں گی۔ ان میں سب سے وزنی چیز حسنِ اخلاق ہے۔ (ترمذی)

☆ مؤمن اچھے اخلاق کے ذریعے پے در پے روزے رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔ (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ اخلاقی اوصاف سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین

صلح کرادینے کا حکم

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ

(الحجرات:۱۰)

''بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو''

اس آیت کریمہ میں اللہ جل شانہ نے اسلامی اخوت و بھائی چارہ کو بیان فرمایا ہے۔ کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ خواہ وہ کسی بھی رنگ، نسل، وطن، قوم اور زبان سے تعلق رکھتا ہو۔ لہٰذا اگر کبھی ان کے درمیان کوئی رنجش پیدا ہو جائے۔ تو تیسرے مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان کے درمیان پیدا ہونے والی باہمی رنجش اور لڑائی جھگڑے کو ختم کروائے اور صلح کرادے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان مصالحت کرائے اور کوئی بھلائی کی بات دوسرے تک پہنچائے یا کوئی بھلائی کا کلمہ کہے''

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دو مسلمانوں کے درمیان پیدا ہونے والی

رنجش اور لڑائی کو ختم کرانے کے لئے ایسی باتیں کہنا بھی جائز ہیں جو بظاہر خلاف واقعہ معلوم ہوتی ہوں۔ مثلاً دو آدمیوں کے درمیان اگر رنجش اور لڑائی ہو تو ان میں سے کسی ایک سے یہ کہہ دینا کہ وہ شخص تمھارے لئے دُعائے خیر کرتا ہے اور دل میں یہ نیت کر لینا کہ وہ تمام مسلمانوں کے لئے مغفرت کی عام دعا کرتا ہے۔ اور تمام مسلمانوں میں اس کا مدّ مقابل بھی شامل ہے۔ لہذا یہ جائز ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وحدیث کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مغفرت کی طرف دوڑنے کا حکم

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ (ال عمران۔۱۳۳)

''اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ جو تیار کی گئی ہے پرہیز گاروں کے لئے''

اس آیت کریمہ میں اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑنے کا حکم دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اعمال کی بجا آوری میں تیزی کرو جو مغفرت کے حصول کے اسباب ہیں یعنی سابقہ گناہوں سے توبہ، آئندہ گناہوں سے بچنے کا عزم اور ہر قسم کے نیک کام مثلاً فرائض کی ادائیگی، نوافل کا اہتمام، صدقہ وخیرات کی کثرت، حقوق اللہ وحقوق العباد کی بجا آوری وغیرہ تاکہ بندہ مومن کو وہ جنت نصیب ہو جائے جسکی وسعت کا اندازہ ناممکن ہے۔ جو پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ عمل یہ ہے کہ) تو اللہ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، فرض نماز ادا کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اس نے کہا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس پر اضافہ کروں گا نہ کمی۔ جب وہ چلا گیا تو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی جنتی شخص کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے''

اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیمات اسلامی کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ذخیرۂ آخرت جمع کرنے کا حکم

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ (ابراہیم۔۳۱)

''اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرمایئے میرے اُن بندوں سے جو ایمان لائے ہیں کہ نماز قائم رکھیں اور خرچ کیا کریں اُس سے جو ہم نے انھیں رزق دیا ہے، پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ۔ اس سے پیشتر کہ آجائے وہ دن جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تمام اہل ایمان بندوں کو نماز قائم رکھنے اور اپنے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر اپنی راہ میں مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔تا کہ نیک اعمال کا ذخیرہ جمع ہو جائے اور قیامت کے دن کام آئے اُس دن کہ جب نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی کہ آپ دوڑ کر جائیں اور جس عمل کی آپ کو ضرورت پڑے کسی دکان سے خرید کر لے آئیں اور نہ ہی اُس دن دنیا کے بھائی چارے، رشتہ داریاں اور دوستیاں کام آئیں گی۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی خیرات افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسی خیرات جو بحالتِ تندرستی مال کی خواہش اور محتاجی کا ڈر رکھ کر دی جائے اور تُو (خیرات میں) اتنی دیر مت لگا کہ حلق میں دم آجائے اور اس وقت کہے کہ فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا دینا۔(کیونکہ تیرے بعد) وہ مال تو فلاں کا ہو ہی گیا''

(صحیح بخاری)

اللہ رب العزت ہمیں اعمال صالح انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

''علم کی حقیقت عمل ہے، عمل کی حقیقت اخلاص ہے اور اخلاص کی حقیقت قربِ الٰہی ہے۔جسے قربِ الٰہی حاصل ہوا، وہ دونوں جہاں میں کامیاب ہوا۔''

(حضرت محبوب رحمانی صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمہ اللہ)

اسلامی بھائی چارہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ط

(الحجرات۔۱۰)

''بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی اخوت و بھائی چارہ کو بیان فرمایا ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے خواہ وہ کسی رنگ، نسل، وطن، قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ ہمیں ہر قسم کی عصبیت سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف اسلام ہی کی بنیاد پر رشتہ اخوت قائم کرنا ہے۔ ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھ کر اس کے دکھ درد میں کام آتا ہے اس کی مدد کرتا ہے اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اس کو تکلیف نہیں پہنچاتی ہے اسکی برائی نہیں کرتی ہے جو اپنے لئے پسند ہے وہی اپنے مسلمان بھائی کیلئے بھی پسند کرتا ہے۔ یہ تمام باتیں ایک صالح اور اسلامی معاشرے کی بنیاد ہیں۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے'' (مشکوٰۃ)

اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اسلامی اخوت پر زور دیا گیا ہے ہم جس طرح اپنے سگے بھائی کا خیال رکھتے ہیں اسی طرح ہم نے ہر مسلمان کا خیال کرنا ہے۔ ہر مسلمان کی جان، مال اور آبرو کا احترام اور تحفظ کرنا ہے۔ ہر مسلمان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری

کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان سے تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائے گا''

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سلام کا عمدگی کے ساتھ جواب دینا

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ط

(النساء۔۸۶)

''اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے۔ تو تم اُس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہدو''

اسلام کی تعلیم کے مطابق مسلمانوں کا باہم ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ اور سلام کا جواب دینا فرض ہے۔ اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے الفاظ میں اضافہ کر کے جواب دیا جائے۔ مثلاً پہلا شخص ''السلام علیکم'' کہے تو دوسرا شخص جواب میں ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ'' کہے۔ اگر پہلے نے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہا ہے تو دوسرا جواب میں ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہے۔

سلام کرنا ایک مسلمان کی پہچان ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اسے لازمی طور پر اپنائیں۔ اور جب بھی ملاقات ہو تو ایک دوسرے کو سلام کریں۔ اور سلام کرنے میں پہل کریں۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''گفتگو سے پہلے سلام کرنا چاہیے'' (ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ جب مسلمان ملاقات کریں تو کسی بھی

قسم کی گفتگو سے پہلے سلام کریں اور اس کے بعد گفتگو کا آغاز کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ملاقات ہوتے ہی بات چیت شروع کردی جائے یہ اسلامی تہذیب کے خلاف ہے کیونکہ سلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھائی کی سلامتی، بھلائی اور عافیت کی دعا کی جائے اور اس کے جواب میں دوسرا مسلمان بھی اپنے بھائی کو ان دعائیہ کلمات سے نوازے اس لئے کہ سلام کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے اور نفرت ختم ہوتی ہے ہمیں آپس میں سلام کو رواج دینا چاہئے اور اپنی گفتگو کا آغاز ہمیشہ سلام سے کرنا چاہئے۔

گھروں میں داخل ہونے کا طریقہ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا (النور: ۲۷)

"اے ایمان والو! نہ داخل ہوا کرو (دوسروں کے) گھروں میں اپنے گھروں کے سوا، جب تک تم اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کر لو ان گھروں میں رہنے والوں پر۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں اہلِ ایمان کو ایک اہم معاشرتی ادب کی تعلیم دی ہے۔ کہ اگر کسی کے ہاں جانا پڑے تو اس کا طریقہ یہ ہے کے باہر کھڑے ہو کر اذن طلب کرو۔ اور اگر اذن مل جائے تو اہلِ خانہ کو سلام کہتے ہوئے اندر جاؤ۔ اذن لینے کا طریقہ یہ ہے کہ سلام بھی کیا جائے۔ داخل ہونے کی اجازت بھی طلب کی جائے اور اپنا نام بھی بتایا جائے۔ صرف یہ کہنا کہ "میں ہوں" درست نہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اہل ایمان کو ایک اہم معاشرتی ادب کی تعلیم دی ہے۔ کہ اگر تم کسی کے گھر جاؤ اور اذن طلب کرو۔ اور اندر سے تمہیں کوئی جواب نہ ملے تو واپس چلے جاؤ۔ کیونکہ تمہارے اذن کے جواب پر خاموشی کی وجہ یا تو یہ ہو سکتی ہے کہ گھر میں کوئی شخص موجود ہی نہیں۔ یا پھر عدم جواب عدمِ اذن کی دلیل ہے۔

اسلامی تعلیم کے مطابق زیادہ سے زیادہ تین بار اذن طلب کرنا چاہئے۔ اگر تیسری بار جواب نہ آئے تو واپس ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس سے زیادہ اذن طلب کرنا صاحب خانہ کو اذیت دینا اور پریشان کرنا ہے۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بیٹا! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو ان کو سلام کرو یہ عمل تمہارے اور تمہارے گھر والوں کیلئے باعثِ برکت ہوگا۔ (جامع ترمذی)

☆ ایک شخص حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا اور کہا **ءَاَدْخُلُ** ؟ کیا میں گھس آؤں؟ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روضہ نامی باندی حاضر تھی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے روضہ! جا اور اسے اذن مانگنے کا طریقہ سکھا کہ اسے یوں کہنا چاہیے تھا **السلام علیکم ءَاَدْخُلُ** ؟ (یعنی سلام کرنے کے بعد گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنی چاہیے تھی)

طلب اذن کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

"ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ اور طلب اذن کیلئے فرمایا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن لیا اور آہستہ سے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ عرض کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار سلام فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر بھی چپکے سے جواب دیا۔ پھر تیسری بار بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے جواب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آہستہ سے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہدیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے جانے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بار سلام فرمایا۔ میں نے سنا اور جواب دیا۔ بس میری خاموشی کا مقصد یہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بار بار سلام فرمائیں۔ اور مجھے اس کی برکت حاصل ہو''

اللہ تعالیٰ ہمیں غیر اسلامی طریقوں سے بچاتے ہوئے طلب اذن کے اسلامی طریقہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

پاکیزہ رزق کھانے اور نیک عمل کرنے کا حکم

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا

(المؤمنون۔۵۱)

''اے رسولوں! پاک (اور حلال) روزی کھاؤ۔ اور نیک عمل کرو''

اس آیت مبارکہ میں اللہ جل شانہ نے اپنے رسولوں کو سب سے پہلے پاکیزہ اور حلال

روزی کھانے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کے بعد نیک کام کرنے کا حکم دیا۔ اسی سے رزقِ حلال کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے کہ اعمال نیک وصالح اُسی وقت ہوں گے اور عبادت اُسی وقت شرفِ قبولیت حاصل کرے گی کہ جب لقمۂ حلال پیٹ میں ہوگا۔

اس آیت میں ''طیب'' سے مراد یہ ہے کہ رزق پاکیزہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حلال قرار دیا ہو اور حلال ہی طریقے سے حاصل کیا ہو۔

(احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ فرض باتوں کے بعد ایک اور فرض کسبِ حلال کی تلاش ہے (بیہقی شعب الایمان)

☆ جو شخص حلال روزی کھاتا ہے۔ حرام کی آمیزش نہیں ہونے دیتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے۔ اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں۔ (کیمیائے سعادت)

☆ جو چیز تم کھاتے ہو، اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد (کی پرورش) بھی تمہارے کسب میں سے ہے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاکیزہ اور حلال رزق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ کا فضل تلاش کرنے کا حکم

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۝ (الجمعہ۔۱۰)

''پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو''

نماز جمعہ کے وقت یا نماز جمعہ کیلئے دی جانے والی اذان کے بعد لین دین، خرید و فروخت اور کاروبارِ زندگی بند کرنے کا حکم ہے۔ البتہ نماز سے فراغت کے بعد دوبارہ خرید و

فروخت اور کاروبارِ زندگی میں مشغول ہو کر اللہ کا فضل یعنی رزق تلاش کیا جا سکتا ہے۔

اس آیت کو پیشِ نظر رکھ کر بعض سلف صالحین نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے بعد خرید و فروخت کرے اُسے اللہ تعالیٰ ستر (۷۰) حصے زیادہ برکت دے گا۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ ''اُس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں، جس کو کسی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے حاصل کیا ہو۔ بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے'' (صحیح بخاری)

☆ ''ایک بار حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا کسب سب سے زیادہ پاکیزہ ہے تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور اچھی بیع'' (یعنی ایسی تجارت یا خرید و فروخت جس میں خیانت اور دھوکا نہ ہو یا یہ کہ وہ بیع فاسد نہ ہو۔) (احمد و طبرانی)

اللہ تعالیٰ ہمیں رزق حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مال ناحق نہ کھانے کا حکم

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ط

(النساء۔۲۹)

''اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ''

اِس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے کھانے سے منع کیا ہے۔ یعنی ہر وہ طریقہ جس سے دوسرے کی حق تلفی ہوتی ہے، حرام ہے۔ اور ایسے طریقے سے

حاصل کیا گیا مال بھی حرام ہے۔ مثلاً چوری، ڈاکہ، ناپ تول میں کمی، جھوٹی قسم کھانا، سود، رشوت، خیانت، دھوکہ دہی اور ایسے دیگر تمام ذرائع سے حاصل کیا گیا مال حرام ہے۔ اسی طرح وراثت کا مال ہضم کر جانا یا یتیموں کا مال ناحق کھالینا یہ سب بھی حرام طریقے ہیں۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور پاکیزہ چیزوں ہی کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو بھی وہی حکم دیا جو اُس نے رسولوں کو دیا'' چنانچہ ارشاد فرمایا۔ ''اے رسولوں! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو'' دوسری جگہ فرمایا۔ ''اے ایمان والو! پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تمہیں عطا کیں، اُن میں سے کھاؤ''

پھر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا۔ جو طویل سفر کرتا ہے اس کے بال گرد آلود ہیں۔ اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر پکارتا ہے، یارب! یارب! ادھر اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا، پینا اور اس کا لباس حرام کا ہے۔ اس کی غذا بھی حرام ہے۔ بھلا ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہوسکتی ہے'' (مسلم شریف)

اللہ تعالیٰ ہمیں حرام طریقوں اور حرام مال سے بچائے۔ اور حلال رزق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ناپ تول کو درست رکھنے کا حکم

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل۔۳۵)

"اور پورا پورا ناپو جب تم کسی چیز کو ناپنے لگو اور تولو تو ایسے ترازو سے تولو جو بالکل درست ہو۔ یہی طریقہ بہتر ہے اور اس کا انجام بھی بہت اچھا ہے"

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ناپ تول میں انتہائی احتیاط سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔ اور صحیح ناپنے اور صحیح تولنے ہی کو بہترین طریقہ اور اس کے نتیجے کو بہت اچھا قرار دیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب کوئی کاروبار کرنے والا شخص اسلامی معیشت کے اس اہم اور زریں اصول کو اپنائے گا تو مارکیٹ میں اس کی ساکھ بیٹھ جائے گی گاہک اُس پر اعتماد کرے گا اس کا کاروبار خوب چمکے گا اور وہ مالا مال ہو جائے گا۔

غیر مسلموں نے قرآن مجید کے بتائے ہوئے اس اصول پر سختی سے عمل کیا اور اپنی تجارت و معیشت کو چار چاند لگا دیئے۔ اب دنیا بھر کے بازار ان کی مصنوعات سے بھرے پڑے ہیں اور دنیا بھر کی دولت ان کے قدموں میں کھنچی چلی جا رہی ہے۔ جبکہ ہم نے کم تول کر اور کم ناپ کر اپنی معیشت و کاروبار کو تباہ کر لیا ہے۔ بیگانے تو بیگانے اپنے بھی ہماری مصنوعات پر دوسرے ممالک کی مصنوعات کو ترجیح دیتے ہیں۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔ کہ "جب تم تولو تو جھکتا ہوا تو لو۔ (سنن ابن ماجہ)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپنے والوں اور تولنے والوں سے فرمایا کہ تم ایسے کاموں (یعنی ناپ اور تول) کے متولی ہوئے ہو جن کی وجہ سے پہلی امتیں غارت ہوگئیں۔ (جامع ترمذی)

اللہ ربّ العزت ہمیں قرآنی تعلیمات کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کیلئے بربادی کی وعید

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ .... يُخْسِرُوْنَ ؕ

(المطففین: ۱ تا ۳)

"بربادی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کیلئے۔ جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو (ان کو) نقصان پہنچاتے ہیں"

ناپ اور تول میں خیانت، لیتے وقت زیادہ ناپنا اور زیادہ تولنا اور دیتے ہوئے کم ناپنا اور کم تولنا وہ بدترین عادات ہیں جن سے کاروباری ساکھ بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ گاہک کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ اور قرآن کریم کے مندرجہ بالا اعلان کے مطابق تباہی و بربادی اور غربت وتنگدستی مقدر بن جاتی ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی تباہی کا جہاں تذکرہ ہے وہاں بتایا گیا ہے کہ انہیں کاروباری بددیانتی کی وجہ سے ہی عذاب وعتاب میں مبتلا کیا گیا چنانچہ قرآن کریم میں جابجا ناپ اور تول میں انتہائی احتیاط اور انصاف سے کام لینے اور صحیح

ناپنے اور صحیح تولنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی بتائی گئی ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ان پانچ چیزوں پر یہ پانچ سزائیں ملتی ہیں۔

۱۔ جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر اس کے دشمن مسلط کر دیتا ہے۔

۲۔ جو قوم احکام الٰہی کے خلاف فیصلہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تنگ دست کر دیتا ہے۔

۳۔ جس قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے اس میں طاعون (کی بیماری) پھیل جاتی ہے۔

۴۔ جو قوم اپنے ناپ تول میں کمی کرتی ہے۔ اس کی زرعی پیداوار میں برکت نہیں رہتی اور قحط سالی پھیل جاتی ہے۔

۵۔ جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ تعالیٰ اس پر بارش نازل نہیں فرماتا (قرطبی عن بزاز)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قسم کی شرعی حیثیت

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ .... غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○

(البقرۃ:۲۲۵)

"نہیں پکڑے گا تمہیں اللہ تعالیٰ تمہاری لایعنی قسموں پر لیکن پکڑے گا تمہیں ان قسموں پر جن کا ارادہ تمہارے دلوں نے کیا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، حلم والا ہے"

شریعت اسلامی میں "قسم" صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی یا کلام اللہ

کی اُٹھائی جا سکتی ہے۔لیکن غیر اللہ کی قسم مثلاً ''تیرے سر کی قسم، میری جان کی قسم یا عرشِ الٰہی کی قسم'' وغیرہ کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔اسی طرح دورانِ گفتگو ارادہ اور قصد کے بغیر عادتاً بلا سوچے سمجھے قسمیہ الفاظ مثلاً واللہ، باللہ وغیرہ کا بھی شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے نہ ایسی قسم منعقد ہوتی ہے اور نہ اس کا کوئی کفارہ ہے۔لیکن وہ قسمیں جو قصداً نیت اور ارادہ سے اٹھائی جائیں اور پھر انھیں پورا نہ کیا جائے تو ان قسموں کو توڑنے پر باز پرس ہوگی اور کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہئے شریعت اسلامی میں قسم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات یا کلام اللہ کی کھائی جا سکتی ہے غیر اللہ کی قسم کا نہ کوئی اعتبار ہے، نہ وہ منعقد ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی کفارہ ہے۔بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے کہ قصد و بے قصد زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی۔یہ سخت معیوب ہے۔اور قصداً جھوٹی قسم کھانے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کیلئے گناہ پر نادم ہونا اور توبہ و استغفار کرنا لازم ہے۔بعض لوگ طیش میں آکر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو، اس کی لعنت ہو، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھ پر خدا کی مار یا پھٹکار ہو، مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہو جاؤں وغیرہ۔تو ان کلمات سے قسم تو بیشک منعقد نہیں ہوتی لیکن ایسے کلمات استعمال کرنے سے یا اپنے خلاف بددعا سے اجتناب کرنا چاہئے کہ اگر ایسے الفاظ استعمال کئے پھر جھوٹا ثابت ہوا تو سخت گنہگار ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرنا لازمی ہوگا۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے آباؤ اجداد (یعنی غیر اللہ) کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ سو جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

☆ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ اُٹھاؤ اور قسم صرف اسی صورت میں اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔ (سنن نسائی)

☆ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

☆ اگر تم کسی بات کی قسم کھاؤ اور (پھر) اس سے بہتر کوئی اور صورت تمھیں نظر آئے تو وہی کام کرو جو بہتر ہو اور قسم کا کفارہ دے دو۔ (صحیح بخاری)

☆ جس شخص نے قسم کھائی اور اس کے ساتھ انشاء اللہ بھی کہا تو (قسم کے خلاف میں) اس پر گناہ نہیں۔ (جامع ترمذی)

وعدہ اور قسم کو پورا کرنے کا حکم

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ .... يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

(النحل: ۹۱)

''اور پورا کرو اللہ تعالیٰ کے عہد کو، جب تم نے اس سے عہد کر لیا ہے اور نہ توڑو (اپنی) قسموں کو انھیں پختہ کرنے کے بعد، حالانکہ تم نے کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر گواہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو''۔

وعدوں اور قسموں کو توڑنا اسلام کی نظر میں بڑا معیوب ہے چنانچہ مذکورہ بالا آیتِ کریمہ میں ان دو چیزوں پر پابندی سے عمل کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے کہ بحیثیت مسلمان جو عہد و پیمان بندہ

اپنے رب سے کرتا ہے اس کو بھی نبھائے اور باہمی معاملات میں جو معاہدات کئے جاتے ہیں اور قسمیں کھائی جاتی ہیں ان کو بھی پورا کرے اور اسکی وجہ یہ بتائی کہ تم نے اُس وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے عہدو پیان یا قسموں کا گواہ بنایا تھا۔ تو یہ کتنی رذالت ہے کہ ایک چیز پر تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بناؤ اور پھر اس کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچاؤ وعدوں اور قسموں کو نبھانا بڑی آزمائش ہے لیکن اہل ایمان ہمیشہ اس پر ثابت قدم رہتے ہیں۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ (یعنی کافر ہے)۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے یا کروں تو اسلام سے بَری ہوں وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا (نسائی)

وعدہ اور قسم کو توڑنے والوں کا عبرتناک انجام

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ .... عَذَابٌ أَلِيمٌ۝

(ال عمران: ۷۷)

''بیشک جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی سی قیمت یہ وہ (بدنصیب) ہیں کہ کچھ حصہ نہیں ان کیلئے آخرت میں اور بات

تک نہ کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ۔ اور دیکھے گا بھی نہیں ان کی طرف قیامت کے روز اور نہ پاک کرے گا انہیں اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں اپنے وعدے اور قسموں کو توڑنے والے شخص کیلئے پانچ سزاؤں کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ وہ آخرت کی نعمتوں سے یکسر محروم کر دیا جائے گا۔

۲۔ رحمٰن و رحیم خدا اس سے بات تک نہ فرمائے گا۔

۳۔ اس کی نظر لطف و رحمت سے بھی وہ محروم رہے گا۔

۴۔ گناہ کی آلائشوں سے بھی انہیں پاک نہ کیا جائے گا۔

۵۔ اسے دردناک عذاب دیا جائے گا۔

کوئی ہے ایسا دل گردے والا انسان جو ان سزاؤں میں سے کسی ایک کو بھی برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔ (ابن جریر)

☆ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمین غموس (جھوٹی قسم) مال کو زائل کر دیتی ہے۔ (دیلمی)

☆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹا دعوئ اسلیئے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے قلت (کمی و تنزلی) میں اضافہ کر دیتا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تجارت اور کاروبار کرنے والے لوگوں کیلئے مندرجہ بالا ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لمحۂ فکریہ ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔اور تعلیمات اسلامی پر صحیح معنوں میں عمل پیرا فرمائے۔(آمین)

قسم توڑ دینے کا حکم

☆ اگر کسی شخص نے کسی ایسے کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائی کہ قسم پر قائم رہنے میں شریعت کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔مثلاً کسی نے قسم اٹھائی کہ نماز نہیں پڑھے گا یا شراب پئے گا، یا ماں باپ کو اذیت پہنچائے گا۔تو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس پر لازم ہے کہ قسم کو فی الفور توڑ دے شریعت کے مطابق کام کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔

☆ بعض لوگ قسم کھانے کے ارادے سے بسا اوقات یوں کہہ دیتے ہیں کہ اگر میں یہ کام کروں تو فلاں چیز مجھ پر حرام ہے۔یعنی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام قرار دیدیا یا یہ کہ تجھ سے بات کرنا مجھ پر حرام ہے۔تو یاد رکھئے کہ کسی کے کہہ دینے سے کوئی حلال چیز حرام اور حرام چیز حلال نہیں ہوتی۔ بلکہ اشیاء کو حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے۔تاہم مندرجہ بالا کلمات سے قسم منعقد ہو جائے گی اور اگر اسے وہ توڑے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔

قسم کا کفارہ

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ.........اِذَا حَلَفْتُمْ ط

(المائدۃ:۸۹)

’’پس اس (قسم توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو متوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔ یا انھیں لباس مہیا کرنا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جسے اس کی طاقت نہیں ہے تو وہ تین دن (متواتر) روزے رکھے۔ یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے‘‘۔

مندرجہ بالا آیتِ قرآنی کی رو سے قسم توڑنے کے کفارے کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

۱۔ دس مسکینوں کو درمیانی قسم کا دو وقت کا کھانا کھلا دیا جائے۔ یا

۲۔ انھیں کپڑے پہنا دیئے جائیں۔ یا

۳۔ ایک غلام آزاد کیا جائے۔

اور اگر ان تینوں صورتوں میں سے کسی ایک پر بھی قدرت نہ ہو تو پھر تین دن لگاتار روزے رکھے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی قسموں اور وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نذر کی شرعی حیثیت

وَمَآ اَنفَقتُم .... فَاِنَّ اللّٰہَ یَعلَمُہٗ ط

(البقرۃ۔۲۷۰)

''اور جو تم خرچ کرتے ہو یا منت (نذر) مانتے ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُسے جانتا ہے''۔

''نذر'' کی تعریف وتشریح کرتے ہوئے فقہائے کرام لکھتے ہیں کہ ''نذر سے مراد کسی مکلف (عاقل وبالغ مسلمان) کا اپنے اوپر کسی ایسی نیکی اور عبادت کو واجب کر لینا ہے کہ اگر وہ خود اسے اپنے اوپر لازم نہ کرے تو یہ اس پر لازم نہ ہو۔''

شرعی اعتبار سے نذر یا منت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مانی جاسکتی ہے چنانچہ جس نذر میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا مطلوب ہو اُس کا پورا کرنا ضروری ہے۔مثلاً روزہ کی نذر، خیرات کی نذر وغیرہ۔اور جس منت یا نذر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، گناہ کا ارتکاب یا شریعت کے کسی حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہو تو اس کو پورا کرنا ناجائز ہے۔اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

اور یہ جائز ہے کہ اللہ کیلئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانے کے فقراء کو خرچ کرنے کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا کہ یارب! میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کردے یا فلاں بیمار کو شفا دیدے تو میں فلاں ولی کے آستانے کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کیلئے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔

(ردالمختار)

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے سنا ہے کہ منت دوقسم کی ہے۔جس نے اطاعت کی منت مانی وہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اوراسے پورا کیا جائے اورجس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اوراسے پورا نہ کیا جائے۔(سنن نسائی)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی ماں کے ذمہ منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا۔تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم ان کی منت پوری کرو۔(صحیح بخاری)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشادفرمارہے تھے تو ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔یہ ابواسرائیل ہے اس نے منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اوراپنے اوپر سایہ نہ کرے گا اورکلام نہ کرے گا۔اورروزہ رکھے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے حکم کرو کہ کلام کرے،سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔(صحیح بخاری)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے منت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اوراس میں اس کی طاقت نہ تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ تیری بہن کی تکلیف سے اللہ کو کیا فائدہ ہے۔وہ سواری پر حج کرے اورقسم کا کفارہ دیدے۔(سنن ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ ہمیں نذروں اورمنتوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

(البقرۃ ۲۰۸)

''اے ایمان والو! مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔''

اہلِ ایمان کو مکمل طور پر اسلام میں داخل ہونے کا حکم ہے۔ یعنی ہر کام اور ہر قول اسلام کے مطابق ہو ایسا نہ ہو کہ جو حکم ہمارے فائدہ کا ہو اس کو اختیار کر لیں اور جس حکم میں فائدہ نظر نہ آئے اسے ترک کر دیں۔ یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں بلکہ شیطان کی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ہمارا قول و فعل، طرز زندگی، طرز معاشرت، غمی و خوشی، کاروبار، لین دین سب اسلام کے مطابق ہو کسی بھی صورت میں اسلام کے خلاف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا اور پکا مسلمان بنا دے۔ (آمین)

نیکی کیا ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''نیکی اچھے اخلاق ہیں۔'' (مسلم)

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیکی صرف نماز، روزے کا نام ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ نیکی اصل میں اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اچھائی اور سچائی کے ساتھ دوسروں سے پیش آنا، جھوٹ نہ بولنا، دھوکہ نہ دینا، ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم

ماننا، بڑوں کا ادب اور چھوٹوں کا لحاظ رکھنا، اپنا کام محنت اور دیانتداری سے کرنا یہ سب باتیں خوش اخلاقی میں شامل ہیں اور یہی نیکی ہے۔ اچھے اخلاق رکھنے والے ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں اور دنیا و آخرت میں بلند رتبہ پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دین پر استقامت کا انعام

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ .... کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

(حم السجدة: ۳۰)

''بے شک جن لوگوں نے کہا، ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے۔ اُن پر فرشتے یہ کہتے ہوئے اترتے ہیں کہ کچھ خوف اور غم نہ کرو۔ اور اُس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔''

جو لوگ نہ صرف یہ کہ زبان سے اقرار کریں کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آخر دم تک اپنے عمل سے، اپنے قول و فعل سے اپنے احساسات و جذبات سے اپنی خلوت و جلوت میں ہمیشہ اس کی تصدیق بھی کرتے رہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے فرشتے انھیں ہر قسم کے خوف و غم سے آزاد ہونے اور جنت اور اسکی نعمتوں کی بشارت دیتے ہیں۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ .... کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

تلاوت فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ "لوگ کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ (ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے) لیکن پھر اکثر اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ جو آدمی آخر دم تک اس بات پر ثابت قدم رہا، اس کا شمار اس زمرہ (استقامت کرنے والوں) میں ہوگا۔" (ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر استقامت اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی کی کنجیاں

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُوا۟ وَ
ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَأَطِيعُوا۟
ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُوا۟ فَتَفْشَلُوا۟ وَتَذْهَبَ
رِيحُكُمْ وَٱصْبِرُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ۝

(الانفال: ۴۵۔۴۶)

"اے ایمان والو! جب (کفار کے) کسی لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو۔ تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں مت جھگڑو۔ ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور (ہر مصیبت میں) صبر کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

ثابت قدمی، اللہ کا ذکر، اطاعتِ الٰہی و اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپس میں متحد رہنا یہ وہ باتیں ہیں جو مسلمانوں کی کامیابی کیلئے ضروری ہیں۔ جب مسلمانوں میں یہ صفات پیدا ہو جائیں تو پھر دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اگر مسلمان ان صفات

سے عاری ہو جائیں تو کثرت میں ہونے کے باوجود مسلمانوں کا رعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا۔اور بڑی آسانی کے ساتھ کوئی بھی دوسری قوم ان پر قابو پالے گی۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کہ اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر آپ کے بعد کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ اس بات کا اقرار کر کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہ۔'' (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور پھر اس پر ثابت قدم رہنا دراصل دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی کی کلید ہے۔اسی حقیقت کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا حدیث میں ارشاد فرمایا ہے۔چنانچہ جو شخص صدقِ دل سے تصدیق کرتے ہوئے زبان سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا اقرار کرے اور پھر اس پر مضبوطی سے جما رہے۔اور دنیا کی کوئی مصیبت، تکلیف، خوف اور غم اس کے پایۂ استقامت میں لغزش نہ آنے دے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اُس کا مقدر ہوتی ہے اور کامیابی اُس کے قدم چومتی ہے۔

مصیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ○ (سورۃ التغابن۔۱۱)

''کوئی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت عطا فرماتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا

علم رکھنے والا ہے۔''

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کے اوپر جو مشکلات، مصائب، پریشانیاں اور بیماریاں آتی ہیں۔ جانی یا مالی نقصان ہوتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جوان پر صبر کرے۔ اللہ پر ایمان رکھے اور اس بات پر یقین رکھے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے اور اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ شکوہ وشکایت نہ کرے۔ اللہ کی عطا پر شکر کرے اور بلا پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت عطا فرماتا ہے۔ دل تمام اعضاء کا سردار ہے جس کے دل کو ہدایت مل گئی تو پھر اس کے تمام اعضاء سے نیک کاموں کا ظہور ہوتا ہے۔

اس آیت کے مفہوم پر غور کر کے ہم اپنے تمام مسائل اور پریشانیوں کو حل کر سکتے ہیں۔ جب ہر مشکل اللہ کی طرف سے ہے تو پھر اسی کو اپنا کارساز بنالیں۔ اپنے معاملات اسی کے سپرد کر دیں وہ یقیناً ہماری ساری مشکلات حل کر دے گا۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

''اللہ تعالیٰ جب کسی کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

(بخاری)

اللہ تعالیٰ مصائب ومشکلات کے ذریعہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے جب بندہ آزمائش میں ثابت قدم رہتا ہے۔ اور صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں درج فرما دیتا ہے اور اس کے درجہ کو بلند کر دیتا ہے جیسا کہ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ مسلمان کو کوئی رنج، کوئی پریشانی، کوئی تکلیف پہنچے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ گویا یہ مشکلات، تکالیف اور بیماریاں بندے کے

گناہوں کی معافی اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مصائب و مشکلات اور بیماریوں پر صبر کرنے اور راضی برضا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

فحاشی و بے حیائی پھیلانے والوں کا انجام

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط (النور: ۱۹)

''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ پھیلے بے حیائی اُن لوگوں میں، جو ایمان لائے ہیں۔ تو ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ دنیا میں اور آخرت میں۔''

جو لوگ ایمان والوں کے درمیان بے حیائی و فحاشی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یا اس میں کسی طور سے تعاون کرتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اس میں فحش لٹریچر، بیہودہ رسائل، گانے، تصاویر، ڈرامے، فلمیں، اشتہارات اور مخلوط اجتماعات سمیت تمام ذرائع شامل ہیں۔ یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے عذاب کا باعث اور شیطان کی خوشنودی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ آمین

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں ہے۔ اور اسی لیے اس نے فحش اور بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے۔ (خواہ) کھلے ہوں یا چھپے ہوئے۔ اور اللہ سے بڑھ کر اور کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے آپ اپنی تعریف کی ہے۔ (بخاری)

☆ فحش جس چیز میں ہوگا، اُسے عیب لگائے گا۔ اور حیا جس چیز میں ہوگی، اُسے زینت دے گی۔ (ترمذی)

☆ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اقوال وافعال میں کوئی چیز (فحش) بری نہیں تھی۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہمیں فحاشی اور بے حیائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

موت کاذائقہ

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝

(العنکبوت۔ ۵۷)

"ہر نفس (جاندار) کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے"

اس آیت کریمہ میں اس ازلی وابدی اور اٹل حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو بھی تخلیق کیا ہے، اسے ایک نہ ایک دن وقتِ مقررہ پر مرجانا ہے۔ اور رب تبارک وتعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے۔ اور روزِ قیامت رب ذوالجلال والاکرام کے حضور حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس لئے عقلمند انسان وہی ہے جو اس زندگی کو غنیمت جانے اور اس "دارالعمل" دنیا میں اپنی زندگی ایمان، اطاعت الٰہی اور عمل صالح میں گزار کر اپنے رب کو راضی کرلے تاکہ آخرت میں سرخروئی اور کامرانی حاصل ہوسکے۔ اور جنت اور اس کی بیش بہا نعمتوں سے مستفید ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سلامتیٔ ایمان کے ساتھ زندگی اور سلامتی ایمان کے ساتھ موت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ دو واپس چلی آتی ہیں اور ایک اس کے پاس رہ جاتی ہے۔ گھر کے لوگ اور مال اس کے ساتھ جاتے ہیں اور اس کو تنہا چھوڑ کر واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ رہتا ہے۔
(صحیح بخاری و مسلم)

☆ اپنے مرنے والوں کی اچھائیوں کا ذکر کیا کرو۔ اور ان کی برائیوں کے تذکرے سے پرہیز کرو۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

☆ تین باتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان کا خوگر ہوگا، موت کے وقت اس کی جان بڑی سہولت سے نکلے گی۔ کمزوروں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا، اپنے والدین پر شفقت کرنا اور اپنے غلاموں (نوکروں) پر احسان کرنا۔ (جامع ترمذی)

☆ مؤمن بندے کو (مرنے کے بعد) دنیا کی تکالیف سے راحت مل جاتی ہے اور گنہگار بندے کے مرنے کے بعد انسان کو، بستیوں کو، مویشیوں کو اور درختوں کو چین نصیب ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

بیٹیاں، عذاب جہنم سے نجات اور حصول جنت کا ذریعہ ہیں

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ (النحل: ۵۸-۵۹)

''اور جب اطلاع دی جاتی ہے ان (کافروں) میں سے کسی کو بیٹی (پیدا

ہونے) کی ،تو (غم سے) اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ (رنج واندوہ سے) بھر جاتا ہے۔ چھپتا پھرتا ہے لوگوں (کی نظروں) سے، اس بری خبر کے باعث جو اُسے دی گئی ہے۔ (اب یہ سوچتا ہے کہ) کیا وہ اس بچی کو اپنے پاس رکھے ذلت کے ساتھ، یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ آہ، وہ فیصلہ کتنا برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ بیٹی کی پیدائش پر کفار کے رویے اور طرز عمل کو بیان فرما رہا ہے کہ یہ کفار کا طریقہ اور ان کی عادت تھی کہ جب انہیں بیٹی کی پیدائش کی خبر ملتی تو گھر میں صفِ ماتم بچھ جاتی۔ اور باپ کا چہرہ غم واندوہ سے سیاہ ہو جاتا تھا۔ وہ بیٹی کی پیدائش کو باعثِ ننگ وعار سمجھتا تھا۔ اور شرمندگی کے باعث لوگوں سے چھپتا پھرتا تھا۔ اور سوچنے لگتا تھا کہ اس لڑکی کی پرورش کروں یا زندہ درگور کر دوں۔

عرب کے مشہور قبائل مضر، خزاعہ اور بنو تمیم تو لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ان کا یہ طریقہ تھا کہ جب بچی چھ سال کی ہو جاتی تو اس کیلئے جنگل میں گہرا گڑھا کھودا جاتا۔ بچی کو بنا سنوار کر وہاں لے جاتے اور دھوکے سے اس کو گڑھے میں دھکا دیکر دفن کر دیتے تھے۔ جبکہ بعض قبائل اپنی لڑکیوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے تھے۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا تھا۔

لیکن اسلام نے جو کہ دین رحمت ہے۔ جو ہر مخلوق سے محبت اور اس پر رحم کی تعلیم دیتا ہے۔ صنف نازک جو نسل انسانی کی بقا کا ذریعہ ہے۔ وہ اسلام کی برکت ورحمت سے کس طرح محروم رہ سکتی تھی؟ دنیا نے تو عورت کو یا تو عیش وعشرت کا ذریعہ بنایا یا اُسے زندہ درگور کیا۔ لیکن اسلام نے اسے نہایت ارفع واعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ مردوں کی طرح اس کے وجود کو بھی معزز ومحترم قرار دیا۔ اور والدین کے دلوں میں بچیوں کے لئے بھی محبت شفقت اور

فدائیت کے جذبات کی تخم ریزی کی۔ اور بچیوں کی بہترین تعلیم و تربیت اور پرورش کرنے والے والدین کو دنیا و آخرت میں بے انتہا اجر و ثواب اور انعامات کی بشارت دی۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس کی ایک بچی ہوئی۔ اور اُس نے اس کی تربیت کی۔ اور اسے بڑے اہتمام سے علم کے زیور سے آراستہ کیا۔ اور جو مہربانیاں اللہ تعالیٰ نے اس پر کی ہیں وہ اس نے اپنی بیٹی پر بھی کیں تو وہ بچی جہنم کی آگ سے اُس کیلئے پردہ بنے گی۔''

(ترمذی۔ قرطبی)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جو دو بیٹیوں کی پرورش کرے۔ یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں۔ تو جب وہ قیامت کے دن حاضر ہوگا تو وہ اور میں اس طرح ہوں گے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ملالیا۔'' (صحیح مسلم)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس کے ہاں بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے۔ اور نہ اسے حقیر جانے اور نہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کی اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ تو اس کے لئے جنت ہے۔'' (جامع ترمذی)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی۔ جس کے ساتھ اسکی دو بیٹیاں بھی تھیں اُس نے مجھ سے کچھ کھانے کیلئے مانگا۔ اُس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ پس میں نے وہی اس کو دیدی۔ اُس نے وہ کھجور اپنی دونوں بیٹیوں کو کھلا دی۔ اور خود نہ کھائی۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس عورت کی اپنی بیٹیوں سے محبت بتائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس کے ہاں بچیاں پیدا ہوئیں۔ اور اُس نے ان کے ساتھ احسان کا برتاؤ کیا۔ تو وہ اُس کیلئے عذاب جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔'' (صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ کی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شفقت ومحبت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود چار بیٹیوں کے والد تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پرورش اور تعلیم وتربیت انتہائی شفقت ومحبت کے ساتھ فرمائی۔ اور خصوصاً اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت ومحبت اور حسن سلوک انتہائی مثالی تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے۔ ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے۔ اُن کی پیشانی کو چومتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھا لیتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر پر روانہ ہوتے تھے تو سب سے آخر میں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے رخصت ہوتے تھے۔ اور جب سفر سے واپس آتے تھے تو سب سے پہلے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تھے اور اس کے بعد ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے کر جاتے تھے۔ (مدارج النبوت)

حضرت ابن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں میں سب سے زیادہ کس سے محبت فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ''فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔'' میں نے عرض کیا مردوں میں سب سے محبوب کون تھا؟ فرمایا ''ان کے شوہر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔'' (ترمذی)

غرضیکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس قدر شفقت ومحبت فرماتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ ''فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جو اسے دکھ پہنچے گا، وہ مجھے پہنچے گا۔ اور جس نے اسے اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی۔ (صحیح بخاری)

فضائل قرآن

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○

(الحجر:۹)

''بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن کریم) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور جو بنی نوع انسان کیلئے تا قیامت ہدایت و رہبری کا سرچشمہ ہے۔ لہٰذا اسکی حفاظت کا ذمہ خود خالق کائنات نے لیا اور دو اعتبار سے اسکی حفاظت کا انتظام فرمایا (۱) کتابی حفاظت (۲) صدری حفاظت۔ چنانچہ آج چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد بھی دشمنانِ اسلام کی کوششوں کے باوجود ایک آیت میں بھی ردو بدل نہیں ہوسکا۔ اگر خدانخواستہ سارے لکھے ہوئے قرآنی نسخے نایاب ہو جائیں تو پھر بھی یہ جوں کا توں محفوظ رہے گا اسلئے کہ لاکھوں کروڑوں انسان اسے اپنے سینے میں محفوظ کیے ہوئے ہیں۔

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ بھی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (جامع ترمذی)

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا، اُس کیلئے ایک نیکی ہے۔ اور اُس ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ہے۔ (پھر فرمایا) میں یہ نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف۔ (ترمذی)

☆ جس نے قرآن میں مہارت حاصل کرلی ہو وہ معزز اور فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بندہ قرآن پاک اس طرح پڑھتا ہو کہ اس میں اٹکتا ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے۔ (ایک تلاوت کا اور دوسرا زحمت و مشقت کا)۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ میری امت کیلئے سب سے بہتر عبادت قرآن کی تلاوت ہے اور بندہ تلاوتِ قرآن کے ذریعہ ہی خدا کا سب سے زیادہ قرب حاصل کرتا ہے۔ (جامع ترمذی)

☆ اہل قرآن (حفاظ و قرآء) اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔ (سنن نسائی)

☆ صرف دو آدمی قابلِ رشک ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی۔ پھر وہ دن رات اس میں لگا رہتا ہے اور دوسرا وہ خوش نصیب آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ دن اور رات (راہِ خدا میں) اس کو خرچ کرتا رہتا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ اپنی آواز اور اپنے لہجے سے قرآن کو آراستہ کرو۔ (ابوداؤد)

☆ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (بخاری)

☆ (حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو بندہ قرآن کی تلاوت میں اس قدر مشغول ہو کہ وہ مجھ سے دعا مانگنے کا موقعہ نہ پا سکے تو میں بغیر مانگے ہی اس کو مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ (جامع ترمذی)

☆ قرآن پاک پڑھو، بے شک یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔ (صحیح مسلم)

اللہ رب العزت ہمارے قلوب کو بھی قرآن مجید کا امین و محافظ بنا دے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ قرآن پاک پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

کھانا کھانے کے چند اہم آداب

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ

(الاعراف:۳۱)

''کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو''۔

کھانا پینا انسان کی اُن بنیادی ضرورتوں میں سے ہے جن سے اُسے سب سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے۔ لہٰذا اس سے متعلق اسلامی تعلیمات و احکامات اور قواعد و آداب سے واقفیت

ہر مسلمان کیلئے از حد ضروری ہے تاکہ وہ ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل کر سکے۔

اس سلسلے میں ہر مسلمان کو سب سے پہلے تو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا کھانا پینا حلال اور پاک ہو کیونکہ جب تک اس کا کھانا پینا حلال اور پاکیزہ نہیں ہوگا اس وقت تک وہ متقی و پرہیز گار نہیں بن سکتا۔

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے کھانے پینے کا تو حکم دیا مگر ساتھ ہی ساتھ ''اسراف'' سے بچنے کی تلقین بھی فرمادی۔ اور وہ یہ ہے کہ سیر ہونے کے بعد بھی کھاتے رہنا، نام و نمود کی خاطر دعوتوں خصوصاً شادی بیاہ کے موقعوں پر حد سے زیادہ کھانے کی ڈشوں یا ضرورت سے زیادہ کھانے کا اہتمام کرلینا، اِن دعوتوں میں کھانے کے وقت مہمانوں کا بے صبری اور حرص کا مظاہرہ کرنا اور بلاوجہ کھانے پینے کی اشیاء کو ضائع کرنا یعنی اپنی پلیٹ میں ضرورت سے زائد کھانا نکال کر اسلامی تعلیمات کے برخلاف پلیٹ صاف کئے بغیر اس میں کھانا بچادینا۔ وغیرہ

یہ اور اس طرح کی دیگر باتیں سب ''اسراف'' میں شامل ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کو دعوت دیتی ہیں اور ہمیں رحمتِ الٰہی سے محرومی، رزق کی بے برکتی کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے عذاب و مصائب میں مبتلا کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ فرمائے اور تعلیماتِ اسلامی کو سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا

کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم)

☆ جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ چاٹے یا چٹوائے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

☆ جب تم میں سے کسی کے کھانے کا لقمہ گر جائے تو اُسے اُٹھالے اور صاف کر کے کھالے اور اس کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔ (صحیح مسلم)

☆ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان وزمین کی برکات سے ہے۔ جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت جلد دوم)

☆ جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کیلئے استغفار کرے گا"۔ (ترمذی کی روایت میں ہے کہ) وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔ (بہار شریعت جلد دوم حصہ ۱۶)

خلیفہ اول امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

- جب زبان بگڑ جائے تو لوگ اس پر روتے ہیں۔ اور جب دل بگڑ جائے تو فرشتے اس پر روتے ہیں۔
- صبر میں کوئی مصیبت نہیں اور رونے میں کچھ فائدہ نہیں۔
- اس دن پر رو جو تیری عمر کا گزر گیا اور تو نے اس میں کوئی نیکی نہیں کی۔
- تو دنیا میں رہنے کے سامانوں میں لگا ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے۔
- ہم نے بزرگی کو تقویٰ میں پایا، تونگری کو یقین میں اور عزت کو تواضع میں۔

ماہ محرم الحرام کی فضیلت واہمیت

ماہ محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے جو بہت سے اسلامی و تاریخی واقعات کا حامل ہے اور اپنے اندر بہت سی خصوصیات اور فضیلتیں رکھتا ہے۔

اسی ماہِ مبارک میں اسلامی تاریخ کا اہم ترین اور زبردست واقعہ ''معرکۂ کربلا'' رونما ہوا۔ جس میں نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سید الشہدا، امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے رفقا اور اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین نے میدانِ کربلا میں انتہائی صبر و استقامت اور شجاعت و جانبازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر شہادتِ عظمیٰ کا منصب جلیل حاصل کیا۔ جس سے اسلام کو ایک نئی زندگی و تابندگی ملی۔ اور رہتی دنیا تک ایک روشن مثال قائم ہوگئی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ''شہر اللہ'' (اللہ کا مہینہ) کے نام سے موسوم کیا ہے اور اس میں روزے رکھنے کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے اس مہینے کے ہیں جس کو تم محرم کہہ کر پکارتے ہو'' (صحیح مسلم)

ایک اور حدیث میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سب کچھ چھوڑ کر محرم کا روزہ اختیار کرو'' (یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمائی)۔

(سنن ابوداؤد)

جبکہ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے ماہِ محرالحرام کے کسی بھی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں بے حساب اجر و ثواب لکھتا ہے۔

یوم عاشورہ کی فضیلت واہمیت

ماہِ محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو ''عاشورہ'' کہا جاتا ہے اور یہ دن اسلامی تاریخ میں بڑی فضیلت واہمیت رکھتا ہے۔ اسی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود سلامتی والی ہوئی۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو رفعت ملی۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو طویل بیماری سے شفا عطا ہوئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام طویل جدائی کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے اور اسی دن حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر شہدائے کربلا نے دینِ حق کی سربلندی کی خاطر جامِ شہادت نوش فرمایا۔

☆ جو کوئی اس روز غسل کرے تو اُسے بدن سے ٹپکنے والے پانی کے ہر قطرے کے بدلے میں بے حساب اجروثواب اور جسمانی امراض سے نجات عطا ہوتی ہے۔

☆ جس نے اس دن کسی عالم، متقی وپرہیز گار کی زیارت کی تو گویا اس نے نبی وپیغمبر کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ اس عالم یا بزرگ کی طرف دیکھنے والی ہر نظر کے صلے میں بے حساب اجروثواب عطا فرمائے گا۔

☆ جس نے اس روز کسی یتیم کے سر پر محبت وشفقت سے ہاتھ پھیرا تو ہر بال کے عوض اس کے درجات جنت میں بلند ہوں گے۔

☆ جس نے اس روز دو مسلمانوں کے درمیان صلح کروائی تو وہ قیامت کے حساب سے بری ہو گیا۔

☆ اس دن اہل وعیال اور مسلمانوں پر کھانے میں وسعت کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی عاشورہ کے دن کھانے میں وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دستر خوان کو سال بھر وسیع رکھے گا۔

☆ اس دن اگر بیمار کی عیادت کی جائے تو ہر قدم کے بدلے بے انتہا اجروثواب ملتا ہے۔

یوم عاشورہ کے روزے کی فضیلت

☆ عاشورہ کے دن کے روزے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس دن کا روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے"

☆ ایک اور روایت کے مطابق عاشورہ کے روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں اور اس دن کے صدقے کا ثواب ایک سال کے صدقے کے برابر ہے۔

بہتر یہ ہے کہ تین دن یعنی ۹، ۱۰ اور ۱۱ محرم الحرام کو روزہ رکھا جائے تین دن نہیں تو دو دن تو لازمی رکھا جائے، تا کہ یہود کی مشابہت لازم نہ آئے۔

☆ جو شخص عاشورہ کے دن ستر بار حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا اور مشائخ واولیاء کے زمرے میں اس کو شامل فرمائے گا۔

یوم عاشورہ کے نوافل

☆ جو شخص دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ستر بار تیسرا کلمہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو قیامت تک اپنے نور سے روشن رکھے گا۔

☆ جو شخص چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے تمام (صغیرہ) گناہوں کو بخش

دے گا اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محرم الحرام کی مجالس اور رسومات کی شرعی حیثیت

محرم الحرام میں مجالس خیر منعقد کرنا اور واقعات کربلا بیان کرنا جائز ہے۔ جبکہ روایات صحیحہ بیان کی جائیں۔ کہ ان واقعات میں صبر و استقامت، حق و صداقت، تحمل و برداشت، شجاعت و جانبازی اور تسلیم و رضا کا مکمل درس موجود ہے اور پابندی احکام شریعت و اتباع سنت کا زبردست عملی مظاہرہ ہے مگر ان مجالس محرم الحرام میں شہدائے کربلا کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر خیر بھی ہونا چاہئے۔

شہدائے کربلا کو ایصال ثواب

ماہِ محرم الحرام میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں تاریخ کو امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ کوئی شیرینی و شربت پر فاتحہ دلاتا ہے تو کوئی روٹی و گوشت پر، اور کوئی چاول یا حلیم پر۔ جس پر چاہو، فاتحہ دلاؤ جائز ہے۔ اسی طرح ماہِ محرم میں پانی اور شربت کی سبیل لگانا کہ کارِ خیر اور ثواب کا کام ہے یہ بھی جائز ہے۔

بعض لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے۔ یہ خیال غلط ہے بلکہ ان دنوں میں بھی دوسرے دنوں کی طرح سب کی فاتحہ دلائی جا سکتی ہے اور ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد دوم، حصہ ١٦)

تعزیہ داری

عشرہ محرم الحرام میں واقعات کربلا کے حوالے سے ''تعزیہ داری'' کی رسومات کے سلسلے میں طرح طرح کے ڈھانچے بنائے جاتے ہیں اور ان کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک کی شبیہہ گردانا جاتا ہے۔ تعزیوں کے اندر دو مصنوعی قبریں بنا کر ایک پر سبز غلاف اور دوسری پر سرخ غلاف چڑھایا جاتا ہے۔ سبز غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اور سرخ غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر یا شبیہہ قبر قرار دیا جاتا ہے اور یہی نہیں بلکہ ان تعزیوں سے منتیں مانی جاتی ہیں۔ سونے چاندی کے علم چڑھائے جاتے ہیں۔ پھر ان تعزیوں کو محرم کی دسویں تاریخ کو جلوس کی شکل میں مصنوعی کربلا میں لے جا کر دفن کر دیا جاتا ہے گویا یہ جنازہ تھا جسے دفن کر آئے۔ پھر تیجہ، دسواں، چالیسواں سب کچھ کیا جاتا ہے۔

اسی طرح عشرۂ محرم الحرام میں حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی مہندی نکالی جاتی ہے گویا ان کی شادی ہو رہی ہے اور مہندی رچائی جائے گی، کسی بچے کو فقیر بنا کر، اسکے گلے میں جھولی یا کشکول ڈال کر گھر گھر اس سے بھیک منگوائی جاتی ہے۔ کوئی سقہ بنایا جاتا ہے کہ چھوٹی سی مشک اس کے کندھے سے لٹکتی ہے گویا یہ دریائے فرات سے پانی بھر کر لائے گا۔ اسی طرح بعض جگہ تعزیہ داری کے سلسلے میں براق بنایا جاتا ہے اور اسے امام عالی مقام کی سواری قرار دیکر خوب سجایا، سنوارا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں بعض جگہ نوحہ ماتم وغیرہ بھی ہوتا ہے۔

یاد رکھیئے! تعزیہ داری کا اہتمام کرنا، اس کے جلوس میں شرکت کرنا یا اس کو دیکھنے کیلئے جانا نیز اس سلسلے میں کی جانے والی تمام باتیں اور رسومات اور اظہار غم کے مندرجہ بالا تمام انداز قطعی لغو، ناجائز اور خرافات ہیں۔ ان سے ہرگز ہرگز حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

یا دیگر شہدائے کربلا کی روح خوش نہیں ہوتی اور نہ ہی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

لہٰذا ان تمام کاموں سے تمام مسلمانوں کا بچنا از حد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے اور امام عالی مقام و شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے اور انہیں ہدیہ ایصال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (بہار شریعت۔ جلد دوم)

درود و سلام بھیجنے کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب۔۵۶)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر خوب درود و سلام بھیجو''

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور وہ ہمیشہ سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہا ہے۔ اس نے اپنے فرشتوں کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر مامور فرمایا اور ایمان والوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا۔ کوئی اور کام ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ بھی کرتا ہو۔ اس کے فرشتے بھی کرتے ہوں۔ اور ایمان والوں کو بھی اس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ایک ایسا کام ہے جس میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور صاحبانِ ایمان سب ہی مصروف ہیں اور اس حکم میں نہ وقت کا تعین ہے اور نہ ہی تعداد کا ذکر ہے بلکہ مطلق حکم دیا کہ ہر لمحہ کثرت سے درود شریف پڑھا جائے۔ اس سے درود شریف کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور حضور اکرم ﷺ

کی عظمت، رفعت اور مقبولیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر لمحہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

فضائل درود شریف

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے دس گناہ مٹاتا ہے۔ اس کو دس نیکیاں عطا کرتا ہے۔ اور اس کے دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود زیادہ پڑھا ہوگا۔ (ترمذی)

☆ جب کوئی شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو فرشتے اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

☆ جو شخص ایک مرتبہ درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (مسند امام احمد)

☆ جو مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (ابن ماجہ)

☆ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مجھ پر صبح وشام دس، دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کو قیامت کے

دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالٰی اس پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ تعالٰی اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا۔ اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا، میں اس کیلئے قیامت کے دن سفارشی اور گواہ ہوں گا۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو۔ اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمھارے لئے قیامت میں نور ہوگا۔

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں۔ اور میری اُمت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مجھ پر میری قبر کے قریب درود شریف بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔

ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔

دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے۔

تیسرا وہ جو کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجے۔

☆ شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مندرجہ ذیل پانچوں درود ہر نماز کے بعد پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ درود سب درودوں سے افضل اور بہتر ہے اگرچہ سب درودوں کا ثواب ایک ہے مگر ہر درود فضیلت جداگانہ رکھتا ہے اور وہ پانچوں درود یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ـ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ـ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ ـ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ ـ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ ـ

اس کے بعد بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس درود کو افضل اس لئے کہا گیا کہ مولانا فقیہ ابوالحسن رندوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب روضۂ منورہ میں یہی درود لکھا ہے اور لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا تو لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب ملا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس درود شریف کی برکت سے بخش دیا اور دوسری فضیلت اس درود شریف کی یہ ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صحابہ کرام بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب

بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بالاتر بیٹھو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جانا کہ شاید یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ اور کس کی اتنی عزت کی جاسکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا، یہ شخص مجھ پر اس قدر درود شریف پڑھتا ہے کہ کوئی دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شاید یہ شخص کھاتا پیتا اور دیگر ضروریات میں مشغول نہ ہوتا ہوگا اور ہر وقت درود خوانی ہی کرتا ہوگا؟ فرمایا کہ کھاتا پیتا بھی ہے اور کاروبار بھی کرتا ہے مگر ایک دفعہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں یہ (مندرجہ بالا) درود پڑھ لیتا ہے۔

خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے پڑھا جانے والا درود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ
وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ؕ

"اللہ کا نبی، اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود وسلام ہو"

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ربیع الاول شریف میں خلوص ومحبت کے ساتھ سوالاکھ مرتبہ مندرجہ بالا درود شریف پڑھے تو وہ انشاء اللہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

ایک بے حد فضیلت والا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَهٗ۔

''اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جیسا تو پسند فرمائے اور جیسی ان کیلئے تیری رضا ہو''

جو شخص مندرجہ بالا درود شریف کو صرف ایک مرتبہ پڑھے گا تو انشاء اللہ الرحمٰن ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مرزع الحسنات)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اکرم ﷺ پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گیارہویں شریف کیا ہے؟

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اولیائے عظام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے سب سے برگزیدہ اور مقبول بندے ہوتے ہیں جو اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ ہوتے ہیں۔

ان اولیاء اللہ میں سب سے نمایاں اور اہم ترین نام سلسلۂ عالیہ ''قادریہ'' کے سرخیل وسالار، محبوبِ سبحانی، پیرانِ پیر دستگیر، حضرت سیدنا غوث الاعظم میراں محی الدین الشیخ عبد القادر جیلانی نور اللہ مرقدہ العزیز (ولادت ۴۷۰ھ ۔ وصال ۵۶۱ھ) کا ہے۔ جو آسمانِ ولایت کے آفتاب و ماہتاب ہیں اور جن کی شان نہایت ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ کی نسبت سے جو چیز سب سے زیادہ مشہور ہے۔ وہ ہے ''گیارہویں شریف''۔

''گیارہویں شریف'' درحقیقت نام ہے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت

سے منعقد کی جانے والی ایسی محفل کا جس میں تلاوتِ قرآن ونعت خوانی ہوتی ہے۔ وعظ و بیان ہوتا ہے۔ فاتحہ وایصال ثواب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور پھر احباب میں کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور یہ تمام افعال واعمال قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان احسن افعال واعمال سے مزین منعقد ہونے والی محفل کا نام ''گیارہویں شریف'' کیوں؟ اور اس کی خاص نسبت حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ہی کیوں ہے؟ اس سلسلے میں کئی روایات ہیں۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) بعض روایات کے مطابق چونکہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کی یہی تاریخ ہے اس لئے ان کے یومِ وصال کی لفظی مناسبت سے ان کے ایصال ثواب کے لئے منعقد کی جانے والی محفل ''گیارہویں شریف'' کے نام سے موسوم ہوئی۔

۲) اسی تاریخ کو اولیائے کرام ومشائخ عظام ارحمہم اللہ علیہم حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک نہایت عقیدت اور بڑے اہتمام سے کرتے چلے آئے ہیں۔ اسی شہرت کی بنا پر اسے ''گیارہویں شریف'' سے موسوم کیا گیا ہے۔

۳) جبکہ سب سے زیادہ مشہور اور قابل اعتبار قول جو حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''قرۃ الناظرہ وخلاصۃ المفاخرہ'' میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضور پرنور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصال ثواب کے لئے ختم شریف ماہ ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو کیا کرتے تھے۔ وہ نیاز بارگاہِ الٰہی وبارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قدر مقبول ہوئی، کہ پھر آپ نے ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا ختم شریف دلانا شروع کر دیا۔ آپ کی دیکھا دیکھی آپ کے مریدین ومعتقدین نے بھی آپ کی پیروی میں گیارہ تاریخ کو یہ فاتحہ شروع کر لی۔ پھر رفتہ رفتہ وقت کے ساتھ ساتھ یہی نیاز و فاتحہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ''گیارہویں شریف'' مشہور ہوگئی۔

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''ماثبت بالسنۃ'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''بے شک ہمارے ملک (ہندوستان) کے شہروں میں اور ہمارے مشائخ میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں بھی متعارف ہے''۔

اسی طرح حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''ملفوظاتِ عزیزی'' میں گیارہویں شریف سرکاری طور پر منائے جانے کا ثبوت اس طرح پیش فرماتے ہیں کہ ''حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ'' کے روضۂ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ اور شہر کے اکابر جمع ہوتے، نمازِ عصر کے بعد مغرب تک قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں قصائد اور منقبت پڑھتے۔ مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے آس پاس مریدین حلقہ بنا لیتے اور ذکر جہر شروع ہو جاتا۔ اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام، شیرینی وغیرہ جو نیاز تیار ہوتی، تقسیم کی جاتی۔ اور نمازِ عشا پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے''۔

(ملفوظاتِ عزیزی، فارسی۔ ۶۲)

ماہِ رجب المرجب شریف کے فضائل واعمال

ماہِ رجب المرجب شریف اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے اور بے انتہا فضیلت و اہمیت کا حامل ہے۔ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لگایا جاسکتا ہے۔

اللہ کا مہینہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ جس نے اس کا احترام کیا۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی توقیر فرمائے گا اور جو اس کی توہین کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توہین کرے گا''

غسل کی فضیلت: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جس نے ماہِ رجب پایا اور اس کے اول، وسط اور آخر میں غسل کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا گویا وہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو''

توبہ کی فضیلت: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے ماہِ رجب میں توبہ کی اس کیلئے حضرت داؤد علیہ السلام جیسا ثواب لکھا جائے گا اور رضائے الٰہی اس کیلئے واجب ہوگی۔

ماہ رجب میں توبہ واستغفار کرنے، صدقہ وخیرات کرنے، روزے رکھنے اور راتوں کو قیام کرکے نوافل اور دعا کا اہتمام کرنے کی بڑی فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔ لہٰذا اس ماہ مبارک میں ان امور کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کرنا چاہئے۔ چند مزید فضائل واعمال مندرجہ بالا ہیں۔

لیلۃ الرغائب اور یوم جمعہ کی فضیلت ونوافل

ماہِ رجب المرجب شریف کی پہلی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو "لیلۃ الرغائب" کہتے ہیں۔اس مبارک شب کے بہت سے فضائل و برکات ہیں۔جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ماہِ رجب المرجب شریف کی اوّل شب جمعہ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ مدینہ منورہ آئے اور فرمایا۔اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! جو کوئی اس رات کو قیام کرے اور دن کو روزہ رکھے۔وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔اور عیشِ اخروی کا مستحق ہوگا۔مگر سات گروہ اس برکت سے محروم رہیں گے۔

۱۔ سودخور

۲۔ زانی

۳۔ مغرور ومتکبر

۴۔ والدین کا نافرمان

۵۔ خاوند کی نافرمان عورت

۶۔ نوحہ گر

۷۔ تارک الصلوٰۃ (بے نمازی)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شبِ مبارکہ میں غافل نہ رہو کہ یہ موجب برکات وحسنات ہے۔اسی میں نوچندی جمعرات کو روزہ رکھ کر بعد نمازِ مغرب بارہ رکعات نوافل دوگانہ اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین بار اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے بعد فراغت ستر مرتبہ درود شریف اور سجدے میں سر رکھ کر ستر

مرتبہ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ۝ پڑھے۔ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر ستر مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ پڑھے۔ اور پھر اسی طرح دوسرا سجدہ بھی کرے۔ اس کے بعد جو حاجت طلب کرے گا وہ پوری ہوگی۔ جو کوئی اس ماہ میں جمعہ کے دن نمازِ جمعہ اور نمازِ عصر کے درمیان چار رکعت نوافل ایک سلام سے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد، آیت الکرسی سات بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے۔ اور پھر بعد سلام پچیس بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ پڑھے۔ اس کے بعد سو مرتبہ درود شریف اور سو مرتبہ استغفار پڑھے۔ اس کے بعد جو حاجت طلب کرے گا وہ انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔

ماہِ رجب کی پندرھویں تاریخ کی فضیلت

ماہِ رجب المرجب شریف کی پندرھویں رات کو اگر کوئی بیس رکعت نماز نوافل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے تو وہ بیس برس کی عبادت کا ثواب پائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے اہل خانہ کو مصائبِ دنیا اور عذابِ آخرت سے نجات عطا فرمائے گا۔

ستائیسویں شب (شبِ معراج) اور دن کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’ماہِ رجب المرجب شریف میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے کہ جس میں اگر کوئی روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو سو برس تک روزہ رکھنے کا ثواب عطا فرمائے گا‘‘ پس وہ ستائیسویں شب اور ستائیسواں دن ہے۔

اسی ماہِ رجب کی ستائیسویں شب کو اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کو ''معراج شریف'' کا معجزہ بھی عطا فرمایا اور اپنی ہمکلامی و دیدار کا شرف عطا فرمایا۔
اس لئے اس مبارک شب میں عبادت وذکرِ الٰہی کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص نیت کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دن کے روزوں اور رات کے قیام کی فضیلت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک قبر پر سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو کر سخت روئے اور پھر اس کیلئے دعا کی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں روئے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی قبر پر عذاب ہو رہا تھا۔ میں نے ان کیلئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا عذاب کم کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ''اگر یہ ماہِ رجب المرجب میں ایک روزہ بھی رکھتے اور ایک رات بھی خدا کی یاد کرتے تو ان پر عذاب نہ کیا جاتا'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ایک دن کا روزہ اور ایک رات کا قیام عذابِ قبر کو روکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ثوبان! قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے جو مسلمان ماہِ رجب میں خالص نیت سے ایک روزہ رکھے اور ایک رات قیام کرے اللہ تعالیٰ اس کیلئے سال بھر کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے'' ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس نے ماہِ رجب میں ایک روزہ رکھا وہ حق تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کا مستحق ہو گیا اور جس نے دو روزے رکھے اس کے ثواب کو ساکنانِ زمین و آسمان بیان نہیں کر سکتے اور جس نے ماہِ رجب میں ایک روزہ رکھا اور اسکی رات کو قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا'' اور فرمایا ''جس نے پہلے دن کا روزہ رکھا وہ ایک ہزار برس کی عبادت کا ثواب پائے گا''

صدقہ، خیرات اور زکوۃ کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جو کوئی اس ماہ میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ سو حج اور عمرہ کا ثواب پائے اور اگر کوئی مال کی زکوۃ دے تو ہر درہم کے بدلے کو واحد کے برابر زر صدقہ کرنے کا ثواب پائے''

ماہِ رجب میں سورۂ اخلاص پڑھنے کی فضیلت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ
وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ○ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر کوئی شخص اس ماہ میں خلوصِ دل کے ساتھ ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہوں کو معاف فرمادے گا''

معراج شریف

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ
اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ
اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ○ (بنی اسرائیل۔۱)

''پاکی ہے اسے، جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک۔ جس کے گرداگرد ھم نے برکت رکھی ہے کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سنتا اور دیکھتا ہے''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معجزۂ معراج کو بیان فرمایا ہے جو کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بے شمار معجزات میں سے ایک اہم اور عظیم الشان معجزہ ہے۔ جس کا ظہور ماہ رجب المرجب کی ستائیسویں شب میں ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عرش اعظم پر بلایا۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم آن کی آن میں مسجد حرامِ سے مسجدِ اقصیٰ تک، پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کو عبور کرتے ہوئے مقام سدرۃ المنتہیٰ تک اور پھر اس سے بھی آگے مقام لا مکاں تک پہنچے اور جسمانی آنکھوں سے اللہ رب العزت کے دیدار مبارک کی نعمت عظمیٰ اور دیگر بے شمار انعامات واکرامات سے مشرف ہو کر آن واحد میں واپس زمین پر تشریف لے آئے کہ زنجیرِ در بھی ہل رہی تھی اور بسترِ مبارک بھی گرم تھا۔

زنجیر در بھی ہلتی رہی، بستر بھی رہا گرم
اک دم میں سر عرش گئے، آئے محمد ﷺ

آیت کریمہ میں ''سبحان'' کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ رب العزت ہر نقص، عیب، خامی اور اعتراض سے پاک ہے۔ اس کے لئے کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔ وہ خود اپنے محبوب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سفرِ معراج میں لامکاں کی وسعتوں کو چیرتا ہوا قاب قوسین کی بلندیوں پر لے گیا۔ اب معراج پر اعتراض کرنا اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر اعتراض کرنا ہے اور معراج کا انکار کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا انکار کرنا ہے۔

معراج شریف کے متعلق عقیدہ

مکہ معظمہ سے مسجدِ اقصیٰ تک اسرا (رات کی سیر) کا ثبوت قرآن مجید سے ہے اس کا منکر کافر ہے۔ اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک کی سیر کا ثبوت احادیثِ مشہورہ سے ہے۔ اس

کا منکر فاسق اور گمراہ ہے۔ جبکہ آسمانوں سے آگے عرش اعظم اور لامکاں تک کا سفر اخبار احاد سے ثابت ہے اور اس کا انکار کرنے والا سخت گنہگار ہے۔ (مدارج النبوت جلد اول ص ۱۸۹)

معراج شریف کی کیفیت

مسلمانوں میں معراج شریف کی کیفیت کے بارے میں تین قول مشہور ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ معراج ایک روحانی خواب تھا مگر سب علماً کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی الٰہی ہوتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک حالت بیداری میں جسمانی سفر تھا اور بیت المقدس سے آسمانوں تک روحانی سفر تھا۔ تیسرا قول جمہور علماً کا ہے کہ رسول معظم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا یہ تمام سفر پیکر بشری کے ساتھ بیداری کی حالت میں تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج سے سرفراز فرمایا تھا۔ یہی مذھب اکثر صحابہ، تابعین، محدثین اور علماً کرام ارحمہم اللہ علیہم کا ہے۔

(مدارج النبوت۔ جلد اول ص ۱۸۹)

جسمانی معراج پر دلائل

حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے جسمانی معراج عطا فرمائی۔ اکثر صحابہ کرام، تابعین، محدثین اور علماء کرام کا یہی قول ہے۔ اور اس قول کی تائید کے لیے کثیر دلائل موجود ہیں ان میں سے چند دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں ''بِعَبْدِہٖ'' کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور عبد روح اور جسم کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ لہٰذا لفظ عبد کا یہاں استعمال کیا جانا اِس بات کی دلیل ہے کہ معراج جسمانی تھی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں ''اُسریٰ'' کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور اسریٰ کے معنیٰ ہیں کسی شخص کو بیداری میں رات کے وقت لے جانا اور اس کا اطلاق لغت عرب میں اس سیر پر نہیں ہوتا جو خواب میں ہو۔

۳۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے سفر کیلئے براق کی سواری پیش کی گئی جس پر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ براق پر سواری کرنا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ معراج جسمانی تھی کیونکہ سواری پر جسم سوار ہوتا ہے روح کو سواری کی حاجت نہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نجم میں قصہ معراج کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ''نہ ٹیڑھی ہوئی نگاہ، نہ بہکی'' لفظ بصر جسمانی نگاہ کیلئے آتا ہے۔ خواب میں دیکھنے کو بصر نہیں کہتے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ معراج جسمانی تھی، روحانی نہیں تھی۔

۵۔ معراج شریف حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اگر روحانی ہوتی تو یہ معجزہ کیسے بن سکتا تھا؟ معلوم ہوا کہ معراج جسمانی تھی۔

۶۔ معراج شریف کا سفر اگر خواب ہوتا تو کفار مکہ اس کی تکذیب نہ کرتے۔ کیونکہ خواب میں ہر شخص دور و نزدیک کا سفر کر سکتا ہے اور ناممکنات کو ممکن ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہے ان کا تو انکار ہی اس بنا پر تھا کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا اپنے جسم اطہر کے ساتھ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور افلاک پر جانا ان کی عقل وفہم سے بالاتر تھا۔ خوابی کیفیات پر اُنہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے حبیب کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سچی محبت عطا فرمائے اور معجزہَ

معراج پر دل و جان سے یقین کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے شک و تذبذب سے ہمارے عقائد کو محفوظ فرمائے۔ آمین

شب معراج کے چند مشاہدات کا تذکرہ

اس شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دیدار پاک اور عظیم الشان قدرتوں کے مشاہدات کے علاوہ مجرموں کے عذاب کا معائنہ بھی کرایا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ان جرائم سے محفوظ رہ کر ان کے ہولناک عذابوں سے بچے۔

☆ **نماز سے غفلت برتنے والے:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ جس کے سر پتھر سے پھوڑے جاتے ہیں اور سر پھوڑے جانے کے بعد اپنی اصلی حالت پر ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ بند نہیں ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں۔

☆ **زکوٰۃ نہ دینے والے:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کی شرمگاہوں پر آگے پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے اور وہ حیوانوں کی طرح کانٹے، زقوم اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں نکالتے۔

☆ **سود کھانے والے:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو خون کی نہر میں تیرتی اور پتھر کھاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون لوگ

ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سود خور ہیں۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوروں کو اس حال میں بھی دیکھا کہ ان کے پیٹ کوٹھڑیوں جیسے ہیں جن میں سانپ دکھائی دیتے ہیں۔ اور جب ان لوگوں میں سے کوئی اٹھتا ہے۔ وہ فوراً گر پڑتا ہے۔

☆ **حرام کھانے والے:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک دسترخوان پر پاکیزہ گوشت ہے اور ایک دسترخوان پر بدبودار گوشت ہے۔ اور کئی لوگ پاکیزہ گوشت چھوڑ کر بدبودار گوشت کھا رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ لوگ ہیں جو حلال چھوڑتے اور حرام کھاتے ہیں۔

☆ **یتیم کا مال کھانے والے:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے چہرے اونٹ کی طرح ہیں اور وہ لوگ آگ کے انگارے منہ میں ڈالتے ہیں جو ان کے پیچھے سے نکلتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں۔

☆ **ارتکاب زنا کرنے والے مرد اور عورتیں:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے سامنے ایک ہنڈیا میں پکا ہوا گوشت رکھا ہے۔ اور ایک ہنڈیا میں کچا ،سڑا ہوا بدبودار گوشت رکھا ہے اور وہ لوگ کچا سڑا ہوا اور بدبودار گوشت کھاتے ہیں مگر پکا ہوا نفیس گوشت نہیں کھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ یہ وہ مرد ہیں

جن کے پاس حلال اور طیب بیویاں ہوں اور وہ بدکار عورتوں کے پاس رات گزاریں۔ اسی طرح یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے حلال وطیب شوہروں کو چھوڑ کر بدکار مردوں کے پاس رات گزاریں۔

☆ اس کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ایک گروہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ چھاتیوں سے لٹکی ہوئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون عورتیں ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ عورتیں ہیں جو خاوندوں کے نکاح میں ہوتے ہوئے بدکاری کرتی ہیں اور حرامی بچوں کو ان کی اولاد میں داخل کرتی ہیں۔

☆ **بے پردہ عورتیں:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ایک گروہ کو اس حال میں دیکھا کہ سر کے بالوں سے لٹکی ہوئی ہیں اور ان کے نیچے آگ سلگ رہی ہے جو ان کے بدن کو کھائے جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ عورتیں ہیں جو پردہ نہیں کرتیں اور اپنے خاوند کے سوا غیر مردوں کیلئے بناؤ سنگھار کرتی ہیں اور بے پردہ ہو کر ان کو اپنی زینت وآرائش دکھاتی ہیں۔

☆ **بے عمل لوگ:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ فتنہ پرور لوگ ہیں جو لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے۔

☆ **حریص شخص:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جس نے لکڑیوں کا بڑا گٹھا جمع کر رکھا ہے، جسے وہ اٹھا نہیں سکتا لیکن اس کے باوجود وہ اس میں اور لکڑیوں کو لالا کر رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کون ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا وہ شخص ہے جس کے پاس لوگوں کی اتنی امانتیں ہیں کہ جن کو وہ ادا نہیں کر سکتا لیکن اسکے باوجود وہ اور اکھٹی کرتا جاتا ہے۔

☆ **چغلی اور غیبت کرنے والے:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے تانبے کے ناخن تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو زخمی کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ چغل خور ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزت کے درپے ہوتے ہیں۔

نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اس حال میں بھی دیکھا کہ ان کے پہلوؤں کا گوشت کاٹا جاتا ہے اور ان کو کہا جاتا ہے کہ کھاؤ جیسے اپنے بھائی کا گوشت کھاتے تھے۔ اور وہ اس کو کھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگوں کی غیبت کرنے والے، چغل خور ہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں ان تمام جرائم اور گناہوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ان کے ہولناک عذابوں سے بچائے اور اپنی پناہِ خاص عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

شب برأت کی فضیلت واہمیت

ماہ شعبان المعظم کی پندرہویں شب، شب برات یعنی نجات کی رات کہلاتی ہے یہ وہ مبارک رات ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ایسے بندوں کو نوید بخشش عطا فرماتے ہیں جو اپنے گناہوں پر نادم وشرمندہ ہو کر آئندہ کے لئے صدق دل سے توبہ کرتے ہیں یہ وہ مبارک رات ہے جس میں حبیب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں لطف وکرم کے دریا بہائے جاتے ہیں۔ الغرض یہ وہ مبارک رات ہے جس میں رب کائنات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور یہ منادی کی جاتی ہے کہ۔ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ اس کی بخشش کی جائے۔ ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ رزق فراخ کیا جائے۔ ہے کوئی خیر طلب کرنیوالا کہ لطف وکرم کے دریا بہائے جائیں۔ یہ وہ رات ہے جس میں انسان کی زندگی میں آئندہ سال کے ہونے والے واقعات کو لوح محفوظ پر آشکارا کر دیا جاتا ہے اور فرشتوں کو مطلع کر دیا جاتا ہے۔ یہ رات بندوں کو معبود سے ملانے والی رات ہے۔ اسلئے اس رات میں کثرت کے ساتھ اپنے معبود کی بندگی کرنی چاہئے۔ تاکہ جس وقت رب کائنات ہمارے متعلق احکام سے فرشتوں کو مطلع فرما رہا ہو تو اس وقت ہم اس کے آگے سربسجود ہوں۔ اس کے آگے عجز ونیاز کے ساتھ خیر کی بھیک طلب کر رہے ہوں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ اس میں چند گروہ انسان ایسے ہیں کہ جو ان انعامات خداوندی سے محروم رہیں گے۔

۱۔ جادوگر	۲۔ نجومی
۳۔ کینہ پرور	۴۔ ماں باپ کا نافرمان
۵۔ شرابی	۶۔ زانی
۷۔ گانے بجانے والا	۸۔ مشرک

اس لئے ضروری یہ ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے اپنے لئے معافی طلب کرے۔ ہوسکتا ہے کہ کسی وقت ہماری کسی بات سے یا کسی عمل سے یا رویہ سے ہمارے دوسرے کلمہ گو مسلمان بھائی کی دل آزاری ہوئی ہو یا نقصان پہنچا ہو اور معافی میں پہل کرنے والا زیادہ اجروثواب کا مستحق ہوگا۔

یہ رات احتساب خودی کی رات ہے۔ آیئے دیکھیں کہ گزرنے والے سال میں ہم سے کتنے ایسے کام ہوئے جس سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچا۔ احکام خداوندی کی کتنی پابندی کی؟ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پاسداری کی؟ حقوق العباد کہاں تک پورے کئے؟ ذکر اللہ میں اپنا کتنا وقت صرف کیا؟ اگر ہمارا ضمیر ان سوالوں کے جواب سے مطمئن نہیں تو پھر آج کی رات ہم کو یہ موقع دے رہی ہے کہ ہم اپنے رحیم وکریم رب کے حضور صدق دل سے نیک کاموں کے لئے توفیق، ہمت اور حوصلہ طلب کریں۔

یہ دنیا اور اس دنیا کی ہر وہ چیز جس سے ہم محبت کرتے ہیں یا وہ ہم سے محبت کرتی ہے انجام یہی ہوتا ہے کہ ایک دن ہم اس کو چھوڑ دیں گے یا وہ ہم کو چھوڑ دیگی۔ تو پھر کیوں ایسی چیز سے محبت کریں جو فنا ہونے والی ہو۔ کیوں نہ اس ذات سے محبت کی جائے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہو۔

ابھی وقت ہے۔ آیئے اس مبارک شب کی مبارک ساعتوں میں ہم اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں۔ وہ بڑا رحیم وکریم ہے۔ اس کی رحمت بخشش کے بہانے ڈھونڈتی ہے وہ ضرور معاف فرمادے گا۔ لیکن توبہ سچی ہو۔ اور پھر توبہ پر قائم رہا جائے۔

شب برأت کے نوافل واعمال

یہ مبارک شب غروب آفتاب ہی سے اپنی خصوصیات کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے اس لئے غروب آفتاب سے قبل اس مبارک شب کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ غذا مختصر اور ہلکی کھانی چاہئے تاکہ نیند غالب نہ آسکے۔ اور پھر غروب آفتاب سے آخر رات تک عبادت و ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہئے۔

حسب توفیق صدقہ وخیرات کرنا چاہئے۔ دل میں خوف خدا ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ اس رات میں رحمت اور بخشش کا وعدہ ہے اور اپنے لئے اور اپنے احباب کے لئے اور تمام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بخشش کی دعا کرنی چاہئے۔

☆ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اٹھو ماہ شعبان کی پندرھویں رات کو کہ یہ مبارک رات ہے۔ ایک جگہ اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص بہ نیت عبادت پندرہویں شب، غسل کرے تو پانی کے ہر قطرے کے عوض اجر و ثواب پائے۔ اور بعد غسل دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔

☆ اسی رات میں اگر کوئی دائیں آنکھ میں تین مرتبہ اور بائیں آنکھ میں دو مرتبہ سرمہ لگائے تو اس کی آنکھیں دکھنے سے محفوظ رہیں گی۔ انشاء اللہ

☆ غروب آفتاب سے قبل چالیس مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا جائے۔

☆ نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز اس طرح ادا کی جائے کہ پہلے دو رکعت نماز درازی عمر بالخیر کی نیت سے پڑھیں۔ بعد سلام گیارہ مرتبہ درود شریف ایک مرتبہ سورۃ یٰسین، اکیس مرتبہ سورۃ

اخلاص اور ایک مرتبہ دعا نصف شعبان المعظم پڑھیں۔ پھر اسی طرح دو رکعت مصائب و مشکلات اور تمام بلاؤں کے دور ہونے کی نیت سے پڑھیں اور دو رکعت فراخی رزق حلال، تنگدستی، غربت وافلاس اور غیروں کی محتاجی سے بچنے کی نیت سے پڑھیں۔ (بعد نماز مغرب یہ نوافل جامعہ رحمانیہ ای ۴ بلاک ۸ گلشن اقبال، کراچی میں ادا کیے جاتے ہیں۔ اور اجتماعی دعا ہوتی ہے۔ اور بعد نماز عشا شب بیداری کا اہتمام ہوتا ہے۔)

☆ اگر کوئی شخص ۸ رکعت دوگانہ اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے۔ تو گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے کہ گویا ابھی شکم مادر سے پیدا ہوا ہو۔

☆ اس رات میں چار رکعت نفل اس طرح ادا کیے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ پچاس برس کے گناہوں کو معاف فرما دیگا۔

☆ اگر ہمت ہو تو سو رکعت نفل دوگانہ اس طرح ادا کیے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار یا تین بار سورۂ اخلاص پڑھی جائے تو تمام گناہ معاف ہوں۔ تمام حاجتیں پوری ہوں۔ بہشت حلال اور دوزخ حرام ہو جائے۔

☆ حضرت شیخ ابوالقاسم صفار رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آپ کس چیز کو محبوب رکھتی ہیں کہ آپ کی روح مقدس کو ایصال ہدیہ کروں۔ تو حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ماہ شعبان میں اگر کوئی ایک سلام سے آٹھ رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب میری روح کو پہنچائے تو مجھے قسم ہے اللہ کے جلال اور عزت کی جب تک میں اس کو بخشوا کر جنت میں داخل نہ کروادوں گی بہشت میں قدم نہ رکھوں گی۔ (انیس الواعظین)

☆ یہ یاد رہے کہ جس شخص کی قضا نمازیں باقی ہوں اس کو چاہئے کہ وہ اس رات میں اپنی قضا نمازوں کو ادا کرے۔ انشاءاللہ ان نوافل کی برکتوں سے بھی فیضیاب ہوگا کوشش یہ کی جائے کہ جو بھی عبادت و ذکر الٰہی ہو۔ مقصود صرف رب ذوالجلال کی رضا ہو نہ جنت کی طلب کے لئے اور نہ دوزخ کے ڈر سے عبادت کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص دل کے ساتھ ان پر عمل کرنے کی توفیق، ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

دعا نصف شعبان المکرم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ ۭ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ وَجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ۭ وَاَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِیْ عِنْدَكَ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ وَاثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا

لِلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِیْ
كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ
يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝
اِلٰهِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ
شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِیْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ
حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ
مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَآ اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

دعا نصف شعبان المکرم کا ترجمہ

''اے میرے اللہ تو ہی سب پر احسان کرنیوالا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کرسکتا اے بزرگی اور مہربانی رکھنے والے اور اے بخشش کا انعام کرنیوالے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی گرتوں کا تھامنے والا بے پناہوں کا پناہ دینے والا اور پریشان حالوں کا سہارا ہے۔ اے اللہ اگر تو نے مجھے اپنے پاس اُم الکتاب میں بھٹکا ہوا یا محروم یا کم نصیب یا روزی کی کمی کو لکھ دیا ہے تو اے اللہ اپنے فضل سے میری خواری، بدبختی، راندگی اور روزی کی کمی کو مٹادے اور اپنے پاس اُم الکتاب میں مجھے خوش نصیب،

وسیع الرزق اور نیک کر دے۔ بیشک تیرا یہ کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں پہنچی ہے سچ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور اُسی کے پاس اُم الکتاب ہے۔ اے خدا تجلی اعظم کا صدقہ اس نصف شعبان مکرم کی رات میں جس میں تمام چیزوں کی تقسیم و نفاذ ہوتا ہے میری بلاؤں کو اور مشکلات کو دور کر خواہ میں اُن کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اور جن سے تو واقف ہے۔ بیشک تو ہی سب سے برتر اور بڑھ کر احسان کرنے والا ہے اور اللہ کی رحمت و سلامتی ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و اولاد اور صحابہ پر''۔ (آمین ثم آمین)

ماہ رمضان المبارک کی فضیلت وعظمت

ماہ رمضان المبارک اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے اور بے انتہا فضیلت و اہمیت کا حامل ہے جس کا اندازہ مندرجہ ذیل احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لگایا جا سکتا ہے۔

☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماہِ شعبان کے آخری دن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، اور فرمایا۔ کہ ''اے لوگو! عنقریب تمھارے پاس ایک عظیم برکت والا مہینہ آ رہا ہے۔ جس میں ایک رات (شبِ قدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں۔ اور اس کی رات کی عبادت نفل قرار دی ہے۔ جو شخص اس ماہ میں (نفل) نیکی کا کام کرے گا تو اتنا ثواب پائے گا جتنا دوسرے مہینوں میں فرض ادا کرنے پر ملتا ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں فرض ادا کیا۔ تو اتنا ثواب پائے گا۔ جتنا دوسرے مہینوں میں ستر ۷۰ فرائض ادا کرنے پر ملتا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت

ہے۔ یہ مہینہ مال وجسم کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔ اور اس مہینہ میں مؤمن کا رزق زیادہ کر دیا جاتا ہے۔ جو شخص اِس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروائے گا تو وہ اس کے لئے گناہوں کی مغفرت کا سبب اور دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ اور روزہ افطار کروانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ روزہ رکھنے والے کو۔ اور اس سے روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس اتنا سامان نہیں ہے کہ اس سے ہم روزہ داروں کے روزے افطار کروائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور سے روزہ افطار کروائے۔ اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ پھر کبھی اس کو پیاس نہیں لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی کا ہے، جس نے اس مہینے میں اپنے غلام کے کام میں تخفیف کر دی اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور دوزخ سے نجات عطا فرما دیتا ہے۔ (بیہقی)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کو ماہِ رمضان المبارک میں پانچ چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

۱) اوّل یہ کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اس پر کبھی عذاب نہ کرے گا۔

۲) دوئم یہ کہ شام کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۳) سوئم یہ کہ ہر دن اور رات میں فرشتے ان کیلئے استغفار کرتے ہیں۔

۴) چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم دیتا ہے کہ تیار ہو جا، اور میرے بندوں کیلئے آراستہ ہو جا۔

۵) پنجم یہ کہ جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُن سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (بیہقی شریف)

☆ ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''جب مومن ماہ رمضان المبارک میں سو کر بیدار ہوتا ہے اور کروٹ بدلتا ہے اور ذکرِ الٰہی کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ کھڑا ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ جب کھڑا ہوتا ہے تو بستر اس کیلئے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اس کو بہشتی پوشاک مرحمت فرما۔ اور جب جوتا پہنتا ہے تو وہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اس کو پُل صراط پر ثابت قدم رکھ۔ اور جب وضو کا برتن لیتا ہے تو وہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اس کو جنتی کوزے عطا فرما۔ اور جب وضو کرتا ہے تو پانی دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اس کو خطاؤں اور گناہوں سے پاک فرما دے۔ اور جب اپنے رب کے سامنے نماز کی نیت باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے تو مصلّٰی دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ اور منوّر فرما دے۔ اللہ رب العزت اس کی طرف نظر کر کے فرماتے ہیں۔ کہ اے بندے تو دعا کر اور میں قبول کروں گا۔

(نزہت المجالس)

روزوں کی فرضیت

نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کے بعد ۲ھ میں ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض قرار دیے گئے۔ قرآن مجید وفرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ (البقرہ: ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''

ماہِ رمضان المبارک بڑی برکتوں، رحمتوں، نعمتوں، عظمتوں اور بخششوں والا مہینہ ہے۔ مندرجہ بالا آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کیلئے اسی ماہِ مبارک کے روزوں کی فرضیت بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ روزہ ایسی ارفع واعلیٰ اور قدیم عبادت ہے جو زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتی چلی آئی ہے۔ اگرچہ ایام اور احکام مختلف تھے مگر روزے کا اصل مقصد پرہیزگاری کا حصول بیان کیا گیا ہے۔ شریعت اسلامی میں روزہ کے معنی صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک بہ نیت عبادت کھانے پینے، نفسانی خواہشات اور گناہوں سے باز رہنے اور رک جانے کے ہیں۔

روزے کا مقصد انسان کو متقی اور پرہیزگار بنانا ہے اسی لئے اس کی جزا بھی بہت زیادہ ہے۔ روزے کو بلا عذر شرعی ترک کرنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

بیمار اور مسافر کے لئے روزہ کا حکم

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ:۱۸۴)

''یہ گنتی کے چند دن ہیں۔ پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھ لے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں اُن کے ذمہ فدیہ ہے، ایک مسکین کا کھانا۔ اور جو خوشی سے زیادہ نیکی کرے تو وہ اُس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اور تمھارا روزہ رکھنا ہی بہتر ہے تمھارے لیے۔ اگر تم جانتے ہو''

روزوں کی فضیلت وحقیقت

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ جو شخص اللہ رب العزت کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو اس دن کے عوض جہنم سے ستر سال دور کر دے گا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

☆ حدیث قدسی ہے اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ ابنِ آدم (انسان) نے روزے کے سوا ہر عمل اپنے لیے کیا۔ اور روزہ بالخصوص میرے لیے رکھا، اور اس کی خصوصی جزا میں دوں گا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بُو مشک سے زیادہ خوشبودار

ہے۔(صحیح مسلم)

☆ جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ''ریان'' ہے۔اس دروازے سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

☆ جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔(بخاری)

☆ کتنے روزہ دار ہوں گے جنھیں ان کے روزہ کے اجر میں سوائے تشنگی کے اور کچھ میسر نہ آئے گا۔(دارمی)

☆ جس نے عذر یا بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا۔تو اگر اب وہ اس کی قضا میں ہمیشہ روزہ رکھتا رہے تب بھی اُس کا بدل نہیں ہو سکتا۔(مسند احمد)

☆ جب تو روزہ رکھے تو چاہیے کہ اپنے کانوں، اپنی آنکھوں، اپنی زبان، اپنے ہاتھوں اور اپنے جسم کے ہر عضو کا بھی روزہ رکھے۔ (یعنی اپنے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دور رکھے)۔

روزے کے چند احکام ومسائل

''روزہ'' ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم ترین رکن ہے۔ ماہِ رمضان المبارک کے پورے ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے۔ جو ان کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں اور جو بغیر عذرِ شرعی کے اس کو ادا نہ کرے وہ سخت ترین گناہگار ہے۔

روزے کے بنیادی احکام ومسائل کا جاننا ہر مسلمان کیلئے ازحد ضروری ہے۔تاکہ وہ روزے کی حقیقت ومقصد کو حاصل کر سکے اور اس فرض کی ادائیگی احسن طور پر کر سکے۔ چنانچہ اس سلسلے میں شریعتِ اسلامی کی بنیادی تعلیمات واحکامات کا خلاصہ مندرجہ بالا ہے۔

☆ روزے کیلئے نیت شرط ہے۔ اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ نہیں ہوگا۔

☆ رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے۔ اگر رات کو نہ کی ہو تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک نیت کی جا سکتی ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

☆ ماہ رمضان کے ہر روزے کیلئے علٰیحدہ نیت کرنا ضروری ہے۔

☆ سحری کھانا بھی نیت ہے مگر جب سحری کھاتے وقت یہ نیت ہو کہ صبح کو روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے۔

''قضا کے معنی پورا کرنے کے ہیں اور روزہ قضا کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اگر کسی کا ایک یا کئی روزے چھوٹ گئے تو اس کو صرف ایک یا جتنے روزے چھوٹ گئے ہیں رمضان کے بعد اتنے ہی روزے پورے کر لینے چاہئیں۔

مندرجہ ذیل تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے۔

☆ بھول کر کھا پی لیا اور خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا اور پھر قصداً کھا پی لینا۔

☆ رات سمجھ کر صبح صادق کے وقت سحری کھا لینا۔

☆ دن باقی تھا مگر غلطی سے آفتاب کا غروب سمجھ کر افطار کر لینا۔

☆ قصداً منہ بھر کر قے کرنا۔

☆ آنکھ، کان اور ناک میں تیل یا دوا ڈالنا۔

☆ کلی کرتے وقت حلق میں پانی کا چلا جانا۔

☆ ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے پانی دماغ میں چڑھ جانا۔

☆ عود یا لوبان کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا۔

☆ عورت کے چھونے سے انزال ہونا۔

☆ روزے میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر حلق سے اُترا اگرچہ سونے میں ایسا ہوا تو روزہ جاتا رہا۔

☆ منہ میں رنگین ڈورا رکھا، جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔

☆ آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا۔ اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا۔ اور اگر زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ جاتا رہا۔ اور پسینے کا بھی یہی حکم ہے۔

☆ حقہ، سگار، سگریٹ، نسوار وغیرہ پی لینا۔

☆ شکر یا ایسی ہی کوئی گھلنے والی چیز منہ میں رکھی اور تھوک نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔

☆ اسی طرح دانتوں کے درمیان کوئی چیز (چنے کے برابر یا زیادہ تھی) رکھی اور کھالی تو روزہ جاتا رہا۔ مندرجہ بالا تمام صورتوں میں صرف قضا لازم آتی ہے۔ کفارہ نہیں۔

روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونے کی صورتیں۔

''کفارہ'' کے معنی چھپانے کے ہیں اور شریعت میں کسی گناہ کو چھپانے یا مٹانے کیلئے جو چیز دی جاتی ہے اس کو کفارہ کہتے ہیں۔

ماہِ رمضان المبارک کے روزے میں جان بوجھ کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔

قضا تو یہ ہے کہ ایک روزے کے بدلے رمضان کے بعد ایک روزہ رکھنا۔

اور کفارہ کی صورتیں مندرجہ بالا ہیں۔

۱۔ ایک غلام آزاد کرنا۔ (یہ صورت موجودہ دور میں باقی نہیں رہی) یا

۲۔ دو ماہ لگاتار روزے رکھنا۔ (کہ اگر ان دو مہینے کے روزوں کے درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر سے روزے رکھنا ہوں گے۔) یا

۳۔ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ اگر اکٹھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا نہ کھلا سکے یا وہ نہ مل سکیں تو ایک مسکین کو ساٹھ دن کھانا کھلا دینا یا ساٹھ دنوں تک روزانہ ایک دن کا غلّہ دے دینا بھی جائز ہے۔ مگر ایک ہی آدمی کو ساٹھ دنوں کا اکٹھا غلّہ یا اکٹھی قیمت ایک ہی دن میں دیدینا درست نہیں۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہوجاتا ہے۔

درجہ ذیل امور کی بنا پر روزہ ٹوٹتا تو نہیں مگر مکروہ ہوجاتا ہے۔ ان سے حتی الامکان بچنا از حد ضروری ہے۔

☆ بلاضرورت کسی چیز کو چبانا۔

☆ نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا۔

☆ ٹوتھ پیسٹ، منجن یا کوئلے سے دانت صاف کرنا۔

☆ جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی گلوچ اور بیہودہ بات کرنا۔

☆ تمام دن حالتِ جنابت میں بغیر غسل کے رہنا۔

☆ سحری میں اتنی تاخیر کردینا کہ صبح ہونے کا شک ہوجائے۔

☆ افطار میں اتنی جلدی کردینا کہ سورج کے غروب ہونے کا شک باقی رہے۔

☆ عورت کا بوسہ لینا یا گلے لگانا۔

☆ کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا۔

☆ وضو کے علاوہ بلاضرورت کلی کرنا۔

☆ منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل لینا۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

☆ مسواک کرنا۔

☆ سر میں تیل ڈالنا۔

☆ آنکھ میں سرمہ لگانا۔

☆ خوشبو سونگھنا۔

☆ بھول کر کھانا پینا۔

☆ خود بخود قے آنا۔

☆ کان میں پانی ڈالنا یا بلا قصد چلے جانا۔

☆ حلق میں بلا اختیار دھواں یا گردوغبار کا چلے جانا۔

☆ دانتوں سے خون نکلنا حلق تک نہ جانا۔

☆ سوتے ہوئے احتلام ہونا۔

☆ گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔

نمازِ تراویح

ماہِ رمضان المبارک میں عشا کے فرض اور سنت کے بعد اور وتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسکو "نمازِ تراویح" کہتے ہیں۔ نمازِ تراویح کا پڑھنا مرد و عورت دونوں کیلئے سنتِ مؤکدہ ہے۔ البتہ عورتوں کو گھر میں پڑھنا چاہیے اور مردوں کو مسجد میں جماعت کے

ساتھ۔ تراویح میں ایک بار پورا قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے۔ نمازِ تراویح کی دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعتیں ہیں، ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا اور مندرجہ ذیل تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

تسبیح تراویح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰۤئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

اعتکاف

مسجد میں عبادت کی نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو ''اعتکاف'' کہتے ہیں۔ ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا ''سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ'' ہے۔ یعنی اگر بستی میں سے کسی ایک نے بھی اعتکاف کیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگیا۔ اور اگر کسی نے بھی اعتکاف نہ کیا تو سب گنہگار رہوں گے۔ اعتکاف میں سوائے حاجاتِ ضروریہ کے کہ جو مسجد میں پوری نہ ہوسکیں مسجد سے باہر نہیں جانا چاہیے۔ اگر بلا ضرورت طبعی وشرعی تھوڑی دیر کو بھی مسجد

سے باہر چلا گیا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ خواہ عمداً نکلے یا بھول کر۔ اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں البتہ اعتکاف بغیر روزے کے نہیں۔ بالکل خاموش رہنا اعتکاف میں ضروری نہیں بلکہ مکروہ ہے البتہ فضول گوئی اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے۔

شب قدر کے فضائل

ماہِ رمضان المبارک کی مبارک راتوں میں سے ایک مبارک رات ''شب قدر'' کہلاتی ہے۔ قرآن مجید میں اس شب کو ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس مبارک شب کو ماہِ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ ''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا وہ ساری خیر اور بھلائی سے محروم رہ گیا۔ (مشکوٰۃ)

نیز حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ ''شبِ قدر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کیلئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہے اور عبادت میں مشغول ہے دعائے رحمت کرتے ہیں۔''

شب قدر کے نوافل واعمال

شب قدر میں ادا کئے جانے والے چند خاص نوافل اور ان کا اجر وثواب مندرجہ ذیل ہے۔

☆ جو شخص دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو وہ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام جیسا اجر وثواب پائے۔ اور اسے جنت میں ایک شہر عطا کیا جائے گا جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہوگا۔

☆ جو شخص شب قدر میں دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ٥

پڑھے تو اپنے مقام سے اُٹھنے بھی نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمادے گا۔ اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس شخص کیلئے جنت میں پھل دار درخت لگاتے رہیں۔ محل تعمیر کرتے رہیں۔ نہریں بناتے رہیں۔ نیز جب تک وہ شخص اپنی آنکھوں سے خواب میں جنت نہ دیکھ لے گا اس وقت تک اس کو موت نہیں آئے گی۔

☆ جو شخص چار رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس پر موت کی سختی آسان ہوگی۔ قبر کا

عذاب اُٹھ جائے گا۔ اور جنت میں چار ستون ملیں گے اور ہر ستون پر ہزار محل ہوں گے۔

☆ جو شخص چار رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین بار اور سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ اور سلام پھیرنے کے بعد

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

پڑھے تو جو دعا مانگے گا، قبول ہوگی۔

☆ جو شخص چار رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص ستائیس بار پڑھے تو گناہوں سے پاک ہو جائے۔ اور اسے جنت میں ہزار محل ملیں گے۔

☆ جو شخص شبِ قدر میں بعد نمازِ عشا سات بار سورۂ قدر کی تلاوت کرے تو اُسے ہر مصیبت سے نجات ملے گی اور ہزار فرشتے اس کیلئے جنت کی دعا کرتے ہیں۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ شبِ قدر میں یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ
فَاعْفُ عَنِّيْ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ ط

اللہ رب العزت ہمیں اخلاصِ نیت کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور انھیں اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بھی عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

شوال المکرّم کے چھ روزوں کی فضیلت

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ پھر اس نے شوال المعظم کے چھ روزے رکھے۔ تو یہ عمر بھر کے روزوں کی مثل ہے۔ (مسلم)

☆ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (طبرانی)

☆ جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لئے تو گویا اس نے پورے سال کا روزہ رکھا۔ کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی تو ماہ رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں۔ اور ان چھ دنوں کے روزوں کے بدلے میں دو مہینے، تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔ (ابنِ ماجہ)

شوال کے چھ روزوں سے متعلق اہم باتیں

☆ شوال المکرّم کے یہ چھ روزے ماہِ شوال میں کبھی بھی رکھے جا سکتے ہیں۔

☆ ان روزوں کو متواتر بھی رکھا جا سکتا ہے اور دنوں کو چھوڑ چھوڑ کر بھی۔

☆ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ عید الفطر کے دوسرے دن سے ہی ان روزوں کو رکھا جائے یا دوسرے دن لازمی طور پر روزہ رکھا جائے۔

☆ ان روزوں کیلئے بھی وہی احکام و مسائل ہیں جو ماہِ رمضان المبارک کے فرض روزوں کیلئے ہیں۔

قربانی کا مقصد

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط

(الحج۔۳۷)

''(جو قربانیاں تم کرتے ہو) اللہ تعالیٰ کو ان کے گوشت اور ان کے خون نہیں پہنچتے مگر ہاں اس کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کا مقصد بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانور کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اس کی بارگاہ میں اخلاص اور تقویٰ شرفِ قبولیت حاصل کرتا ہے جو شخص جتنا زیادہ خلوص سے قربانی کرے گا اتنی ہی اس کی مقبولیت زیادہ ہوگی۔ نام ونمود، ریاکاری، گوشت کا حصول یا کسی اور مقصد کیلئے قربانی کی گئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں کی جائے گی۔ اس عمل سے ایک مسلمان کے اندر یہ جذبہ پیدا کرنا مقصود ہے کہ مسلمان اپنی جان ومال، عزت وآبرو سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ جذبہ عطا فرمائے۔ (آمین)

نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کا حکم

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝

(الکوثر۔۲)

''پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کیلئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ جل شانہٗ نے بے حد و بے حساب انعامات واکرامات کے

شکر یئے میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز (عید) پڑھنے اور قربانی دینے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور ذریعہ سے یہ حکم پوری امتِ محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے عام ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ''عید الاضحیٰ کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ محبوب اور کوئی عمل نہیں'' اور آپ ﷺ فرمایا، ''میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو قربانی کرتے ہیں اور بدترین لوگ وہ ہیں جو قربانی نہیں کرتے'' ایک موقعہ پر فرمایا، ''جو ہماری طرح نماز نہ پڑھے اور مالدار ہوکر قربانی نہ کرے وہ ہماری امت سے خارج ہے'' اور فرمایا کہ، ''جو باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مجھے اُس کی پرواہ نہیں''

جبکہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ فرماتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے قربانی کا جانور خریدنے کیلئے نکلے تو اس کو ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جب جانور خریدنے کیلئے گفتگو ہوتی ہے تو اس کلام کو تسبیح قرار دیا جاتا ہے اور جب قیمت ادا کی جاتی ہے تو ہر درہم کے بدلے سات سو نیکیاں ملتی ہیں اور جب اس جانور کو ذبح کرنے کیلئے لٹایا جاتا ہے تو اس زمین سے نیچے ساتوں زمینوں میں بسنے والی مخلوق اس کیلئے استغفار کرتی ہے اور جب اس جانور کا خون زمین پر گرتا ہے تو اللہ رب العزت اس کے ہر قطرے کے بدلے دس فرشتے پیدا کرتا ہے جو اس کیلئے قیامت تک توبہ و استغفار کرتے رہتے ہیں اور جب اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تو اس کے ہر لقمے کے بدلے حضرت سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھئے! یہ تمام اجر و ثواب اخلاص و تقویٰ کے ساتھ کی

جانے والی قربانی پر ہی مرتب ہوتا ہے یعنی نام ونمود، ریاکاری، گوشت کا حصول یا کسی اور مقصد کیلئے قربانی کی گئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں کی جائے گی۔ اللہ ربّ العزت ہم سب کو خلوصِ دل اور ایمان و محبت کے جذبے کے ساتھ قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قربانی کے فضائل

(احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

☆ جس شخص نے ثواب کی نیت سے اور خوشی کیساتھ قربانی کی وہ اس کے لئے آگ سے پردہ بن جائے گی۔ (شرح صحیح مسلم)

☆ قربانی کے دن انسان کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ افضل نہیں۔ (ترمذی شریف)

☆ قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے جانور کے اون کے ہر روئیں کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔ (ابن ماجہ)

قربانی کے چند اہم مسائل

☆ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد وعورت پر ہر سال قربانی واجب ہے۔ صاحب نصاب سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس اپنی ضروریات کے علاوہ اتنی رقم ہو کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر اس پر سال گزرنا ضروری نہیں۔

☆ قربانی کرنے والے شخص کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ پہلی ذی الحجہ سے دسویں ذی الحجہ

تک ناخن اور بال نہ کٹوائے۔

☆ قربانی کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح نمازِ عید کے بعد سے بارہ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔

☆ قربانی کیلئے بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس، اونٹ ان میں سے کسی بھی جانور کی قربانی کی جاسکتی ہے۔لیکن جانور کا بے عیب، صحت منداور عمر کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

☆ بکراایک سال کا، بھیڑ یا دنبہ ایک سال یا چھ ماہ کا بشرطیکہ فربہ ہو۔ گائے، بیل، بھینس دوسال اور اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔اس سے کم عمر جانور کی قربانی جائز نہیں۔

☆ گائے، بیل، بھینس اور اونٹ میں سات افراد شریک ہوکر قربانی کر سکتے ہیں۔

☆ قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے ایک حصہ اپنے لئے دوسرا حصہ رشتہ داروں کیلئے اور تیسرا حصہ غرباً ومساکین کیلئے، اس کے برعکس بھی جائز ہے۔

☆ قربانی کا جانور خود ذبح کرنا افضل ہے اگر خود ذبح نہ کرسکے تو کم از کم ذبح کے وقت موجود رہے۔ اور جانور کو قبلہ رُخ بائیں پہلو پر لٹا کر تیز چھری سے اس طرح ذبح کرے کہ چار رگیں کٹ جائیں۔

☆ قربانی کی کھال دینی مدارس کو دینا بہتر ہے اگر کھال فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

قربانی کا طریقہ ودعا

جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

جانور ذبح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ کر جانور کے گلے پر اس طرح چھری چلائیں کہ چار رگیں کٹ جائیں۔

جانور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ إِبْرَاهِيْمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

اگر جانور کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہو تو مِنِّيْ کی جگہ مِنْ کہہ کر جانور ذبح کرانے والے کا نام لے۔

عقیقہ کیا ہے؟

اولاد کی نعمت ملنے پر "شکرِ نعمت" کے طور پر بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز یا اس کے بعد جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اُسے "عقیقہ" کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ جسے قدرت واستطاعت ہو۔ اس پر اپنے بچے کی ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کرنا سنت ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

"ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا جائے، اس کا (اچھا) نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بال تراشے جائیں"

گروی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا کہ بچے کی سلامتی، نشو ونما اور اس میں اچھے اوصاف کا پیدا ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اس سے بچے بہت سی تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات پا جاتے ہیں۔

عقیقہ کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو ساتویں دن اُس کا اچھا بامعنی نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بال اتروا کر ان کے وزن کے برابر چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔ اور پھر (لڑکا ہونے کی صورت میں) دو بکرے یا بکریاں اور (لڑکی ہونے کی صورت میں) ایک بکرا یا بکری بطور عقیقہ ذبح کیا جائے۔ ضروری نہیں کہ لڑکے کی جانب سے بکرے ہی ہوں۔ مادہ (بکری) کی قربانی بھی جائز ہے۔ اگر کوئی دو بکرے یا بکریاں نہ کر سکتا ہو تو ایک کی قربانی بھی جائز ہے اور عقیقہ ہو جائے گا۔

شرعی اعتبار سے عقیقہ ایک مسنون عمل ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا امام حسن وحضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ فرمایا۔ چنانچہ اگر بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کیا جائے تو عین حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے۔ اور اگر ساتویں روز نہ کیا جا سکے تو چودھویں روز یا پھر اکیسویں روز کیا جائے اور اگر پھر بھی نہ کیا جا سکے تو زندگی بھر کبھی بھی کیا جا سکتا ہے اور ثواب عقیقہ ہی کا ملے گا۔

بعض لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ اگر عقیقہ ساتویں روز نہ کیا جائے تو بعد میں کیے گئے عقیقہ کی حیثیت محض نفلی صدقہ کی ہو جاتی ہے۔ یہ محض قیاس ہے۔ کیونکہ عقیقہ بذات خود فرض ہے نہ واجب بلکہ یہ اولاد کی نعمت ملنے پر ''شکرانِ نعمت'' ہے اور شکران نعمت عمر بھر کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جس حدیث شریف میں ساتویں دن عقیقہ کرنے، نام رکھنے اور سر منڈوانے کی

تعلیم ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ اگر ساتواں روز گزر جائے تو اب ساری زندگی نہ اس کا عقیقہ کیا جائے، نہ نام رکھا جائے اور نہ سر منڈایا جائے۔ ہاں ساتویں روز کرنا سنت ہے اور بعد کو کرنا مستحب۔ البتہ جو لوگ وسعت نہیں رکھتے ان کیلئے ضروری نہیں کہ وہ عقیقہ کریں۔

عقیقے کے چند اہم احکام و مسائل

☆ اگر بچے کی پیدائش کے ساتویں دن کسی وجہ سے عقیقہ نہ کرسکیں تو بعد میں جب بھی ممکن ہو، کیا جاسکتا ہے اور اس میں بہتر یہ ہے کہ اسی (ساتویں) دن کریں۔ مثلاً اگر کسی بچے کی پیدائش جمعہ کو ہوئی ہے تو ساتواں دن جمعرات کا ہوگا۔ اب جب عقیقہ کریں تو جمعرات کو کرنا بہتر ہے۔

☆ عقیقہ کا جانور انہیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہئے جیسا قربانی کیلئے ہوتا ہے۔ یعنی جس جانور کی قربانی درست ہے، اس کا عقیقہ بھی درست ہے۔

☆ اگر گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کیلئے دو حصے اور لڑکی کیلئے ایک حصہ کافی ہے۔ یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ۔

☆ قربانی کے جانور (گائے، بیل، اونٹ وغیرہ) میں عقیقے کے حصوں کی شراکت بھی ہو سکتی ہے۔

☆ عقیقے کا گوشت فقراء، عزیز و اقارب اور دوست احباب میں کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت و دعوت کھلایا جائے۔ یہ تمام صورتیں جائز ہیں۔

☆ عقیقے کے گوشت کو والدین، دادا، دادی، نانا، نانی سمیت تمام عزیز و اقارب اور احباب کھا سکتے ہیں۔

☆ عقیقے میں ذبح کئے گئے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اسے

اپنے مصرف میں لائے، فقیر و مسکین کو دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مدرسہ وغیرہ میں صرف کرے۔ البتہ دینی مدارس کو دینا افضل ہے۔ اگر کھال فروخت کر دی ہے تو اسکی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

عقیقے کے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ اور دعا

جس طرح قربانی کی جاتی ہے اسی طرح عقیقہ کے جانور کو بھی ذبح کرنا چاہئے۔ یعنی جانور کو ذبح کرتے وقت بائیں پہلو پر قبلہ رخ لٹائیں اور اس کے بعد عقیقہ کی دعا پڑھیں۔

لڑکے کیلئے:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لَّهٗ مِنَ النَّارِ ط

لڑکی کیلئے:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لَّهَا مِنَ النَّارِ ط

نوٹ: فلاں، فلاں کی جگہ لڑکے یا لڑکی کا نام اور ان کے والد کا نام لیں۔

اس کے بعد وہ دعا پڑھیں جو قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

پھر بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے تیز چھری جانور کے گلے پر اس طرح چلائیں کہ چار رگیں کٹ جائیں۔

باب دوم

چند اہم فقہی مسائل کا خلاصہ

فقہی اصطلاحات

ہر فن وعلم کی اپنی اپنی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں۔ جن کے بغیر اس فن وعلم کو سمجھنا دشوار ہوتا ہے۔ علم فقہ میں استعمال ہونے والی چند اہم اور خاص اصطلاحات کے معنی ومفہوم مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **فرض:** جو بات قرآن وحدیث دونوں سے یا بے شمار احادیث سے ثابت ہو وہ فرض ہے۔ اس کا ماننا اور کرنا ضروری ہے۔ بغیر کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق ہے۔ جبکہ اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ۔

فرض کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں

(الف) **فرض عین:** جس کا ادا کرنا ہر عاقل وبالغ مسلمان پر ضروری ہے۔ جیسے نماز پنجگانہ۔

(ب) **فرض کفایہ:** جس کا ادا کرنا ہر ایک پر ضروری تو ہے لیکن اگر کچھ لوگ ادا کر لیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے۔ جیسے نمازِ جنازہ وغیرہ۔

۲۔ **واجب:** وہ ہے جو شریعت کی دلیل ظنی سے ثابت ہے۔ یہ فرض سے قریب ہے اسکا کرنا ضروری ہے اور بغیر کسی شرعی عذر اس کو چھوڑنے والا سخت گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے۔ لیکن اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں، بلکہ گمراہ اور بد مذہب ہے۔ مثلاً نمازِ وتر، نمازِ عیدین وغیرہ

۳۔ **سنت:** وہ قول وفعل ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو۔ یا کرنے کا حکم دیا ہو علاوہ ازیں جو فعل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے کو کرتے دیکھا اور اس سے منع نہیں فرمایا۔ یا اس کو برقرار رکھا وہ بھی سنت ہے۔ اس کا ادا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہو

جانے کا ڈر ہے۔

سنت کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

(الف) **سنت مؤکدہ:** وہ عمل ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ اور بلا عذر اس کو نہ چھوڑا ہو۔ یا وہ جس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو۔ اس کو ادا کرنے میں بہت ثواب ہے۔ اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے پر رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے۔ مثلاً نماز فجر کی دو سنتیں، نماز تراویح وغیرہ۔

(ب) **سنت غیر مؤکدہ:** وہ عمل ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ اور شریعت نے اس کے ادا کرنے کو پسند اور چھوڑ دینے کو ناپسند کیا ہو۔ اس کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا۔ اور چھوڑ دینے والا عذاب کا مستحق نہیں ہوگا۔ مثلاً عصر اور عشاء کے فرضوں سے پہلے کی چار سنتیں۔

۴۔ **مستحب:** ہر وہ کام جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اور اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں بُرا بھی نہ ہو۔ خواہ اس کام کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو یا علمائے صالحین نے اس کو پسند فرمایا۔ اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا ہو۔ اس کا کرنا ثواب ہے اور نہ کرنے پر کوئی گناہ یا عذاب نہیں ہے۔ مثلاً وضو کیلئے قبلے کی طرف رخ کر کے بیٹھنا۔ مستحب کو مندوب، تطوع، نفل اور سنن زوائد بھی کہتے ہیں۔

۵۔ **مباح:** وہ عمل ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو۔ یعنی کرنے پر کوئی ثواب نہ ہو اور چھوڑ دینے پر کوئی عذاب نہ ہو۔ مثلاً لذیذ غذاؤں کا کھانا، عمدہ اور نفیس کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔

۶۔ **حرام:** وہ عمل جس کی حرمت (حرام ہونا) قرآن وحدیث یا صرف قرآن یا بے شمار احادیث سے ثابت ہو۔ اور اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہ ہو۔ یہ فرض کے مقابل

ہے۔اس کا چھوڑنا ضروری اور باعث ثواب ہے۔اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق وجہنمی اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کی حرمت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔مثلاً شراب، جوا، سٹہ، زنا وغیرہ۔

۷۔ **مکروہ:** وہ عمل ہے جس کا کرنا شریعت کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اس کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں۔

(الف) **مکروہ تحریمی:** وہ عمل ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو یہ واجب کا مقابل ہے۔اس کا چھوڑنا لازمی وضروری اور باعث ثواب ہے۔اس کا کرنے والا گنہگار ہے اگرچہ اس کے کرنے کا گناہ حرام کے کرنے سے کم ہے۔مگر چند بار اس کو کر لینا گناہ کبیرہ ہے مثلاً نماز میں کپڑے سمیٹنا یا لٹکانا یا نماز میں انگلیاں چٹخانا وغیرہ۔

(ب) **مکروہ تنزیہی:** وہ عمل ہے جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں۔مگر اس حد تک نہیں کہ اس پر عذاب ہو۔لیکن اس کا چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔مثلاً: نماز میں آنکھیں بند رکھنا یا نماز میں دائیں بائیں جھومنا، آمین زور سے کہنا۔

نجاست

نجاست کے معنیٰ ناپاکی کے ہیں۔اور اس سے مراد جسم یا کپڑوں کا ناپاک ہونا ہے۔
اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نجاست حکمی (۲) نجاست حقیقی

۱۔ **نجاست حکمی:** وہ ہے جو نظر نہیں آتی۔مگر شریعت کے حکم کی وجہ سے اُسے نجاست کہتے ہیں۔مثلاً بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا۔

۲۔ **نجاست حقیقی:** وہ ہے جو نظر آتی ہے اور یہ اگر بدن یا کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔مثلاً پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ وغیرہ۔پھر نجاست حقیقی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نجاست غلیظہ (۲) نجاستِ خفیفہ

(الف) **نجاست غلیظہ:** سے مراد وہ نجاست ہے کہ اگر بدن یا کپڑے پر ایک درہم یا اس سے زیادہ لگ جائے تو اس کا دور کرنا ضروری ہے۔ ورنہ پاکی حاصل نہیں ہوگی۔ مثلاً پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، حرام جانوروں کا پیشاب، پاخانہ، شیر خوار بچوں کا پیشاب، پاخانہ، شراب، سور کا گوشت وغیرہ۔

(ب) **نجاست خفیفہ:** سے مراد وہ نجاست ہے کہ اگر کپڑے یا بدن کے عضو کے چوتھائی حصے کے برابر یا اُس سے زیادہ لگ جائے تو اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ مثلاً حلال جانوروں کا پیشاب، حرام پرندوں کی بیٹ وغیرہ۔

طہارت

طہارت کے معنیٰ پاکیزگی کے ہیں۔ یہ شرعی حکم ہے۔ اور اس سے مراد جسم، لباس اور جگہ وغیرہ کا پاک ہونا ہے۔

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) طہارت صغریٰ (۲) طہارت کبریٰ

طہارتِ صغریٰ سے مراد وضو ہے۔ جبکہ طہارتِ کبریٰ سے مراد غسل ہے۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم آتا ہے انہیں حدثِ اصغر کہتے ہیں مثلاً بول و براز (پیشاب پاخانہ) یا ریح کا خارج ہونا اور جن چیزوں سے غسل لازم آتا ہے انہیں حدث اکبر کہتے ہیں۔ مثلاً جنبی ہونا (یعنی غسل کی حاجت ہونا)۔

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرائض ہیں۔

۱۔ **منہ دھونا۔** پیشانی سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اسطرح دھونا کہ بال برابر حصہ بھی خشک نہ رہے۔

۲۔ **کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔** اس طرح کہ ذرہ برابر بھی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔

۳۔ **چوتھائی سر کا مسح کرنا۔**

۴۔ **دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔**

وضو کی سنتیں

۱۔ نیت کرنا۔

۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

۳۔ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

۴۔ کلی کرنا۔

۵۔ مسواک کرنا۔

۶۔ ناک میں پانی ڈالنا۔

۷۔ پورے سر کا مسح کرنا۔

۸۔ کانوں کا مسح کرنا۔

۹۔ داڑھی کا خلال کرنا۔

۱۰۔ انگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۱۔ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔

۱۲۔ پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھونا۔

۱۳۔ ترتیب وار وضو کرنا۔

وضو کا طریقہ

پہلے پاکی حاصل کرنے اور ثواب پانے کی نیت کریں۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئیں۔ پھر مسواک کریں۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کریں۔ پھر تین بار کلی کریں۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالیں۔ اور بائیں ہاتھ سے ناک

صاف کریں۔ پھر تین بار منہ دھوئیں۔ اسطرح کہ پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لوتک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر داڑھی ہوتو داڑھی کا خلال کریں۔ پھر تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئیں۔ پہلے دایاں پھر بایاں۔ پھر دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے پورے سر کا ایک بار مسح کریں۔ اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں پھیرتے ہوئے گدی تک لے جائیں اور پھر گدی سے دونوں ہتھیلیاں سر کے دونوں طرف پھیرتے ہوئے واپس لائیں۔ پھر انگوٹھوں کے ساتھ والی انگلیوں سے دونوں کانوں کے اندرونی حصوں کا مسح کریں۔ اور دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے بیرونی حصہ کا مسح کریں۔ اور پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ پھر تین بار دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ پہلے دایاں پھر بایاں اور پھر دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔

وضو کے مفسدات

مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کوئی صورت پیش آجائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

۱۔ پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

۲۔ ریح خارج ہونا۔

۳۔ بدن کے کسی بھی حصہ سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا۔

۴۔ منہ بھر کر قے کرنا۔

۵۔ ٹیک لگا کر سونا۔

۶۔ بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا۔

۷۔ مجنون یعنی دیوانہ ہونا۔

۸۔ رکوع یا سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

۹۔ دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا۔

غسل کے فرائض

غسل کے معنیٰ ہیں نہانا۔ مگر شریعتِ اسلامیہ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق نہا کر پاک ہونے کو ''غسل'' کہتے ہیں۔

غسل کے تین فرائض ہیں۔

۱۔ **کلی کرنا:** اس طرح کہ پانی حلق کی جڑ تک پہنچ جائے۔

۲۔ **ناک میں پانی ڈالنا:** اس طرح کہ ناک کی نرم جگہ تک پہنچ جائے۔

۳۔ **سارے بدن پر پانی بہانا:** اس طرح کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

غسل کی سنتیں

غسل کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ نیت کرنا۔

۲۔ دونوں ہاتھ تین مرتبہ گٹوں تک دھونا۔

۳۔ **استنجا کرنا اور بدن پر جہاں نجاست لگی ہو اُس کو دور کرنا۔**

۴۔ وضو کرنا۔

۵۔ سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

غسل کا طریقہ

غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پاکی حاصل کرنے کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔ پھر استنجا کرے۔ خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر کہیں نجاست ہو تو اُس کو دور کرے۔ پھر وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے۔ البتہ اگر چوکی وغیرہ یا پکے فرش پر نہائے

تو پاؤں بھی دھولے۔ پھر تمام بدن پر تھوڑا سا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے۔ پھر تین مرتبہ کلی کرے۔ اس طرح کہ حلق تک پانی پہنچ جائے۔ اور اگر روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کرے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے۔ اس طرح کہ ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچ جائے۔ پھر تین مرتبہ دائیں مونڈھے پر پانی بہائے۔ پھر تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر پانی بہائے۔ پھر تین مرتبہ سر اور تمام بدن پر پانی بہائے۔

غسل کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیئے۔

- ☆ دورانِ غسل قبلے کی طرف رخ نہ ہو۔
- ☆ ایسی جگہ غسل کرے جہاں کوئی نہ دیکھے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ستر چھپا کر نہائے۔
- ☆ دورانِ غسل کسی قسم کا کلام نہ کرے۔
- ☆ دورانِ غسل کوئی دعا نہ پڑھے۔
- ☆ بیٹھ کر غسل کرے۔ خصوصاً عورتوں کیلئے بیٹھ کر غسل کرنا ضروری ہے۔
- ☆ جوڑ والی یا بل پڑ جانے والی جگہوں پر پانی بہانے کا خصوصی خیال کرے۔
- ☆ غسل کی جگہ پیشاب نہ کرے۔
- ☆ ضرورت سے زیادہ پانی استعمال نہ کرے۔

نماز کے اوقات

ہر نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا چاہیے۔ جو نماز وقت سے پہلے پڑھی جائے گی وہ ادا نہ ہوگی۔ اور جو بعد میں پڑھی جائے گی وہ بھی ادا نہ ہوگی بلکہ قضا ہوگی۔

پانچ فرض نمازوں کے اوقات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **فجر:** نمازِ فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے تک رہتا ہے۔

۲۔ **ظہر:** نمازِ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہو کر اُس وقت تک رہتا ہے کہ جب ہر چیز کا

سایہ اُس کے اصلی سائے کے علاوہ دوگنا ہو جائے۔

۳۔ **عصر:** نمازِ عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے شروع ہو کر سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔

۴۔ **مغرب:** نمازِ مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے شروع ہو کر شفق کی سرخی ختم ہونے تک رہتا ہے۔

۵۔ **عشاء:** نمازِ عشاء کا وقت شفق کی سرخی ختم ہونے سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے۔

نماز کے مکروہ اوقات

مندرجہ ذیل اوقات میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہیں۔ البتہ فرض، واجب، قضا نمازیں، نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت وغیرہ ادا کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ نماز فجر کے وقت سے طلوع آفتاب تک۔

۲۔ باجماعت نماز کے لئے کہی جانے والی اقامت سے نماز کے ختم ہونے تک (البتہ فجر کی سنتیں ادا کی جا سکتی ہیں کہ جب سنتوں کے بعد جماعت میں شامل ہو جانے کا یقین ہو۔)

۳۔ نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے سے لیکر غروبِ آفتاب تک۔

۴۔ غروبِ آفتاب سے نمازِ مغرب کے فرض ادا کرنے تک۔ (ہر نماز کی ادائیگی منع ہے)

۵۔ خطبۂ جمعہ، عیدین اور نکاح وغیرہ کے لئے امام کے منبر پر کھڑے ہونے سے فارغ ہونے تک۔

۶۔ نمازِ عیدین سے قبل۔

۷۔ نمازِ عیدین کے بعد (عیدگاہ یا مسجد میں نفل پڑھنا مکروہ ہے البتہ گھر میں اجازت ہے)

۸۔ عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھی جاتی ہیں، ان کے درمیان اور ان کے بعد۔

۹۔ مزدلفہ میں جو مغرب وعشاء ملا کر پڑھی جاتی ہیں، ان کے درمیان۔

۱۰۔ پیشاب، پاخانہ، یا بھوک وغیرہ کی ایسی شدید حاجت کے وقت کہ جس سے نماز میں دھیان ہٹے اور خلل واقع ہو۔ (ہر نماز مکروہ ہے۔)

نماز کے ممنوع اوقات

وہ تین اوقات جن میں نماز پڑھنا بالکل منع اور حرام ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ طلوع آفتاب کے وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد تک۔

۲۔ غروب آفتاب سے قبل (تقریباً بیس منٹ۔)

۳۔ نصف النہار کے وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد تک۔ (جس کو عام طور پر زوال کہا جاتا ہے۔)

ان مندرجہ بالا اوقات میں نماز کا پڑھنا ناجائز وحرام ہے۔ خواہ نماز فرض، واجب، سنت، نفل ہو۔ ادا ہو یا قضا ہو۔ اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت وسجدۂ سہو ادا کرنا بھی ناجائز ہے۔

نماز کی شرائط

نماز کی سات شرائط ہیں۔

۱۔ بدن کا پاک ہونا۔

۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔

۳۔ جگہ کا پاک ہونا۔

۴۔ ستر کا ڈھکا ہونا۔

۵۔ نماز کا وقت ہونا۔

۶۔ قبلہ کی طرف منہ ہونا۔

۷۔ نماز کی نیت کرنا۔

نماز کے فرائض

نماز کے سات فرائض ہیں۔

۱۔ تکبیرِ تحریمہ
۲۔ قیام
۳۔ قرأت
۴۔ رکوع
۵۔ ہر رکعت میں دو سجدے
۶۔ قعدہ اخیرہ
۷۔ سلام

نماز کے واجبات

نماز کے واجبات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سورۂ فاتحہ پڑھنا۔
۲۔ سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا
۳۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا
۴۔ سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا
۵۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا
۶۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔
۷۔ تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا۔
۸۔ التحیات پڑھنا۔
۹۔ فرائض اور سنت مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد کچھ نہ پڑھنا۔
۱۰۔ فجر، مغرب اور عشاء میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا۔
۱۱۔ ظہر و عصر میں امام کا آہستہ آواز سے قرأت کرنا۔

۱۲۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

۱۳۔ دعائے قنوت پڑھنے سے پہلے اللہ اکبر کہنا۔

۱۴۔ ترتیب قائم رکھنا۔

۱۵۔ تمام ارکان کا سکون واطمینان سے ادا کرنا۔

نماز کی سنتیں

نماز کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا۔

۲۔ تکبیر کے وقت ہتھیلیوں کا قبلہ رخ رہنا۔

۳۔ تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر کھلا رکھنا۔

۴۔ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

۵۔ امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا۔

۶۔ سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔

۷۔ ثناء، تعوذ اور تسمیہ پڑھنا۔

۸۔ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آہستہ آواز سے آمین کہنا۔

۹۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰۔ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔

۱۱۔ رکوع وسجود میں تین، تین بار تسبیح پڑھنا۔

۱۲۔ رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا اسطرح کہ انگلیاں کھلی رہیں اور سر اور کمر برابر آجائے۔

۱۳۔ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

کہنا (تنہا پڑھنے والا دونوں تسبیحات کہے)

۱۴۔ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا۔

۱۵۔ سجدے میں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا، کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی اور قبلہ رو رکھنا۔

۱۶۔ دو سجدوں کے درمیان دایاں قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا (یعنی جلسہ کرنا) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔

۱۷۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور انگلیوں کا قبلہ رو ہونا۔

۱۸۔ تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّاَ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔

۱۹۔ قعدہ آخیرہ میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی اور دعائے مسنونہ پڑھنا۔

۲۰۔ سلام دو بار کہنا پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف۔

۲۱۔ سلام پھیرنا۔

نماز کے مفسدات

مفسدات نماز سے مراد ایسی باتیں ہیں جو دورانِ نماز کی جائیں تو ان کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ مفسدات نماز مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا۔

۲۔ کسی کو سلام کرنا یا اس کا جواب دینا۔

۳۔ چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا یا اس کا جواب دینا۔

۴۔ اللہ کا نام سن کر جل جلالہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھنا۔

۵۔ امام کی غلطی پر "بیٹھ جا" کہنا یا "ہوں" کہنا۔

۶۔ اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا۔ ۷۔ کسی تکلیف کی وجہ سے کراہنا۔

۸۔ اچھی یا بری خبر سن کر کچھ کہنا۔

۹۔ نماز مکمل ہونے سے پہلے قصداً سلام پھیرنا۔

۱۰۔ نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا۔

۱۱۔ تلاوت میں ایسی غلطی کرنا جس سے ایسے معنی پیدا ہو جائیں جو کفریہ ہوں۔

۱۲۔ عمل کثیر یعنی ایسا کام کرنا جس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا۔

نماز کی اصطلاحات

نماز سے متعلق چند مخصوص الفاظ کے معنی و مفہوم مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **تکبیر تحریمہ:** نماز شروع کرتے وقت سب سے پہلی کہی جانے والی تکبیر کو کہتے ہیں۔

۲۔ **قیام:** نماز میں کھڑا ہونے کو کہتے ہیں۔

۳۔ **قرأت:** قرآن حکیم کی کسی سورۃ یا چند آیات کو قیام کی حالت میں پڑھنے کو کہتے ہیں

۴۔ **رکوع:** نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنے کو کہتے ہیں۔

۵۔ **قومہ:** رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔

۶۔ **سجدہ:** نماز میں پاؤں گھٹنے، ہاتھ، ناک اور پیشانی کو زمین پر لگانے کو کہتے ہیں۔

۷۔ **جلسہ:** دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو کہتے ہیں۔

۸۔ **قعدہ:** نماز میں التحیات پڑھنے کیلئے بیٹھنے کو کہتے ہیں۔

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے وقت پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور نماز کی نیت اس طرح کریں کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت

نماز فرض فجر واسطے اللہ تعالیٰ کے پیچھے اس امام کے منہ میرا قبلہ کی طرف۔ (اگر سنت، نفل، وتر یا فرض تنہا پڑھ رہے ہوں تو یہ جملہ نہ کہیں کہ "پیچھے اس امام کے") نیت کرکے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں اپنی حالت پر رہیں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ دایاں ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ نیچے ہو۔ دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر ہوں اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے بائیں ہاتھ کی کلائی کے گرد حلقہ بنا کر پکڑ لیں۔ پھر ثناء پڑھیں۔

پھر تعوذ اور تسمیہ پڑھیں اس کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کریں۔ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آہستہ آواز سے آمین کہیں۔ اس کے بعد کوئی چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت پڑھیں۔ اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائیں۔ قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر رہے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں کی انگلیوں سے مضبوط پکڑ لیں اور اتنا جھکیں کہ سر اور کمر برابر ہو جائیں پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھیں رکوع کی حالت میں نگاہ پیروں پر رہے۔ اسکے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے بجائے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہیں اور اگر تنہا نماز پڑھ رہے ہوں تو دونوں تسبیحات پڑھیں پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔ اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک اور پیشانی کو خوب جما کر زمین پر رکھیں۔ چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رہے بازؤں کو کروٹ سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے علیحدہ رکھیں۔ کہنیاں زمین سے اٹھا کر رکھیں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں پھر کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھیں پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے سے اس طرح اٹھیں کہ پہلے پیشانی پھر ناک

پھر ہاتھ اٹھائیں اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں قدم اس طرح کھڑا رکھیں کہ اسکی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب اسطرح رکھیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اسی طرح دوسرا سجدہ کریں۔ سجدہ کی حالت میں نگاہ ناک کی ہڈی پر رہے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور دونوں ہاتھ زیرِ ناف باندھ لیں اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت پڑھیں دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے اور التحیات پڑھیں جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھائیں اور باقی انگلیوں اور انگوٹھے سے حلقہ بنالیں اور اِلَّا اللّٰہُ پر انگلی گرادیں اور ساری انگلیاں سیدھی کرلیں قعدہ کی حالت میں نگاہ گود میں رہے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو التحیات کے بعد درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ پہلے دائیں طرف یہ نیت کر کے سلام پھیریں کہ میں دائیں طرف کے نمازیوں اور فرشتوں کو سلام کر رہا ہوں پھر بائیں طرف اسی نیت کے ساتھ سلام پھیر دیں سلام پھیرتے وقت نگاہ کندھوں پر رہے۔

اگر چار رکعت والی نماز پڑھ رہے ہیں تو التحیات کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑے ہو جائیں اور اگر یہ چار رکعت فرض ہیں تو باقی دو رکعتوں میں قیام کی حالت میں صرف بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع اور سجود کریں۔ (اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو خاموش کھڑے رہیں) اور اگر یہ چار رکعت سنت مؤکدہ ہوں تو اسمیں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت بھی ملائیں۔ اور اگر یہ چار رکعت سنت غیر مؤکدہ یا نفل ہیں تو دوسری رکعت میں التحیات کے بعد درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر کھڑے ہوں اور تیسری رکعت ثناء سے شروع کریں۔

مندرجہ بالا نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کیلئے اس طریقے میں

مندرجہ ذیل فرق ہے۔

عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور چادر سے باہر نہ نکالے۔ قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے اور ہتھیلی کی پشت پر ہتھیلی رکھے۔ رکوع میں کم جھکے اور گھٹنوں کو جھکائے اور ہاتھ بغیر زور دیئے گھٹنوں پر رکھے۔ اسطرح کہ انگلیاں کشادہ نہ ہوں اور کہنیاں پہلو سے ملا کر رکھے۔ سجدہ سمٹ کر کرے۔ اسطرح کہ سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے اور ہاتھ زمین پر بچھا کر رکھے قعدہ میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے اور انگلیاں ملا کر رکھے۔ باقی طریقہ وہی ہے جو مردوں کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے۔

سجدۂ سہو

واجباتِ نماز میں سے کوئی واجب بھولے سے رہ جائے، تاخیر ہو جائے یا اس میں کوئی تغیر واقع ہو جائے یا نماز کے کسی رُکن (فرض) میں تقدیم و تاخیر ہو جائے یا اس کو مکرر (دوبار) کر لیا جائے تو اُس کی تلافی کیلئے شریعت نے دو سجدے مقرر کئے ہیں۔ انہی کو "سجدۂ سہو" کہتے ہیں۔

سجدۂ سہو کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد صرف دائیں طرف سلام پھیر کر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کیا جائے سجدہ میں تسبیح پڑھی جائے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سر اٹھایا جائے۔ اور اسی طرح دوسرا سجدہ کیا ئے۔ دوسرے سجدے کے بعد پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔

سجدۂ سہو کے چند مسائل

☆ واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدۂ سہو ادا کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ لیکن اگر قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو ادا کرنے سے نماز

درست نہ ہوگی بلکہ نماز کو دوہرانا واجب ہوگا۔

☆ اگر سہوًا (بھولے سے) واجب ترک کیا اور سجدۂ سہو نہ کیا تو بھی نماز کا دوہرانا واجب ہوگا۔

☆ امام کی اقتدا میں نماز پڑھنے کے دوران اگر مقتدی سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو مقتدی پر سجدۂ سہو لازم نہیں۔ اور اگر امام سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو امام کے ساتھ تمام مقتدیوں کو بھی سجدۂ سہو ادا کرنا لازمی ہوگا۔

☆ ایک نماز میں بھولے سے چند واجب ترک ہوئے تو ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو ادا کرنا کافی ہوگا۔

☆ تعدیلِ ارکان یعنی نماز کے ہر رکن میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ اگر بھولے سے تعدیلِ ارکان رہ گیا تو سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔

☆ ایک مقتدی جو رکعت نکل جانے کے بعد جماعت میں شامل ہو اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس سے بقیہ نماز کی ادائیگی میں کوئی واجب بھولے سے رہ گیا۔ تو اسے سجدۂ سہو ادا کرنا لازمی ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص نماز کے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنا بھول جائے اور سیدھا کھڑا ہو جائے تو قعدۂ اخیرہ میں سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔

☆ فرض یا سنتِ مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد بھولے سے درودِ ابراہیمی شروع کر دیا اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ اگر اتنی دیر خاموش رہا تب بھی سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔

سجدۂ تلاوت کے چند مسائل

☆ قرآن مجید میں چودہ آیات ایسی ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔اس کا ادا کرنا ضروری ہے اور چھوڑنا گناہ ہے۔

☆ سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اگر نماز کے دوران سجدہ کی آیت پڑھی تو فوراً اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سجدہ میں چلا جائے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور جہاں سے قرأت چھوڑی تھی وہاں سے پھر شروع کردے۔اور اگر نماز سے باہر آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدۂ تلاوت کی نیت سے کھڑے ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدے میں جائے اور تسبیح پڑھے اور پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، اگر بیٹھ کر سجدہ کرے تب بھی جائز ہے مگر سجدے سے پہلے اور بعد میں تکبیر کہنا ضروری ہے۔

☆ آیت سجدہ اگر نماز کے اندر پڑھی تو فوراً سجدہ کرنا واجب ہے۔اور اگر نماز کے باہر پڑھی تو فوراً سجدہ کرنا واجب نہیں مگر بہتر یہی ہے کہ فوراً سجدہ کرلے۔اور اگر نہ کرسکے تو بعد میں سجدہ لازمی ادا کرلے۔

☆ آیتِ سجدہ سننے کیلئے ضروری نہیں کہ قصد وارادہ ہی سے آیتِ سجدہ سنی ہو۔ بلکہ بلا قصد سننے سے بھی سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

☆ آیت سجدہ کے ہجے کرنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔اسی طرح آیتِ سجدہ لکھنے سے یا اس کی طرف نظر کرنے سے بھی سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔

☆ سجدۂ تلاوت کے لئے تکبیر تحریمہ کے سوا وہ تمام شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں اور جو چیزیں نماز کو فاسد کردیتی ہیں ان سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہو جائے گا۔

☆ سجدۂ تلاوت کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے، نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام۔

☆ ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

☆ ایک مجلس میں سجدے کی چند آیات پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرنے ہوں گے ایک ہی سجدہ کافی نہیں ہوگا۔

☆ آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے جب وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی نماز اس پر فرض ہو۔ لہٰذا نابالغ، مجنوں اور حیض ونفاس والی عورت پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں۔

☆ عورت نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تھا کہ اس کو حیض آ گیا تو وہ سجدہ ساقط ہے۔

☆ پوری سورۃ پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور گناہ ہے اور صرف آیت سجدہ پڑھنے میں کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ دو، ایک آیت پہلے یا بعد میں ملا لے۔

☆ بے وضو یا جنبی نے آیتِ سجدہ پڑھی یا سنی تو ان پر سجدہ کرنا واجب ہے۔

نماز جمعہ

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اس دن مسلمانوں کیلئے حکم ہے کہ وہ عبادت کی نیت سے غسل کریں۔ صاف ستھرے کپڑے پہنیں۔ خوشبو لگائیں اور جمعہ کی ادائیگی کیلئے زیادہ اہتمام کے ساتھ مسجد میں آئیں۔

جمعہ کی نماز فرض عین ہے اور اس کی فرضیت نمازِ ظہر سے زیادہ ہے اور یہ نمازِ ظہر کے قائم مقام ہے۔ لیکن اس کے ساتھ جمعہ کا خطبہ سننا واجب ہے۔ جمعہ کی نماز بغیر جماعت کے نہیں ہوتی۔ جمعہ کی نماز میں رکعات کی ترتیب اس طرح ہوتی ہے۔ چار سنت، دو فرض، چار سنت، دو سنت دو نفل۔

عورتوں پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ وہ گھر میں اس کی جگہ ظہر کی نماز ہی پڑھیں گی۔

کیفیت نزع کے وقت

ارشادِ خداوندی کے مطابق ہر جاندار کو ایک نہ ایک دن مرنا ہے۔ چنانچہ ایک مسلمان کو بھی موت اور سفر آخرت درپیش ہے۔ اس سلسلے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جب کسی مسلمان پر نزع کی کیفیت طاری ہو یعنی موت کا وقت قریب محسوس ہو تو اہل خانہ واحباب کو چاہیے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کریں۔

- ☆ جہاں تک ممکن ہو، اس کی صورت، شکل، لباس وغیرہ کو صاف ستھرا اور پاکیزہ بنائے رکھیں۔
- ☆ اس کو فرش یا چارپائی پر لٹا کر اس کا سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف کر کے سر کو ذرا قبلے کی طرف جھکا دیں۔ کچھ لوگ پائنتی قبلے کی طرف کر کے سر کے نیچے تکیہ رکھ کر اسے اونچا کر دیتے ہیں۔ اس طرح بھی رخ قبلے کی طرف ہو جاتا ہے۔
- ☆ اس کے پاس بیٹھ کر بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے کلمہ جاری ہو جائے۔ زبان سے کلمہ جاری نہ ہو۔ تب بھی دل میں اس کا اثر ضرور ہوگا۔
- ☆ اس وقت اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ زبان سے اسے کلمہ پڑھنے کیلئے نہ کہیں۔ کہ خدا جانے نزع کی کیفیت میں وہ کیا جواب دے۔ (یہ مسئلہ اپنے رشتہ داروں خصوصاً عورتوں کو اچھی طرح سمجھا دیں)
- ☆ نزع کی کیفیت میں مبتلا شخص جب ایک بار کلمہ پڑھ لے تو پھر خاموش ہو جائیں۔ کلمہ پر خاتمہ ہونے کیلئے یہی کافی ہے، ہاں کلمہ پڑھنے کے بعد کوئی دنیاوی بات کی ہے تو پھر دوبارہ اُسے سنا، سنا کر کلمہ پڑھیں اور پھر جب وہ کلمہ پڑھ لے تو خاموش ہو جائیں۔
- ☆ مرنے والے کے سرہانے سورۂ یٰسین خود پڑھ دیں یا کسی سے پڑھوا دیں۔ اس کی

برکت سے نزع وموت کی سختی میں تخفیف ہونے کی امید ہے۔

☆ یاد رکھیں ایسے وقت میں مال وجائیداد کے انتظام، وراثت اور ال واولاد کی پرورش وغیرہ کے متعلق اس سے کسی قسم کا سوال نہ کریں۔ تاکہ اس کا دل اللہ کی طرف لگا رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے نزع اور موت کی سختی آسان فرمائے۔ اور ایمان پر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ (آمین)

جسم سے روح نکل جانے کے بعد

جب کسی مسلمان کی روح جسم سے نکل جائے اور وہ انتقال کر جائے تو

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○

(البقرۃ:١٥٦)

پڑھ کر مندرجہ ذیل امور انجام دیجئے۔

☆ اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کردیں۔

☆ ٹھوڑی کے نیچے سے کپڑا لاکر سر پر باندھ دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے۔

☆ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کہہ کر بند کردیں۔

☆ پاؤں کے انگوٹھے ملا کر باندھ دیں۔

☆ ایک صاف چادر اوپر ڈال دیں۔

☆ غسل کی حاجت والے آدمی اور حیض ونفاس والی عورت کو اس کے پاس نہ آنے دیں۔

☆ اگر میسر ہو تو خوشبو جلا کر اس کے قریب رکھ دیں۔

☆ غسل دینے سے پہلے اس کے پاس بیٹھ کر قرآن شریف نہ پڑھیں۔ البتہ غسل دینے کے بعد جائز ہے۔

☆ کفن ودفن کے سامان میں جلدی کریں۔

☆ ہمسائے اور عزیز و اقارب کو اس کی موت کی خبر دیں۔ اور میت کو غسل دینے کا انتظام کریں۔

میت کو غسل دینے کا طریقہ

☆ بیری کی پتیاں ڈال کر گرم پانی تیار کریں۔

☆ نہلانے کے تختہ کو اچھی طرح سے صاف کر کے تین، پانچ یا سات بار عود یا لوبان وغیرہ کی دھونی دے لیں۔

☆ اب میت کو اس پر لٹا دیں۔ بہتر یہ ہے کہ سر شمال کی طرف ہو اور اگر موقعہ نہ ہو یا کچھ مشکل ہو تو جس طرح چاہیں لٹا دیں۔

☆ ناف سے زانو تک ایک کپڑا ڈال کر بدن کے سب کپڑے اتار لیں۔

☆ اب نہلانے والے کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور ناف سے زانو تک جو کپڑا پڑا ہے اس کے نیچے ہاتھ لے جا کر پہلے اس کا استنجا اور طہارت کرائے۔

☆ اس کے بعد منہ، ہاتھ، پاؤں دھو کر اور سر کا مسح کر کے معمولی قاعدے سے پورا وضو کرا دے۔ لیکن ناک میں اور منہ میں پانی نہ ڈالے بلکہ کپڑا یا روئی تر کر کے دانت، منہ اور ناک کو صاف کر دے۔ ہاں اگر غسل کی ضرورت میں میت ہوئی ہو یا حیض ونفاس والی عورت ہو تو منہ میں اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے۔ پانی ڈال کر پھر کپڑے سے نکال لے۔ وضو سے پہلے میت کے ہاتھ پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں۔

☆ وضو کے بعد اس کی ناک، منہ اور کانوں کے سوراخوں میں روئی دیدی جائے۔ تاکہ غسل کا پانی اندر نہ چلا جائے۔

☆ سر کے بال اور داڑھی ہو تو صابن وغیرہ سے اچھی طرح مل کر دھوڈالیں تاکہ صاف ہو جائے۔

☆ بال یا ناخن ہرگز نہ کاٹیں اور نہ کنگھا کریں۔

☆ اب دائیں کروٹ کو ذرا اوپر اٹھا کر وہی بیری کے پتے والا نیم گرم پانی ڈالنا شروع کریں۔اور سر سے پاؤں تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔

☆ پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر وہی نیم گرم پانی بائیں کروٹ پر سر سے پاؤں تک تین بار اس طرح ڈالیں کہ نیچے تک پہنچ جائے۔

☆ پھر اس کی کمر پر سہارا لگا کر کسی قدر بٹھانے کے قریب کر دیں۔اور آہستہ اس کا پیٹ اوپر سے نیچے کی طرف کو مل دیں۔اگر کچھ رطوبت یا نجاست نکلے تو صرف اسی کو صاف کر کے دھوڈالیں۔غسل اور وضو میں کوئی نقص نہیں آتا۔

☆ اس کے بعد بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی تین مرتبہ خوب بہائیں کہ نیچے کی طرف بائیں کروٹ بھی تر ہو جائے۔

☆ پھر بدن کا پانی کپڑے سے خشک کر کے اس کو تختے سے اٹھا کر کفن پر رکھیں اور ناک، کان میں سے روئی نکال دیں۔

☆ اب عطر وغیرہ یا کوئی خوشبو اس کے سر پر اور اگر داڑھی ہے تو اس پر بھی لگا دیں۔

☆ کفن پر عطر نہ لگائیں اور نہ کان میں عطر کا پھایا رکھیں۔

☆ اس کی پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پاؤں پر بھی کافور مل دیں۔

میت کو کفن دینے کا طریقہ

جب کسی مسلمان کی روح جسم سے نکل جائے اور وہ انتقال کر جائے تو میت کو صحیح

اسلامی طریقے کے مطابق غسل دینے کے بعد مندرجہ ذیل طریقے کے مطابق کفن دینا چاہئے۔

مرد کا کفن

مرد کے کفن میں صرف تین کپڑے ہوتے ہیں۔

۱۔ **ایک بڑی چادر:** جو سب سے پہلے بچھادی جاتی ہے۔

۲۔ **ازار (تہ بند یا چھوٹی چادر):** جو اس قدر ہو کہ سر سے پاؤں تک آجائے۔ اسے بڑی چادر پر بچھادیں۔

۳۔ **کفنی:** اسے بغیر آستین اور کلی کا کرتا سمجھ لیں۔ یہ گردن سے پیر تک ہو۔

میت کو پہلے کفنی پہنادیں۔ پھر لٹا کر تہ بند کو بائیں طرف سے لپیٹ دیں۔ پھر دائیں جانب کو لپیٹیں۔ یعنی دایاں کنارہ اوپر رہے اور بایاں کنارہ نیچے۔ پھر بڑی چادر کو بھی اسی طرح سے لپیٹیں کہ بایاں پلہ نیچے رہے اور دایاں اوپر۔ اور کپڑے کی دھجی لیکر سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں۔ ایک دھجی کمر کے نیچے سے بھی نکال کر درمیان میں باندھ دیں تاکہ ہوا سے یا ہلنے سے کفن کھل نہ جائے۔

عورت کا کفن

عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں۔

۱۔ **ایک بڑی چادر:** جس کو پوٹ کی چادر اور عربی میں لفافہ کہتے ہیں۔

۲۔ **سینہ بند:** جو دو ہاتھ چوڑا اور تین ہاتھ لمبا ہو۔

۳۔ **ازار (تہ بند یا چھوٹی چادر):** جو سر سے پاؤں تک آجائے۔

۴۔ **کفنی:** بغیر آستین اور کلی کا کرتا جو گردن سے پاؤں تک ہو۔

۵۔ **خمار یا سر بند:** جو دو ہاتھ لمبا اور ایک بالشت چوڑا ہو۔

عورت کی میت کو کفن پر لا کر پہلے کفنی پہنائیں اور سر کے بالوں کو آدھے دونوں طرف کر کے کفن کے اوپر سینہ پر ڈال دیں۔ پھر خمار یعنی سر بند کو سر اور بالوں پر ڈال دیں۔ اس کو باندھنے اور لپیٹنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد تہ بند (ازار) کو اس طرح لپیٹیں کہ دایاں کنارہ اوپر اور بایاں نیچے رہے۔ سر بند اس کے اندر آجائے گا۔ اس کے بعد سینہ بند کو باندھ دیں۔ اس طریقہ سے سینہ بند، تہ بند کے اوپر اور بڑی چادر کے اندر رہو گا۔ لیکن اگر اس کو کفن کے اوپر تہ بند سے پہلے بھی باندھ دیا جائے تب بھی جائز ہے۔ اور اگر تمام کپڑوں کے اوپر یعنی بڑی چادر کے بھی اوپر باندھ دیا جائے تب بھی درست ہے۔ پھر کپڑے کی دھجی سے سر، پاؤں اور کمر تین جگہ سے بڑی چادر کو باندھ دیں۔

نوٹ: مذکورہ کپڑوں کے علاوہ جنازہ پر جو چادر ڈال دیتے ہیں وہ کفن میں داخل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی چادر اوپر ڈال دیتا ہے اور قبر پر جا کر اتار لیتا ہے تو کچھ حرج نہیں۔ نیز عورت کے جنازہ پر بانس کی تیلیاں یا درخت کی ہری شاخیں لگا کر چادر ڈالنی چاہئے تا کہ پردہ رہے۔

نمازِ جنازہ

☆ نمازِ جنازہ ''فرض کفایہ'' ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کچھ لوگوں نے نمازِ جنازہ پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے۔ اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے۔

☆ جو نمازِ جنازہ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

☆ نمازِ جنازہ کے لئے جماعت شرط نہیں۔ اگر ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔

نمازِ جنازہ کے ارکان

نمازِ جنازہ کے مندرجہ ذیل دو رکن ہیں

۱۔ چار بار تکبیر کہنا۔

۲۔ کھڑے ہو کر پڑھنا۔

نمازِ جنازہ کی تین سنتیں ہیں۔

۱۔ اللہ کی حمد و ثناء کرنا۔

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔

۳۔ میّت کے لئے دعا کرنا۔

میّت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا۔ جو مرا ہوا پیدا ہوا اس کی نمازِ جنازہ نہیں۔ نیز میت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ غائب کی نمازِ جنازہ نہیں۔ اگر کئی میّتیں جمع ہو جائیں تو سب کے لئے ایک ہی نماز کافی ہے۔ لیکن سب کی نیت کرے اور علیحدہ علیحدہ پڑھے تو افضل ہے۔

نمازِ جنازہ کی نیت وطریقہ

میں اللہ تعالیٰ کے لئے نماز جنازہ کی چار تکبیرات کے ساتھ نیت کرتا ہوں۔ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود شریف واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دعا واسطے اس میت کے، پیچھے اس امام کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ (ہر مسلمان مرد وعورت بالغ و نابالغ کیلئے یہی نیت ہوگی)

☆ نیت کر کے امام و مقتدی دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ ثنا میں وتعالیٰ جدک کے بعد وجل

ثــــــنــــاؤک پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے دوسری تکبیر کہیں۔ اور نماز والا درود شریف پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تیسری تکبیر کہیں۔ اور میت کی دعا پڑھیں۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ کر دائیں اور بائیں سلام پھیر دیں۔

نماز جنازہ کے چند مسائل

☆ چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے سلام میں میت، فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے۔ (بہار شریعت)

☆ کوئی شخص ایسے وقت آیا کہ امام پہلی تکبیر کہہ چکا تھا تو وہ انتظار کرے یہاں تک کہ امام جب دوسری تکبیر کہے تو اس کے ساتھ تکبیر کہہ کر نماز میں شریک ہو اور جب امام فارغ ہو تو وہ جنازہ کے اٹھنے سے پہلے بقیہ تکبیر کہہ لے جو اس سے فوت ہو گئی ہے۔ اگر امام دو یا تین تکبیریں کہہ چکا ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری جلد اول)

☆ عورت مر جائے تو شوہر اس کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے۔ قبر میں بھی اتار سکتا ہے اور اس کا منہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ البتہ بدن کو بلا حائل ہاتھ نہیں لگا سکتا اور نہ ہی غسل دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت)

☆ بعض لوگ جوتا پہنے ہوئے اور بعض لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں اس سلسلے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر جوتا پہنے ہوئے نماز جنازہ پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اور اگر جوتے پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

☆ نمازِ جنازہ تیار ہے اور جانتا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نمازِ جنازہ ختم ہو جائے گی تو ایسی صورت میں تیمم کر کے نمازِ جنازہ میں شامل ہو جانا چاہئے۔

☆ جس نے خودکشی کر لی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازے کی نماز پڑھی

جائے گی۔ (بہارِ شریعت)

☆ جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا اسے غسل دیں گے اور نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔ (عالمگیری، درِمختار)

☆ جس نے اپنی ماں یا باپ میں سے کسی کو مار ڈالا ہو اور ڈاکو جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا گیا۔ ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (عالمگیری، درِمختار)

☆ بہتر یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں کم از کم تین صفیں ترتیب دی جائیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔

☆ کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نمازِ جنازہ پڑھی جا سکتی ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کر لی جائے۔

☆ اگر چند جنازے ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یا برابر برابر رکھیں اگر سب ایک جنس کے ہوں اور آگے پیچھے رکھیں تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو اور اگر مختلف جنس کے ہوں تو پہلے مرد اس کے بعد بالغ لڑکا پھر عورت اور پھر نابالغ۔

جنازہ لے کر چلنے کے مسائل

☆ جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اس عبادت میں کوتاہی نہ کرے۔

☆ سنت یہ ہے کہ چار اشخاص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک ایک شخص لے اور اگر صرف دو اشخاص نے جنازہ اٹھایا تو بلا ضرورت مکروہ اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دیا جائے اور ہر بار دس دس قدم چلا جائے اور اس کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دیا جائے پھر

داہنے پائنتی، پھر بائیں سرھانے اور پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلا جائے تو کل چالیس قدم ہوئے۔ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لیکر چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

- ☆ جنازہ درمیانی چال سے لے کر چلا جائے اس طرح کہ میت کو جھٹکا نہ لگے۔
- ☆ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کے لئے افضل یہ ہے۔ کہ جنازہ کے پیچھے چلیں۔ دائیں، بائیں اور آگے نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں شمار نہ کیا جائے اور سب کے سب آگے چلیں تو مکروہ ہے۔
- ☆ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ ہے اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہو۔
- ☆ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔
- ☆ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموشی کے ساتھ چلنا چاہیئے۔ موت اور احوال قبر کو پیش نظر رکھنا چاہئے، دنیاوی گفتگو نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی ہنسنا چاہیے۔
- ☆ جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے۔
- ☆ جب جنازہ کو نیچے رکھیں تو قبلہ کی طرف پاؤں یا سر نہ ہو بلکہ جس طرح قبر میں لٹاتے ہیں اس طرح رکھیں یعنی داہنی کروٹ قبلہ کی طرف ہو۔

قبر و دفن کے چند مسائل

- ☆ میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔
- ☆ قبر کی لمبائی میت کے قد کے برابر ہونی چاہئے اور چوڑائی آدھے قد کی۔ اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی۔ اور بہتر یہ ہے کہ گہرائی بھی قد کے ہی برابر ہو۔
- ☆ میت کو قبر کے اس طرف رکھنا چاہئے جس طرف قبلہ ہے۔

☆ میت کو قبلے کی جانب سے قبر میں اتارنا چاہئے۔

☆ میت کو قبر میں اتارنے والوں کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ قبر میں اتارنے والے قوی اور نیک وصالح ہوں۔

☆ عورت کی میت کو قبر میں اتارنے والے اس کے محرم ہونے چاہئیں اگر وہ نہ ہوں تو دیگر رشتے دار اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گار اجنبی بھی اتار سکتا ہے۔

☆ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

☆ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کردیں۔

☆ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں۔ کہ اب ضرورت نہیں۔ اور اگر نہ کھولی تب بھی کوئی حرج نہیں۔

☆ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کردیں۔ اور اگر زمین نرم ہو تو تختے اور سلیبیں لگانا بھی جائز ہے۔ تختوں یا سلیبوں کے درمیان جھری رہ گئی ہو تو اسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کردیں۔

☆ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو یا قبرستان میں موجود لوگوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیئے۔ ہنسی مذاق اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور موت و احوالِ قبر کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

☆ عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختے یا سلیبیں لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھنا چاہئے۔

☆ تختے یا سلیبیں لگانے کے بعد مٹی دی جائے۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری بار کہیں

وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ اور تیسری بار کہیں وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى

☆ باقی مٹی ہاتھوں یا کھرپی یا پھاوڑے وغیرہ سے ڈالی جا سکتی ہے۔ جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔

☆ مستحب ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات الٓمٓ سے الْمُفْلِحُوْن تک اور پائنتی کی طرف سورۂ بقرہ کا آخری رکوع ختم سورۃ تک پڑھا جائے۔

☆ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں کوئی وحشت نہ ہوگی۔

☆ اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور میت کیلئے دعا و استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

☆ قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے۔

☆ قبر میں شجرہ یا عہد نامہ رکھنا جائز ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھا جائے بلکہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اس سے مغفرت کی امید ہے۔

☆ ایک شخص نے اپنی پیشانی اور سینے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھنے کی وصیت کی تھی۔ اس کے انتقال کے بعد ایسا ہی کیا گیا۔ پھر کسی نے اسے خواب میں دیکھا۔ حال پوچھا تو اُس نے کہا، جب میں قبر میں رکھا گیا۔ عذاب کے فرشتے آئے۔ فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو میں عذاب سے بچ گیا۔ (درمختار)

☆ میت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھنا جائز ہے۔ یوں بھی کیا جاسکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھی جائے اور سینہ پر کلمۂ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا جائے مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کی انگلی سے لکھا جائے روشنائی سے نہیں۔

زیارتِ قبور

☆ زیارتِ قبور مستحب ہے۔

☆ ہفتے میں ایک دن جمعہ یا جمعرات یا پیر کے دن زیارتِ قبور کیلئے قبرستان جانا مناسب ہے۔

☆ زیارتِ قبور کیلئے سب سے افضل دن جمعہ اور وقت صبح ہے۔

☆ قبرستان عبرت کی جگہ ہے۔ اسلئے وہاں جائے تو اپنی موت اور قبر کو پیش نظر رکھے۔ اپنے اور اہلِ قبرستان کیلئے دعائے مغفرت کرے۔

☆ اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر زیارت وحاضری کیلئے سفر کرنا جائز ہے۔

☆ زیارت قبور کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے چہرے کے سامنے کھڑا ہو۔ سرہانے کی طرف سے نہ آئے اور نہ ہی کھڑا ہو اسلئے کہ میت کیلئے باعث تکلیف ہے۔

☆ پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلے سے بیٹھے کہ جتنے فاصلے سے اسکی زندگی میں اس کے پاس بیٹھتا تھا۔

☆ قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر وتازہ رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔

☆ اسی طرح جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔

☆ قبر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہئے کہ اسکی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے۔ (بہارِ شریعت جلد اول)

تعزیت کا اسلامی طریقہ

☆ مسلمان میت کی تعزیت کرنا مسنون ہے۔

☆ حدیث شریف میں ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔

☆ تعزیت میں یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اس کو اپنی رحمت میں ڈھانپے۔ اور آپ کو اس مصیبت پر صبر عطا فرمائے۔

☆ تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے۔ اس کے بعد تعزیت مکروہ ہے مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد تین یوم کے تعزیت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ میت کے پڑوسی یا دُور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے لئے اس دن اور رات کیلئے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور اصرار کر کے انھیں کھلائیں۔ (ردالمختار)

☆ میت کے گھر والوں کیلئے صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ۔ (عالمگیری)

☆ میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے۔ یہ کھانا صرف گھر والوں کیلئے کھانا بہتر ہے۔ اوروں کیلئے کھانا مناسب نہیں۔ (عالمگیری)

☆ جو ایک بار تعزیت کر آیا اُسے دوبارہ تعزیت کیلئے جانا مکروہ ہے۔ (درمختار)

☆ میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لئے گھر میں بیٹھنا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کریں جائز ہے۔

☆ تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

☆ نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو ''بین'' کہتے ہیں، بالاجماع حرام ہے۔اسی طرح گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ پیٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔

☆ آواز سے رونا منع ہے اور اگر آواز بلند نہ ہو تو اسکی ممانعت نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر گریہ فرمایا۔(بہارِ شریعت، ج اول)

☆ میت کے تیجے (سوئم) وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے۔اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثا میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔

☆ اسی طرح اگر بعض ورثا موجود نہ ہوں اور ان سے اجازت نہ لی گئی ہو تب بھی ناجائز ہے۔

☆ اور اگر سب ورثا بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو یا کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں لیکن بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں (بہارِ شریعت جلد اوّل حصہ چہارم)

ایصال ثواب کی شرعی حیثیت

ایصال ثواب یعنی قرآن مجید، درود شریف، کلمۂ طیبہ یا کسی بھی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔عبادات مالیہ یا بدنیہ، فرض ونفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔زندوں کے ایصال ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے۔مثلاً حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔''مردہ قبر میں ڈوبنے والے، فریاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے۔تاکہ کوئی اُس کا ہاتھ پکڑے۔اور وہ اپنے ماں باپ، بھائی

اور دوست کی طرف سے دعائے خیر کا منتظر ہوتا ہے اور جب اسے ان کی طرف سے دعائے خیر پہنچتی ہے تو وہ اسے تمام دنیا و مافیہا (جو کچھ دنیا اور اس کے اندر ہے) سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل دنیا کی دعا کا ثواب اہل قبور کو بخشش اور رحمت میں پہاڑوں کی مانند پہنچاتا ہے۔ تحقیق مُردوں کیلئے زندوں کا تحفہ ان کے حق میں دعائے خیر اور استغفار کرنا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

قرآنِ حکیم اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ میت کے ایصال ثواب کیلئے جو بھی نیک عمل کیا جائے مثلاً قرآن خوانی، ذکر و نعت خوانی، درود شریف یا مختلف تسبیحات کا ورد، مستحقین کیلئے کھانے کا اہتمام یا لباس کی فراہمی، نقد صدقات یا مساجد و مدارس کی تعمیر میں حصہ لیکر صدقۂ جاریہ کا اہتمام کرنا وغیرہ ان تمام اعمال صالحہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مقبرے پر گزرے اور گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر مردوں کو ایصال ثواب کرے تو جس قدر ان سب مُردوں کو ثواب پہنچے گا، اسی قدر اس پڑھنے والے کو بھی ثواب عطا ہوگا۔ (دار قطنی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ایک نیک بخت آدمی کا درجہ بلند کرتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ باری تعالیٰ! یہ درجہ کیوں کر بلند ہوا؟ ارشاد باری ہوتا ہے تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے جو اس نے تیرے لئے کیا۔ (مشکوٰۃ)

میت کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا

میت کیلئے صدقہ وخیرات کرنا مستحب ہے۔ اور اس سے اُس کو نفع پہنچتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ

علیہ وسلم! میرا باپ فوت ہوگیا ہے۔اور مال چھوڑ گیا ہے۔کوئی وصیت بھی نہیں کی اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بنے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''ہاں''۔(صحیح مسلم)

اسی طرح ایک صحابی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے انتقال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے خیرات کرسکتا ہوں''؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''ہاں''عرض کی کونسی خیرات بہتر رہے گی؟ فرمایا''پانی پلانے کا انتظام''۔(مسند احمد، سنن نسائی)

ہُنڈی (Bill of Exchange) کی بیع کی شرعی حیثیت

''ہُنڈی کی بیع'' دراصل قرض کی بیع ہے۔اور اسمیں ایک شخص اپنا واجب الادا قرض اُس شخص یا ادارے کو بیچتا ہے جس پر اُس کا قرض واجب نہیں ہے اور یہ ناجائز ہے۔

اس بیع کے عدم جواز کا سبب یہ ہے کہ اسمیں''غرر''(دھوکا) ہے۔کیونکہ ہوسکتا ہے کہ مقروض دیوالیہ ہوجائے یا اس کی جملہ املاک کسی حادثے کے نتیجے میں تلف ہوجائیں تو وہ دستاویز جس کی بیع ہوئی ہے اپنی قدر و قیمت کھو بیٹھے گی۔

بعض علماء نے ہُنڈی کی بیع کو اس بنا پر ناجائز قرار دیا ہے کہ یہ زیادتی اور تاخیر کے ساتھ نقود کا نقود سے تبادلہ ہے اور''ربٰو الفضل''(ایک ہی جنس کی چیزوں کا تبادلہ اسی جنس کے ساتھ کمی بیشی میں کرنا) کی حرمت کا اس پر اطلاق ہوتا ہے۔(تفہیم المسائل)

فلیٹ اور دکان کی پگڑی کی شرعی حیثیت

ہمارے ملک کے بڑے شہروں اور تجارتی مراکز میں یہ طریقہ کار عام ہے کہ فلیٹ اور دکانیں کرائے پر دی جاتی ہیں۔کرایہ اگرچہ معمولی ہوتا ہے لیکن بھاری رقم بطور پگڑی وصول کی

جاتی ہے۔اور ایک کرایہ دار جب فلیٹ یا دکان دوسرے کرایہ دار کو منتقل کرتا ہے اور قبضہ دیتا ہے تو پگڑی وصول کرتا ہے۔موقع ومحل کے اعتبار سے پگڑی کی شرح مقرر ہوتی ہے۔یاد رکھئے ! پگڑی کا یہ لین دین شرعی اعتبار سے ناجائز ہے۔چونکہ قبضہ کوئی حسی چیز نہیں ہے اسلئے یہ بیع باطل ہے۔

بعض لوگوں نے اس کے جواز کا یہ حیلہ تجویز کیا ہے کہ دکان اور فلیٹ میں کچھ چیزیں از قسم فرنیچر وسامان وغیرہ رکھ دی جائیں اور پگڑی کی مالیت کے برابر ان کی قیمت مقرر کر کے لی جائے۔گویا یہ ''اونٹ کے گلے میں بلی'' والی بات ہے۔لیکن ظاہر ہے کہ فقہی یا قانونی حیلہ اور بات ہے اور خداوند علیم وخبیر کے سامنے سرخرو ہونا اور بات ہے۔وہ ظاہر و باطن اور نیتوں کا حال خوب جانتا ہے۔(تفہیم المسائل)

باب سوم

روزمرہ معاملات سے متعلق

چند اہم دعائیں

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ۝

(صحیح بخاری)

"اے اللہ میں تیرے نام پر مرتا اور جیتا ہوں"

بیدار ہونے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۝

(صحیح بخاری)

"تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے"

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۝

(مشکوٰۃ)

"اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ خواہ وہ مذکر ہوں یا مونث"

بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ۝

(مشکوٰۃ)

"تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور فرمائی۔
اور مجھے عافیت بخشی"

وضو شروع کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(ابوداؤد شریف)

"اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے"

وضو کرنے کے بعد کی دعا

پہلے کلمہ شہادت پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۝

(ترمذی شریف)

"اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور خوب پاک صاف رہنے والوں میں شامل فرما" (آمین)

کپڑے تبدیل کرتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ۝

(ابوداؤد)

''تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری طاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا''

نیا کپڑا پہنتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ۝

(ترمذی شریف)

''تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا۔ جس سے میں اپنی ستر پوشی کروں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کروں''

کھانا شروع کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ ۝

(ترمذی شریف)

''میں اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کرتا ہوں''

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(ترمذی شریف)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا''

دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ۝

(صحیح مسلم)

''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا آپ اس کو کھلایئے اور جس نے مجھے پلایا آپ اس کو پلایئے''

مشروبات / پانی پیتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(ترمذی شریف)

''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے''

مشروبات / پانی پینے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۝

(ترمذی شریف)

''تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں''

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۝

(مشکوٰۃ شریف)

"ہم اللہ کا نام لیکر داخل ہوتے ہیں اور اللہ ہی کا نام لیکر باہر نکلتے ہیں
اور ہمارا اللہ ہی پر بھروسہ ہے"

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝

(مشکوٰۃ شریف)

"میں اللہ کا نام لیکر نکلتا ہوں۔ اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور گناہوں سے بچنے کی
طاقت اور نیک کام کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے"

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ
لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۝

(مشکوٰۃ شریف)

"اللہ کے نام کے ساتھ اور سلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے اللہ!
میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"

مسجد سے باہر نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ○

(مشکوٰۃ شریف)

''اللہ کے نام کے ساتھ اور سلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

(سورۃ الزخرف۔۱۴،۱۵)

''پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے لئے مسخر کردی اور ہم اس کی مدد کے بغیر اس پر قابو نہیں پا سکتے تھے۔ اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں''

کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

(سورۂ ہود۔۴۱)

''اللہ ہی کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے''

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○

(صحیح بخاری)

''اللہ سب سے بڑا ہے''۔

بلندی سے اترتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ ○

(سنن ابوداود)

''اللہ تعالیٰ پاک ہے''۔

چھینک آنے پر پڑھی جانے والی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ○

(بخاری شریف)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں''

الحمدللہ کے جواب میں پڑھی جانے والی دعا

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ○

(بخاری شریف)

''اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے'' (آمین)

یرحمک اللہ کہنے والے کے لئے دعا

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ ۝

(ترمذی)

''اللہ تعالٰی میری اور تمہاری مغفرت فرمائے'' (آمین)

غصہ کے وقت پڑھی جانے والی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

(صحیح بخاری)

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے''

آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ۝

(دارمی)

''اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت بھی اچھی کر دے''

کسی کو مسکراتا دیکھتے وقت کی دعا

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ۝

(صحیح بخاری)

''اللہ تجھے ہنستا رکھے''

کسی سے کوئی چیز لیتے وقت کی دعا

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ○

(ترمذی)

''اللہ تجھے بہترین جزا دے'' (آمین)

علم میں اضافہ کی دعا

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○

(القرآن)

''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما'' (آمین)

کند ذہن طلبہ کا حافظہ تیز کرنے کا وظیفہ

کند ذہن بچے کو ضرورت کے مطابق سات دن، گیارہ دن یا اکیس دن صبح نہار منہ تازہ روٹی پکا کر اُس پر سات (7) مرتبہ انگلی سے ''یا اللہ'' لکھ کر کھلانے سے بچے کا ذہن کھل جاتا ہے۔

حافظہ تیز کرنے کا وظیفہ

يَا عَلِيْمُ جل جلالہٗ

''اے زیادہ جاننے والے''

مندرجہ بالا اسمِ الٰہی اکیس (21) مرتبہ پانی پر دم کر کے چالیس روز تک نہار منہ پلانے سے حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔

علم اور جہل کی برائی سے پناہ چاہنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ۝

(سنن نسائی)

''اے اللہ! میں اپنے علم اور جہل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں'' (آمین)

قرض کی ادائیگی کیلئے پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۝

(ترمذی شریف)

''اے اللہ! اپنی حلال کردہ چیزوں کو میرے لئے اتنا کافی کردے کہ میں آپ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کروں اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا ہر مخلوق سے بے نیاز کردے'' (آمین)

قرض وصول کرتے وقت کی دعا

اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ ۝

(صحیح بخاری)

''تو نے (میرا حق) پورا ادا کردیا۔ اللہ تجھے پورا اجر دے'' (آمین)

ادائے قرض کے لئے پڑھی جانے والی دعا

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(ال عمران:۲۶)

''کہہ دیجئے، اے اللہ! ملک کے مالک، تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے، سلطنت چھین لے۔ اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بے شک۔ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''

مندرجہ بالا آیت کریمہ روزانہ صبح و شام سات مرتبہ پڑھی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ قرض ادا ہو جائے گا۔

رزق میں کشادگی اور خیر و برکت کے لئے پڑھا جانے والا وظیفہ

اَللّٰهُمَّ يَا شَكُوْرُ جل جلالہ

''اے اللہ! اے قدر دان!''

کاروبار یا روزگار کی بندش و تنگی دور کرنے کے لئے مندرجہ بالا وظیفہ روزانہ بلا ناغہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے۔ اور اس پانی کو پینے اور آنکھوں میں بھی لگایا جائے۔ تو انشاء اللہ العزیز رزق و کاروبار میں کشادگی و فراخی بھی ہو گی۔ اور اس پانی کی برکت سے آنکھوں کی روشنی میں بھی اضافہ ہو گا۔

رزق میں اضافہ اور کشادگی کیلئے پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

(الشوریٰ۔۱۹)

''اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے۔ وہ جسے چاہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت وعزت والا ہے''

مندرجہ بالا آیت کریمہ ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھی جائے تو انشاء اللہ العزیز رزق میں اضافہ اور کشادگی ہوگی۔

تنگ دستی دور کرنے کیلئے پڑھی جانے والی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَمَالِىْ وَدِيْنِىْ اَللّٰهُمَّ ارْضِنِىْ بِقَضَآءِكَ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا قُدِّرَ لِىْ حَتّٰى لَآ اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَآ اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ ۝

(اسلامی وظائف)

''اللہ کا نام لیتا ہوں اپنے نفس، مال اور دین پر۔ اے اللہ! تو مجھے خوش کردے، اپنے قضاوقدر (فیصلے) سے اور جو کچھ میرے لئے مقدر کر دیا گیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ تاکہ میں دیر سویر کو پسند نہ کروں''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو تنگ دست اور محتاج آدمی گھر سے باہر نکلتے وقت اس دعا کو پڑھ لیا کرے تو اسکی معاشی پریشانی اور تنگ دستی دور ہو جائے گی۔

(انشاء اللہ الرحمٰن)

اللہ کی عطا پر قناعت اور اس میں برکت کیلئے پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ ۝

(حاکم)

"اے اللہ! آپ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دیجئے اور اس میں میرے لئے برکت فرمایئے اور میری جو چیزیں مجھ سے غائب ہیں آپ میری غیر حاضری میں ان کی حفاظت فرمایئے" (آمین)

بیمار کی عیادت کے وقت کی دعا

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۝

(صحیح بخاری)

"کوئی حرج نہیں، انشاء اللہ یہ بیماری تمہارے لئے (گناہوں سے) پاکی کا سبب ہوگی"

پریشانی کے وقت کی دعا

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۝

(حاکم)

"اے زندہ اور قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں"

کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

جو شخص کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر مندرجہ ذیل دعا (آہستہ) پڑھے تو انشاء اللہ وہ اس بیماری یا مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ
وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ۝

(ترمذی شریف)

''سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے، جس نے مجھے اس بیماری (مصیبت) سے بچائے رکھا ہے، جس میں تجھے مبتلا کیا ہے۔ اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی''

رنج وغم سے پناہ کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج وغم سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس دعا کو پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ۝

(حصن حصین)

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر وغم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی وکاہلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے''

ہر مصیبت و بلا سے نجات کیلئے پڑھی جانے والی دعا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

(آل عمران: ۱۷۳)

''اللہ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کارساز ہے''

جو شخص کسی مصیبت و بلا میں مبتلا ہو وہ مندرجہ بالا آیت کریمہ بکثرت ورد رکھے۔
انشاء اللہ اس کی بلا و مصیبت دور ہو جائے گی۔

دفع آفات کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص یہ دعا پڑھ لیا کرے

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝

''کسی نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے''

وہ سوائے موت کے اپنے اہل و عیال اور مال میں کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔

ذلت دارین سے محفوظ رہنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا
مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۝

(ابن حبان۔ حاکم)

''اے اللہ! ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما۔ اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما'' (آمین)

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ٥

(نسائی۔ابوداؤد)

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قلت اور ذلت سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے"

مندرجہ بالا دعا کا ورد رکھنے والے کو انشاء اللہ العزیز اللہ رب العزت محتاجی اور ذلت سے محفوظ رکھے گا۔

فکر و پریشانی دور کرنے کی دعا

فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ٥

(التوبہ۹:۱۲۹)

"پس آپ کہہ دیجئے، مجھے اللہ کافی ہے۔اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں۔میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے"

حضرت ابوالدرداؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مندرجہ بالا آیت کریمہ روزانہ صبح و شام سات، سات مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی اہم فکروں اور پریشانیوں کیلئے کافی ہوگا۔ (سنن ابوداؤد)

بدبختی سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدبختی سے پناہ مانگا کرتے تھے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ ۝

(بخاری۔ مسلم)

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے فیصلے سے اور دشمنوں کی خوشی سے''

آشوبِ چشم سے محفوظ رہنے کی دعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الصَّادِقُ الْوَعْدُ الْاَمِیْنُ ۝

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو کہ روشن حق کا بادشاہ ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے، وعدے کے پابند اور امانتدار رسول ہیں''

مندرجہ بالا دعا اول و آخر درود شریف کے ساتھ تین، پانچ یا سات مرتبہ پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں پر پھونک مار کر آنکھوں پر پھیریں یا سرمہ لگائیں تو دعا کا پہلا حصہ طاق عدد میں پڑھ کر سلائی پر پھونک مار کر دائیں آنکھ میں تین مرتبہ پھیریں اور دعا کا دوسرا حصہ طاق عدد میں پڑھ کر سلائی پر پھونک مار کر بائیں آنکھ میں دو مرتبہ پھیریں۔ انشاء اللہ اسکی برکت سے نہ تو آنکھیں دکھنے آئیں گی اور نہ ہی نظر کمزور ہوگی۔

حفاظتِ بصارت کی دعا

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝

(سورۂ ق آیت۔۲۲)

''پس ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا، تو آج تیری نگاہ تیز ہے''

اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ کر انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر لگانے سے انشاءاللہ بصارت میں کمی نہ ہوگی بلکہ کمزوری بھی دور ہو جائے گی۔

وفات کی خبر سن کر پڑھی جانے والی دعا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

(البقرۃ:۱۵۶)

''بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کیطرف لوٹ کر جانے والے ہیں''

حصول شہادت کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ شَهَادَةً فِىْ سَبِيْلِكَ
وَاجْعَلْ مَوْتِىْ فِىْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ۝

''اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما۔ اور اپنے حبیب کریم ﷺ کے شہر میں موت عطا فرما'' (آمین)

ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

(آل عمران:۸)

''اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ فرما،
اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بے شک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے''

جو شخص ہر نماز کے بعد مندرجہ بالا آیت قرآنی کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا سے ایمان کے ساتھ رخصت ہوگا۔

اپنی اور اہل ایمان کی مغفرت کیلئے پڑھی جانے والی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ○

(سورۃ الحشر:۱۰)

''اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی جو ہم سے پہلے
ایمان لائے، بخشش و مغفرت فرما'' (آمین)

اس قرآنی دعا کی برکت سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

بالغ مرد وعورت کی دعائے نماز جنازہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ۝

''اے اللہ! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر مردہ کو، ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو، ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو، ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے، اُس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے، تو اس کو ایمان پر موت دے'' (آمین)

نابالغ لڑکے کی دعائے نمازِ جنازہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۝

''اے اللہ! تو اس لڑکے کو ہمارے لئے پیشرو بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر کا موجب، وقت پر کام آنے والا اور ہماری سفارش کرنے والا بنا دے، جس کی سفارش منظور ہو جائے'' (آمین)

نابالغ لڑکی کی دعائے نمازِ جنازہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۝

''اے اللہ! تو اس لڑکی کو ہمارے لئے پیش رو بنا دے۔ اور اس کو ہمارے لئے اجر کا موجب، وقت پر کام آنے والا اور ہماری سفارش کرنے والا بنا دے۔ جس کی سفارش منظور ہو جائے'' (آمین)

مخلوق کے شر سے بچنے کی دعا

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○

(ترمذی شریف)

''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی''

بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھی جانے والی دعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ
بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(ترمذی شریف)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلئے بادشاہی اور اسی کیلئے تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور وہ زندہ ہے اس کو موت نہیں آئے گی۔ بھلائی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کو سب سے بری جگہ فرمایا ہے اور بلا ضرورت بازار جانے کو برا بتایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص بازار جاتے وقت مندرجہ بالا دعا پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ ایک لاکھ گناہ مٹائے گا۔ اور ایک لاکھ درجات بلند فرمائے گا۔ اور اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

خرید وفروخت میں نقصان سے بچنے کے لئے بازار میں پڑھی جانے والی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ٥

(حاکم)

''میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوا۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں۔ اور معاملہ میں نقصان اٹھاؤں''

رنج وغم سے نجات اور خزانہ غیب سے رزق پہنچانے والی دعا

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ٥

(ترمذی۔ ابوداؤد)

''اے پروردگار! تو مجھے بخش دے۔ اور میرے اوپر توجہ فرما۔ بے شک تو بہت زیادہ توجہ کرنے والا اور بخشنے والا ہے''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ جو شخص ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو رنج وغم اور تنگی سے نجات دے کر ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے کہ جہاں سے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

ہر قسم کی مدد کی ضرورت کے وقت پڑھی جانے والی دعا

یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ
یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ○

(طبرانی)

''اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو''

اس مندرجہ بالا دعا کو ہر مشکل و پریشانی کے وقت خصوصیت کے ساتھ سفر میں راستہ بھول جانے یا جانور یا کسی چیز کے گم ہو جانے پر پڑھنے کی صورت میں غیب سے اللہ تعالیٰ کی مدد ظاہر ہوتی ہے۔ اور مشکل و پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

جب کوئی شے پسند آئے تو اس وقت کی دعا

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○

''جیسا اللہ تعالیٰ نے چاہا (بنایا) اللہ کے سوا کسی کی قوت نہیں''

تھکن دور کرنے کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ ○ ---------------- 33 بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ○ ---------------- 33 بار

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○ ---------------- 34 بار

ایک مرتبہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کام کی وجہ سے تھک جانے کی شکایت کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مندرجہ بالا تسبیحات تعلیم فرمائیں۔ اور فرمایا کہ ان کے پڑھنے سے تمہاری تھکن دور ہو جائے گی۔

نیند کی کمی دور کرنے کی دعا

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝

(الفرقان: ۴۷)

"اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ بنایا اور نیند کو آرام بنایا اور دن اٹھنے (کام کرنے) کیلئے بنایا"

جس شخص کو رات کو نیند نہ آتی ہو وہ خود یا کوئی دوسرا شخص پانچ سو مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے۔ اور سات دن برابر اس عمل کو کرے۔ انشاء اللہ نیند نہ آنے کی شکایت جاتی رہے گی۔

سر کا درد دور کرنے کی دعا

یَاجَبَّارُ یَاسَلَامُ

"اے دلوں کو جوڑنے والے اور اے سلامتی دینے والے"

مریض کے ماتھے پر سات مرتبہ یَاجَبَّارُ انگلی سے لکھا جائے پھر تین دفعہ ماتھا پکڑ کر یَاجَبَّارُ یَاسَلَامُ سات، سات دفعہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ درد سر جاتا رہے گا۔

وسوسوں سے حفاظت کی دعا

رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝
وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

(المومنون: ۹۷-۹۸)

''اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے۔ اور اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں''

جس کے دل میں شیطانی وسوسے بہت پیدا ہوتے ہوں وہ مندرجہ بالا دعا کو بکثرت پڑھا کرے۔ انشاء اللہ الرحمٰن اس کو شیطانی وسوسوں سے نجات مل جائے گی۔

شیطانی وسوسہ دور کرنے کی دعا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ شیطانی وسوسہ کے وقت تین بار اٰمَنْتُ بِاللهِ (میں ایمان لایا اللہ پر) کہہ لیا کرو۔ اور

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (الاخلاص۔ ا تا ۴)

''آپ فرمایئے، کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں''

پڑھ لیا کرو۔ پھر بائیں جانب تین مرتبہ تھوک کر اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے) پڑھ لیا کرو۔ تو شیطانی وسوسہ دور ہو جائے گا۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

ازواج واولاد کے صالح ہونے کیلئے دعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○

(الفرقان۔۷۴)

"اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا" (آمین)

جو شخص اس دعا کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لے تو اس کی اولاد اور بیوی انشاء اللہ دیندار ہو جائیں گے۔

تلاش گمشدہ کے لئے پڑھی جانے والی دعا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○

(البقرۃ:۱۵۶)

"بے شک ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے"

اگر مندرجہ بالا آیت قرآنی پڑھ کر گم شدہ چیز تلاش کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ چیز مل جائے گی۔ ورنہ غیب سے کوئی اور اس سے عمدہ چیز ملے گی۔

جانوروں کو لگنے والی نظر بد دور کرنے کیلئے پڑھی جانے والی دعا

نظر کا لگ جانا حق ہے۔ چنانچہ اگر کسی کے جانور کو نظر لگ جائے۔ وہ بیمار یا سست ہو جائے تو مندرجہ بالا دعا پڑھ کر دم کیا جائے تو انشاء اللہ نظر بد کا اثر جاتا رہے گا۔ (ابن ابی شیبہ)

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ

لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ ○

''اے تمام لوگوں کے پروردگار! تو اس بیماری کو دور کردے۔ تو اچھا کردے، تو ہی اچھا کرنے والا ہے۔ تیرے سوا بیماریوں کو کوئی دور کرنے والا نہیں''

دشمن سے خوف کے وقت پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ○

(حصن حصین)

''اے اللہ! بے شک ہم تجھے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں لاتے ہیں۔ اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے خطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

شکر گزار بننے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ

فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا ○

(حصن حصین)

''اے اللہ! تو مجھے بہت صبر کرنے والا، اور بہت شکر کرنے والا بنادے۔ اور مجھے میری نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا کردے'' (آمین)

حسد سے محفوظ رہنے کی دعا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسد سے محفوظ رہنے کیلئے مندرجہ ذیل دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَحْسُوْدًا وَلَا تَجْعَلْنِیْ حَاسِدًا ○

(حصن حصین)

''اے اللہ! مجھے محسود (جس سے حسد کیا جائے) بنا اور حاسد (حسد کرنے والا) نہ بنا'' (آمین)

سستی، بخیلی، بڑھاپے اور عذاب قبر سے محفوظ رہنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مندرجہ ذیل دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ○

(حصن حصین)

''اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بخیلی، بڑھاپے، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

طہارت قلب اور حفاظت شرمگاہ کیلئے پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَاَحْصِنْ فَرْجِیْ ○

(حصن حصین)

''اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما۔ اور میرے قلب کو پاک فرما اور میری شرمگاہ کی حفاظت فرما''

نہ ڈرنے والے دل، نفع نہ پہنچانے والے علم اور قبول نہ ہونے والی دعا سے پناہ مانگنا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مندرجہ ذیل دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَدَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا ۝

(سنن نسائی)

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے دل سے جو (تجھ سے) ڈرنے والا نہ ہو اور اُس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس علم سے جو نفع بخش نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو''

نفاق، ریا، جھوٹ اور خیانت سے بچنے اور پاک ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَا، وَلِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ، وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۝

(حصن حصین)

''اے اللہ! میرے قلب کو نفاق سے اور میرے عمل کو دکھاوے سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک وصاف فرما۔ بے شک تو آنکھوں سے ہونے والی خیانتوں اور دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کو خوب جانتا ہے''

بخشش، رحم، رضائے الٰہی اور قبولیت اعمال کے لئے پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّہٗ ○

(ابن ماجہ۔ سنن ابی داؤد)

"اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا۔ ہمارے اعمال قبول فرما اور ہمیں بہشت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ سے بچا اور ہمارے تمام حالات درست فرما" (آمین)

بزدلی، بخیلی، بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ چاہنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ○

(سنن ابوداؤد۔ نسائی)

"اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور بخل سے اور بُری عمر سے (یعنی بہت ضعیف اور بوڑھا ہو جانے سے) اور سینہ کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے" (آمین)

گناہوں کی معافی کیلئے پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَ
اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ۝

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

''اے اللہ! میری خطا، میری نادانی اور میرا اپنے کام میں حد سے بڑھ جانا اور وہ سب گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرمادے'' (آمین)

اپنے کردہ اور نا کردہ اعمال کی برائی سے پناہ مانگنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا
عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ ۝

(صحیح مسلم، ابوداؤد)

''اے اللہ! میں اپنے ان اعمال کی برائی سے جو کر چکا ہوں اور ان اعمال کی برائی سے جو ابھی تک نہیں کیے، تیری پناہ مانگتا ہوں'' (آمین)

چوری سے حفاظت کیلئے

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آیت چوری کیلئے امان ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا
تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝

(بنی اسرائیل۔۱۱۰)

''آپ فرمایئے! اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے اسے پکارو۔
اس کے سارے نام ہی اچھے ہیں''

ایک صحابی جب سونے لگے تو انہوں نے یہ آیت پڑھی رات کو چور ان کے گھر میں داخل ہو گیا اور گھر میں جو سامان تھا وہ اس نے گٹھڑی میں باندھا اور اسے سر پر اٹھایا۔ گھر کے مالک صحابی جاگ رہے تھے اور دیکھ رہے تھے۔ جب چور سامان اٹھا کر دروازے پر پہنچا تو دروازے کو بند پایا گٹھڑی کو اس نے اتار کر نیچے رکھا تو دروازہ کھل گیا۔ اس نے چاہا کہ اب گٹھڑی اٹھا کر نکل جاؤں تو گٹھڑی اٹھاتے ہی دروازہ پھر بند ہو گیا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ یہ دیکھ کر وہ صحابی ہنس پڑے اور چور سے کہا کہ اے شخص! میں اس گھر اور اس گھر کے سامان کی حفاظت کر کے سویا تھا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین جلد۲ صفحہ ۲۲۰)

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

یَا بَاسِطُ جل جلالہٗ

''اے کشادگی عطا فرمانے والے''

ہر مشکل و پریشانی اور مصیبت سے نجات اور ہر حاجت کے پورا ہونے کے لئے مندرجہ ذیل اسم الٰہی کوئی بھی ایک وقت مقرر کر کے روزانہ بلاناغہ ۳۱۳ مرتبہ چالیس دن تک پڑھیں۔ اول و آخر طاق اعداد میں درود شریف بھی پڑھیں۔

اس کے بعد نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں مطلوبہ مقصد کی تکمیل اور کامیابی کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ منزل مراد ضرور حاصل ہوگی۔

دنیاوآخرت کی تمام مشکلات کا حل

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص سات مرتبہ صبح وشام یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے تمام تفکرات کی کفایت فرمائے گا۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ
وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

(التوبہ:۱۲۹)

"مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا۔
اور وہی عرش عظیم کا رب ہے"

جو شخص گھریلو یا کاروباری فکروں، پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو۔ اسے چاہیے کہ وہ ان کلمات کو صبح نماز فجر کے بعد سات مرتبہ اور شام کو نماز مغرب کے بعد سات مرتبہ پڑھنے کو اپنا معمول بنالے۔ تو انشاء اللہ ان کلمات جلیلہ کی برکت سے تمام فکروں اور پریشانیوں سے نجات پالے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کے لئے دعا

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

"بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے،
مسلمانوں پر کمال مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم
فرمادو، مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ
کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے" (التوبۃ ۱۲۸۔۱۲۹)

جو شخص ان مندرجہ بالا آیات قرآنی کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شافع محشر، ساقیٔ کوثر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے۔

مال تجارت میں برکت کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر کے لئے نکلے تو اپنے ساتھیوں سے حالت اور سہولت میں بہتر ہو اور توشہ میں ان سے بڑھ کر ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ان پانچ سورتوں کو پڑھ لیا کرو۔

۱۔ سورۂ کافرون ۲۔ سورۂ نصر ۳۔ سورۂ اخلاص

۴۔ سورۂ فلق ۵۔ سورۂ ناس

ہر ایک سورۃ کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرو حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان سورتوں کی برکت سے میں بہت مالدار ہو گیا اور جیسا آپ ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ (ابو یعلی)

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تین بار یہ کہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۝

''میں بخشش طلب کرتا ہوں اُس عظمت والے اللہ سے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ ہے، خود قائم ہے اور ہر چیز کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں''

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مثل ہوں یا ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کے مساوی ہوں یا دنیا کے دنوں کے عدد کے مطابق ہوں۔ (اسلامی تربیتی نصاب، جلد دوم)

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی مندرجہ ذیل آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ جس گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

(ترمذی۔ نسائی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

''رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان لائے اس پر جو اسکے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے۔ سب ایمان لائے اللہ، اُس کے فرشتوں، اُسکی کتابوں اور اسکے رسولوں پر۔ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور انہوں نے عرض کی، کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا، مگر اسکی طاقت کے مطابق، اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا، اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی۔ اے ہمارے رب! ہمیں نہ پکڑ، اگر ہم بھولیں یا غلطی کریں۔ اے ہمارے رب! ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ، جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو ہم برداشت نہ کر سکیں۔ اور ہمیں معاف فرما دے بخش دے، اور ہم پر رحم فرما۔ اور تو ہی ہمارا مولیٰ ہے، پس تو ہماری مدد فرما کافر قوم پر'' (آمین)

نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو اس نے اپنے عرش کے خزانے میں سے مجھے دی ہیں۔ انہیں خود سیکھو، اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ رحمت ہیں، قرآن اور دعا ہیں۔ (حاکم)

صبح وشام سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھنے کی فضیلت

جو شخص تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پڑھ کر سورۃ الحشر کی آخری مندرجہ ذیل آیات

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

(الحشر: ۲۲ تا ۲۴)

”وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔ وہی بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا اور تکبر والا ہے۔ اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔ وہی اللہ ہے بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا۔ اور اسی کے ہیں سارے اچھے نام۔ اس کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہی عزت وحکمت والا ہے“

ایک بار پڑھ لے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے استغفار کریں اور اس دن مرے تو شہید کا ثواب پائے۔ اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک یہی فضیلت ہے۔ (جامع ترمذی)

باب چہارم

معمولات حلقۂ رحمانی

ختم خواجگان، حلقۂ ذکر، ختم شریف، ایصال ہدیہ، دعائے خیر۔

تعارف

الحمدللہ! اللہ رب العزت کا شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے مقبول ومقرب بندوں سے نسبت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس نسبت کو مزید قوی اور مستحکم فرمائے اور اس کے فیوض وبرکات سے ہمیں ہمیشہ مالا مال رکھے۔ آمین۔

ہر ایک سلسلے کے بزرگوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جب وہ کسی کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل فرماتے ہیں تو کچھ نہ کچھ اوراد اور معمولات مرید کی قلبی کیفیت کو دیکھتے ہوئے مقرر فرماتے ہیں۔ مرید کے لئے لازم ہوتا ہے کہ وہ شیخ کی تعلیمات کے مطابق ان اوراد کو اپنے معمولات میں شامل رکھے۔ کیونکہ یہ اوراد تزکیۂ نفس وروح کے لئے انتہائی معاون ومددگار ہوتے ہیں۔ نیز ان کی برکت سے بہت سی بلاؤں، تکالیف اور مشکلات سے نجات حاصل ہوتی ہے اور خیر وبرکت کا حصول ہوتا ہے۔

انعامِ لاثانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی سہارنپوری رحمۃ اللہ کے نام نامی اسم گرامی سے موسوم چشتیہ صابریہ سلسلہ کی شاخ ''حلقہ رحمانی'' میں بھی مختلف دعاؤں اور قرآنی آیات پر مشتمل ختم خواجگان پڑھا جاتا ہے، یہ تمام دعائیں اور قرآنی آیات ہمارے سلسلہ کے بزرگوں کے معمولات میں شامل رہی ہیں یا انہوں نے تعلیم فرمائی ہیں۔

محبوب رحمانی، حضرت خواجہ شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب خلیفہ محبوب العارفین، حضرت الحاج الحافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس ختم خواجگان کو وابستگان حلقہ کے روزانہ کے معمولات میں شامل فرمایا ہے۔ اس ختم خواجگان کو روزانہ کم ازکم ایک مرتبہ ضرور پڑھنا چاہئے۔ اللہ رب العزت اس کی برکت سے پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے گا اور ہر قسم کی آفات وبلایات سے بھی محفوظ فرمائے گا۔

اس کے علاوہ آپ نے جن امور و معمولات کی تاکید و تعلیم فرمائی ہے وہ بھی مندرجہ ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

۱) ہر ایک کے لئے لازم ہے کہ وہ با جماعت نماز پنجگانہ، رزقِ حلال، صدقِ مقال، نگاہ و شرمگاہ کی حفاظت، حقوق العباد کی ادائیگی اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچنے کا ضرور اہتمام کرے۔

۲) روزانہ کم از کم پاؤ پارہ قرآن مجید اور تین آیت قرآنی ''کنز الایمان مع خزائن العرفان یا تفسیر ضیا القرآن'' سے ترجمہ و تشریح کے ساتھ پڑھنے کو اپنا معمول بنائے۔

۳) اگر ممکن ہو تو نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین شریف اور ایک تسبیح سبحان اللہ، نماز ظہر کے بعد سورۂ فتح اور ایک تسبیح الحمد اللہ، نماز عصر کے بعد سورۂ نبا اور ایک تسبیح اللہ اکبر، نماز مغرب کے بعد سورۂ واقعہ اور ایک تسبیح کلمہ طیبہ، اور نماز عشأ کے بعد سورۂ ملک اور سورۂ مزمل اور ایک تسبیح درود شریف کے ورد کا اہتمام کرے۔

۴) دن کا کوئی وقت مقرر کر کے روزانہ ان تسبیحات کو ضرور پڑھنے کا اہتمام کرے۔

☆ ایک تسبیح درود شریف

☆ ایک تسبیح سورۃ الاخلاص مع بسم اللہ

☆ ایک تسبیح کلمہ طیبہ

☆ ایک تسبیح لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

☆ ایک تسبیح استغفار

☆ ایک تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ ○

☆ پھر ایک تسبیح درود شریف اور اس کے علاوہ ختم خواجگان اور شجرہ شریف پڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے پیشواؤں، عزیز و اقارب، جملہ مؤمنین و مؤمنات اور

مسلمین و مسلمات کو ایصال ہدیہ کرے۔

۵) روزانہ اپنے شیخ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق مراقبہ وذکر کا اہتمام کرے۔

۶) جس مرید کو اپنے شیخ یا کسی سلسلہ کے خلیفہ مجاز سے دلائل الخیرات شریف اور حزب البحر شریف کی باقاعدہ اجازت ہو وہ روزانہ ان کو پڑھنے کا ضرور اہتمام کرے۔

اس ضمن میں یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہئے کہ کوئی مرید کسی بھی قسم کا کوئی وظیفہ بغیر اجازت نہ پڑھے، اور اگر اپنے اوراد و معمولات میں کوئی اضافہ چاہتا ہے تو اپنے شیخ سے اجازت حاصل کرے، نیز اگر کوئی خواب یا مشاہدہ ہو تو وہ ضرور اپنے شیخ سے عرض کرے۔

۷) نماز مغرب کے بعد اگر فرصت کے لمحات ہوں تو ''حلقہ ذکر'' میں ضرور شامل ہو ورنہ ہفتہ واری حلقہ میں پابندی سے ضرور شرکت کرے۔ کیونکہ یہ باطنی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خلوص دل کے ساتھ صالح اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں ان اوراد و معمولات پر استقامت اور ان کا نور عطا فرمائے۔ (آمین)

خواجہ محبوب رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تین باتوں سے دنیا میں انقلاب آتا ہے۔ اول جب عالم طمع کرتا ہے۔

دوم جب درویش ریاکاری کرتا ہے اور سوم جب حکمران ناانصافی کرتا ہے۔

علم حاصل کرنا آسان ہے عمل مشکل ہے۔ فتویٰ دینا آسان ہے تقویٰ مشکل ہے۔

اچھوں سے اچھا سلوک کرنے میں کمال نہیں، کمال یہ ہے کہ بروں سے اچھا سلوک کیا جائے۔

ختم خواجگان

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ۝

''اے اللہ دُرود وسلام بھیج ہمارے سردار اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر اور ہمارے سردار و آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ سرچشمہ ہیں عطا اور کرم کے''

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

''گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا عالیشان اور عظمت والا ہے''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ (ہر بار مکمل درود شریف پڑھا جائے گا)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝

''اللہ ہم کو کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے''

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ثَبِّتْنَا عَلَی الْاِیْمَانِ ۝

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے ہمیں ایمان پر

ثابت قدم رکھ“

یَا بَاقِیُ اَنْتَ الْبَاقِیْ ○ یَا هَادِیُ اَنْتَ الْهَادِیْ ○

”اے ہمیشہ باقی رہنے والے تجھے ہی بقا ہے، اے ہدایت دینے والے تو ہی ہدایت دینے والا ہے“

یَا شَافِیُ اَنْتَ الشَّافِیْ ○ یَا کَافِیُ اَنْتَ الْکَافِیْ ○

”اے شفا دینے والے تو ہی شفا دینے والا ہے، اے کفالت کرنے والے تو ہی کفالت کرنے والا ہے“

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ ○

”اے خیر کے ساتھ نئے عجائب پیدا کرنے والے، اے نیا پیدا کرنے والے بزرگ و برتر“

یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ ○

”اے پوشیدہ کرم فرمانے والے، مجھ پر اپنی پوشیدہ رحمتیں نازل فرما“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

”بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے

مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرما دو مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک عظمت والا ہے''

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ٥

''پاک ہے اللہ اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے پاک ہے اللہ عظمت والا اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے''

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ٥

''میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور توبہ کرتا ہوں اللہ کی بارگاہ میں''

فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ٥

''پس اللہ سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے''

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥

''نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں سے ہوں''

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ٥

''اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے''

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ٥

''ان پر سلام ہوگا فرمایا ہوا مہربان رب کا''

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○

''اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۙ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ۙ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ؕ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۧ

''کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا، اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی، اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا، تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۧ

''تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

''تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے، اس کی سب مخلوق کے شر سے اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے، اور ان عورتوں کے شر سے جو گرھوں میں پھونکتی ہیں، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ مجھ سے حسد کرے''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

''تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو سب لوگوں کا رب، سب لوگوں کا بادشاہ، سب لوگوں کا خدا ہے، اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے، وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں، جن اور آدمی''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے، بہت مہربان، رحم والا، روز جزا کا مالک، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا''

اَللّٰهُمَّ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ ٥

''اے اللہ! اے مشکلوں کو حل کرنے والے''

اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ ٥

''اے اللہ! اے حاجتوں کو پورا کرنے والے''

اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ ٥

''اے اللہ! اے درجات کو بلند کرنے والے''

اَللّٰهُمَّ یَا كَافِیَ الْمُهِمَّاتِ ٥

''اے اللہ! اے تمام کاموں کے لئے کافی''

اَللّٰهُمَّ یَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ ٥

''اے اللہ! اے پکار کو سننے والے''

اَللّٰهُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ ٥

''اے اللہ! اے بیماریوں سے شفا دینے والے''

اَللّٰهُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ ٥

''اے اللہ! اے بلاؤں کو دُور کرنے والے''

اَللّٰهُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ ٥

''اے اللہ! اے دُعاؤں کو قبول فرمانے والے''

اَللّٰهُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ ٥

''اے اللہ! اے بند دروازے کھولنے والے''

اَللّٰهُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ٥

''اے اللہ! اے اسباب پیدا کرنے والے''

اَللّٰهُمَّ یَا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ ٥

''اے اللہ! اے برکتوں کو نازل کرنے والے''

اَللّٰهُمَّ يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ ○

''اے اللہ! اے سب سے اچھے مددگار''

اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

''اے اللہ! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے''

اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ ○ اٰمِيْنَ ○ اٰمِيْنَ ○

''اے اللہ! ایسا ہی ہو ایسا ہی ہو ایسا ہی ہو

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ○

صَلِّ وَسَلِّمْ يَا اَللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

لا اِلٰہ اِلّا اللہ

نقیب الاولیا حضرت قبلہ حافظ غلام رسول صاحب قادری قلندرؒ

حسبی ربی جل اللہ   مافی قلبی غیر اللہ
نورِ محمد صلی اللہ   لا اِلٰہ اِلّا اللہ

اول و آخر ہے اللہ   باطن و ظاہر ہے اللہ
حافظ و ناصر ہے اللہ   لا اِلٰہ اِلّا اللہ

جسم میں جاں میں ہے اللہ   دونوں جہاں میں ہے اللہ
کون و مکاں میں ہے اللہ   لا اِلٰہ اِلّا اللہ

لا موجود اِلّا اللہ   لا مقصود اِلّا اللہ
لا مشہود اِلّا اللہ   لا اِلٰہ اِلّا اللہ

لا مسجود اِلّا اللہ   لا معبود اِلّا اللہ
لا محمود اِلّا اللہ   لا اِلٰہ اِلّا اللہ

لَا مَرْغُوبَ اِلَّا اللّٰہ　　لَا مَطْلُوبَ اِلَّا اللّٰہ
لَا مَحْبُوبَ اِلَّا اللّٰہ　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

خالقِ ہر مخلوق وہی　　رازق ہر مرزوق وہی
عاشق ربّ معشوق وہی　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

دیکھا اس کو جہاں دیکھا　　ظاہر اور نہاں دیکھا
اس کو عین و عیاں دیکھا　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

ذات ہے اسکی لا ثانی　　اس کی صفت ہے نورانی
سِرِّ کلام ربانی　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

روح اگر ہو جدانی　　جذبۂ حق سے حقانی
کھولدے سرِ انسانی　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جس نے کہا　　فیض کے دریا کو پا یا
گوہر مقصد ہاتھ آیا　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

قربِ خدا حاصل ہوگا　　بلکہ خدا خود واصل ہوگا
قلب سے جو قائل ہوگا　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

افضل ذکر یہی تو ہے   اکمل ذکر یہی تو ہے
اصل فکر یہی تو ہے   لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

ذکر خفی و جلی ہے یہی   راز نفی اثبات یہی
ذکر پاس انفاس یہی   لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

کھل جائیں در جنت کے   دوزخ کی سب آگ بجھے
دل سے کوئی اکبار کہے   لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

کفر کی دنیا مٹ جائے   دین کا ڈنکا بج جائے
لب پہ جو یہ کلمہ آتے   لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

مرشد کامل کا ہے راز   دین نبی کا ہے اعجاز
امت احمد کا ہے ناز   لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

عرض غلام فقیر ہے اب   داخل رحمت ہوں ہم سب
ذکر قبول ہو یہ یا ربّ   لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

ذکرِ جہر

اِلَّا اللّٰہُ ------------------------ ۲۱ مرتبہ

اَللّٰہُ اَللّٰہ ------------------------ ۲۱ مرتبہ

اَللّٰہُ ھُوْ ------------------------ ۲۱ مرتبہ

حَیُّ الْقَیُّوْمُ ------------------------ ۲۱ مرتبہ

ذکرِ خفی

اس ذکر کو پاس انفاس بھی کہتے ہیں، یہ ذکر سانس کے ساتھ بغیر آواز نکالے کیا جاتا ہے، جب سانس جسم میں داخل ہو تو دل کہے اَللّٰہ اور جب باہر نکلے تو دل کہے ھُوْ۔

دورہ قادری

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لِیْ
اَللّٰہُ اَللّٰہُ نِعْمَ الْوَلِیْ

رَضِیْتُ بِمَا قَسَّمَ اللّٰہُ لِیْ
وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلٰی خَالِقِیْ

کمال محبت کا ہے نام عشق
نہ ہو یہ تو پھر ہیچ ہے عاشقی

محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ کہو
کہ راہِ خدا ہی ہے راہِ نبی ﷺ

ہے اللہ بس اور باقی ہوس
مقولہ بزرگوں کا ہے بس یہی

کرو پاس انفاس میں ذکرِ حق
اسے کہتے ہیں دورۂ قادری

رہو دست بہ کار دل بہ یار
کہ حاصل محبت ہو اللہ کی

ہو ذکر خفی یا ذکر جلی
مگر یاد حق ہو کسی طور بھی

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لِیْ
اَللّٰہُ اَللّٰہُ نِعْمَ الْوَلِیْ

درس

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں
اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہُ

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے یہ بھی دیکھا ہے تو نے
جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سونے
اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہُ

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے بے نشاں نامور کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہُ

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہُ

(آرزو اکبرآبادی ممتازی رحمانی)

نعت شریف

(حضرت الحاج حافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی جی دکھا دو دیار مدینہ
غمِ ہجر میں جل رہا ہے یہ سینہ

تمنا ہے آنکھیں ملوں در پہ جا کے
کہ روشن ہو جس سے مرا قلب و سینہ

میری آرزو اب خدارا یہی ہے
محبت کا تیری عطا ہو خزینہ

اس عاصی کو بھی اپنے در پہ بلا لو
کہ مشکل ہے اب ہجر میں میرا جینا

محبت ہو سچی یقیں بھی ہو کامل
تو پہنچے گا اک دن دیار مدینہ

محبت میں ثابت قدم رہ تو ممتاز
دکھائیں گے جلوہ بھی شاہ مدینہ

ختم شریف

ایصال ہدیہ کرنے کے لئے کھانا یا شیرینی سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل طریقے سے ختم شریف پڑھیں۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ

الْيَقِيْنِ ۙ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا
عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ
عَنِ النَّعِيْمِ ۠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا
تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ لَكُمْ
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ
مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا
وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ
النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ
یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ۝٢ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝٣
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝٤
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝٥ صِرَاطَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ
هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝٢ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

(البقرۃ-۱۶۳)

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(الاعراف-۵۶)

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(یونس-۶۲)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(الانبیاء-۱۰۷)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

(الاحزاب-۴۰)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝
(الاحزاب ـ ۵۶)

درود تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ؕ
دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ
وَالْاَلَمِ ؕ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ
مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ؕ سَيِّدِ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ ؕ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ
مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ؕ شَمْسِ الضُّحٰى
بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى
كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ؕ جَمِيْلِ الشِّيَمِ
شَفِيْعِ الْاُمَمِ ؕ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ؕ وَاللّٰهُ

عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ

وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ

وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ

مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ

الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ

اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ

الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ

الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السّٰلِكِيْنَ مِصْبَاحِ

الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْيَتٰمٰى

وَالْمَسٰكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ

اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ

صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلٰى

الثَّقَلَيْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ

بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

نوٹ: اگر مختصر ختم شریف پڑھنا چاہیں تو اول آخر درود شریف ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں۔

ایصال ہدیہ

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم بوسیلہ سیدی و مرشدی آقائی و مولائی و جد المرشد علیہ الرحمۃ مختصر اوراد اور قلیل تبرک منجانب حلقہ رحمانی تیری بارگاہ عالی میں پیش و نذر ہے۔ بطفیل اپنی رحیمی و کریمی اور اپنے پیارے محبوب ہمارے آقا و مولا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر غلطی، بے ادبی اور بھول کو معاف فرماتے ہوئے اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور ہدیہ پہنچا۔ بحضور سید المرسلین خاتم النبین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین الصادق الوعد الامین والحق المبین صاحب خلق جمیل و خلق عظیم طٰہٰ و یٰسین بشیر و نذیر سراج منیر ذاکر و مذکر مزمل و مدثر شاہد و شہید صاحب قاب قوسین جد الحسنین مولانا و مولی الثقلین سیّد الوجود صاحب المقام المحمود والمکان المشہو دنوشہ شب اسریٰ حامل اسرار فاوحیٰ شمس الضحیٰ و بدر الدجیٰ مختار کل شہنشاہ جن و انساں مالک کون و مکاں سردار انبیاء نور مجسم فخر بنی آدم سرکار ابد قرار ازل نگار ابو القاسم سیدنا و مولانا و ملجانا و ماوانا وآقانا و حبیبنا و وسیلتنا الی اللہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاماً دائماً ابداً۔

اور بوسیلہ حضور انور بارواح پاک جملہ انبیاء علیہم السلام، ازواج مطہرات، امہات

المومنین رضی اللہ عنہن ، خلفائے راشدین وعشرۂ مبشرہ وعمین شریفین الحمزہ والعباس وجمیع اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، نیز شہدائے بدر واحد وحنین وکربلا وحسنین مجتبیٰ و جملہ ائمہ معصومین، تابعین وتبع تابعین، ائمہ طریقت وشریعت، محدثین ومفسرین، قراء ونعت خوانان و جمیع خواجگان چہار پیر چودہ خانوادے، سلاسل ہائے قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ، چشتیہ نظامیہ، چشتیہ صابریہ، چشتیہ رحمانیہ، چشتیہ قادریہ، قلندریہ، شاذلیہ، رفاعیہ، وارثیہ، اویسیہ وتمامی خانوادھا۔

وجملہ مرحومین، متعلقین، متوسلین، مریدین، معتقدین وخلفاء واہل خاندان حضرت سیدی ومرشدی وجد المرشدی وجملہ مرحومین حلقہ رحمانیہ وحاضرین محفل وتمام امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وبالخصوص وعلی التخصیص۔

سیدنا قطب ربانی محبوب سبحانی عاشق حنانی معشوق المنانی غوث الصمدانی حضرت جناب غوث الاعظم میراں محی الدین السید شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس اللہ نورانی و جمیع خاندان قادریہ عالیہ وسیدنا حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ وجمیع خاندان سہروردیہ عالیہ وسیدنا حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ وجمیع خاندان نقشبندیہ عالیہ۔

وسیدنا ورأسنا خواجہ خواجگان والیٔ ہندوستان عطائے رسول نائب رسول اللہ فی الہند خواجۂ ما حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ وشہید الحبت غریق الحبت قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی بہشتی رحمۃ اللہ علیہ وفرد الافراد زہد الانبیا بابائے ما حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مخدوم پاک عالم پناہ خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر پیاکلیری رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت محبوب الٰہی سلطان الاولیاء خواجہ نظام الدین اولیاء زری زربخش رحمۃ اللہ

علیہ و حضرت مخدوم نصیر الدین روشن چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت امیر خسرو نظامی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

نیز حضرت شاہ شرف الدین بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ و حضرت عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ و حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ و حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ۔

و بروح زریں طوطی حسین سیاح روہی وریگستان حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ و معین پاکستاں قلندر زماں مقبول رحیم و رحماں محبوب حبیب یزداں روحِ روانِ چشتیاں حضرت الحاج الحافظ نور احمد انصاری المعروف سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر چشتی نظامی فخری فریدی حیدری قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ۔

و بروح حسین قطب الاقطاب صدر الصدور شیخ المشائخ سرخیل سلسلہ رحمانی اعلیٰ حضرت صوفی شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی قادری چشتی صابری سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ و بروح نورانی صدر الصدور محبوب رحمانی حضرت قبلہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی قادری چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ و دعا گوئے پاکستان قاری خوش الحان نقیب الاولیاء حضرت حافظ قاری غلام رسول قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ و بروح عرفانی سالار رحمانی لعل رحمانی محبوب محبوب رحمانی حضرت قبلہ صوفی شاہ محمد عارف خان رحمانی المعروف لالہ میاں بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ

وشہید وفا رہبر جادۂ صفا حافظ جیدی ابن سیدی معصوم ولی نخی ابن نخی حضرت قبلہ بھائی جان حافظ قاری محمود اقبال ممتازی رحمانی رحمۃ اللہ علیہ و والدین کریمین حضور سیدی و مرشدی حضرت محمد احمد شہید و حضرت محترمہ رفیق النسا رحمۃ اللہ علیہما

و بالخصوص وعلی التخصیص حضرت محبوب العارفین اوتادِ زمانہ قطب الارشاد قلندرِ دوراں حافظ قرآں قاریٔ خوش الحاں عاشق رسول بارگاہ ایزدی کے مقبول سالار حفاظ سراپا سوز و

گداز خلق کے مہمان نواز دعا گوئے بے بدل گل رحمانی حضرت الحاج الحافظ قاری ممتاز احمد رحمانی چشتی نظامی صابری قادری قلندری نور اللہ مرقدہ العزیز

ونیز مرحومین (ان کے نام جنہیں ایصال ثواب کرنا ہے)۔

نیز جمیع عزیز واقارب صاحب خانہ وحاضرین محفل وحلقہ رحمانی ونیز جمیع کلمہ گوئندگان حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دعائے خیر

دعائے خیر میں درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی شان اور عطاؤں کو یاد کر کے اپنی غلطیوں کو قبول کرتے ہوئے اور دعا مانگنے کی توفیق ملنے پر شکر گزاری کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کیلئے بھلائی، خیر اور گناہوں کی بخشش کی دعا مانگئے، پھر شیطان کے وساوس اور نفسانی خواہشات سے بچنے کی دعا کیجئے، پھر حلقہ رحمانی کے احباب اور حضور سیدی ومرشدی کے اہل خانہ، عزیز واقارب کے لئے دعا کیجئے اور سیدی ومرشدی کے نقش قدم پر استقامت کے ساتھ چلنے کی دعا کیجئے پھر اپنے، اپنے اہل خانہ، عزیز واقارب کے لئے دعا کیجئے۔ پھر اپنے ملک کے استحکام اور خوشحالی کے لئے اور پھر ایمان کی سلامتی کی دعا کیجئے۔

حاضری حرمین شریفین اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی دعا کرتے ہوئے حضور سیدی ومرشدی علیہ الرحمہ کی ترقی درجات کی دعا مانگئے۔ نیز ان کی دعاؤں کو سب کے حق میں قبول ہونے کی دعا مانگئے۔ اور پھر دعا کی قبولیت کی درخواست کے ساتھ دعا درود شریف پر ختم کیجئے۔ یا پھر جو رجوعیت کے ساتھ چاہیں دعا مانگئے۔ اللہ رب العزت قبول فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حصار رحمانی

یہ ان قرآنی آیات پر مشتمل حصار ہے جسے ہمارے بزرگوں نے اپنے معمولات میں شامل رکھا ہے۔ اور اس کی تعلیم اور اجازت دی ہے۔ آجکل کے حالات کے پیش نظر اس حصار کو روزانہ ایک مرتبہ لازمی اپنے معمولات میں شامل کیجئے۔ اللہ رب العزت اس کی برکت سے ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔

طریقہ:

درج ذیل آیات پڑھ کر انگشت شہادت پر تین مرتبہ دم کریں اور اپنے سر کے چاروں طرف (یا جس جگہ کا حصار کرنا مقصود ہو اس کا تصور کر کے) تین مرتبہ پھرائے اور پھر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے تین مرتبہ دستک دیں۔

۱۔ درود تاج یا جو درود یاد ہو تین بار

۲۔ سورۃ القریش تین بار

۳۔ سورۃ الاخلاص تین بار

۴۔ سورۃ الفلق تین بار

۵۔ سورۃ الناس تین بار

۶۔ سورۃ الفاتحہ تین بار

۷۔ آیت الکرسی تین بار

۸۔ درود تاج یا جو درود یاد ہو تین بار

ضمیمہ

مناقب و شجرہ ہائے سلسلہ

منقبت شریف

(بحضورالحاج سائیں باباولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ)

کیا ہے جس نے دیدار سرکار ولایت کا
بنا ہے مطلع انوار سرکار ولایت کا

اسے اپنا بنا کر رکھ لیا جس پر نظر ڈالی
یہی ہے معجزہ سرکار ولایت کا

ہوئے جب چشم و دل مانوس ان کے آستانے سے
لبوں سے ہوگا اظہار سرکار ولایت کا

ہوا یہ فیض حاصل قاری ممتاز کے در سے
کہ ہم نے کر لیا دیدار سرکار ولایت کا

یہی نعرہ لگاؤ آرزوئے اکبر آبادی
ہوا ہم پہ کرم سو بار سرکار ولایت کا

منقبت شریف

(بحضور محبوب رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ ہیں شیخ المشائخ حضرت فاروق رحمانی
ملے جو ہم گداؤں کو یہی ہیں شیخ لاثانی

ہوئی ہے جن سے رونق مسند انعام الرحمٰن کی
متاعِ سرمدی جن کا لقب محبوب رحمانی

ملا ہے درسِ عشقِ مصطفیٰ یہ ان کی چوکھٹ سے
ہے جس سے ہم پہ سلطان دو عالم کی مہربانی

بڑی دولت ملی ہے ہم کو فیض اعلیٰ حضرت کی
بصورت شیخ حضرت قاری ممتاز رحمانی

گدا مایوس نہ لوٹا کبھی دربار حضرت سے
شراب معرفت پی کر ملا ہے عشق لافانی

ملے ہیں ان کی نسبت سے ہمیں سب پیشوا اعلیٰ
فریدالدین بابا خواجہ سنجر غوث جیلانی

رہے سائل کے سر پر ان کا سایہ روز محشر تک
رہے جاری و ساری ان کے در سے فیض رحمانی

منقبت شریف

(بحضور شیخ طریقت حضرت الحاج الحافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ)

مرشد میرے لجپال قاری ممتاز قلندر
رکھتے ہیں سب کا خیال قاری ممتاز قلندر

منگتے جو بھی در پہ آئیں
جھولیاں اپنی بھر کر جائیں
پورا کریں ہر سوال قاری ممتاز قلندر

قاری و حافظ ان سا کہاں ہے
ان کا لقب شہباز زماں ہے
یہ ہیں ولی باکمال قاری ممتاز قلندر

دل کو سکوں دیدار سے حاصل
چاند سی صورت ماہ کامل
یہ تو ہیں رب کا جمال قاری ممتاز قلندر

جگ میں مچی ہے دھوم تمہاری
ہم بھی ہیں تیرے در کے بھکاری
صدقہ ولایت کا ڈال قاری ممتاز قلندر

شاہ ولایت کے ہیں جانی
نازاں محبوب رحمانی
یہ ہیں قلندر کے لعل قاری ممتاز قلندر

صابر پہ بھی نظر کرم ہو
قبر و قیامت کا نہ غم ہو
رکھنا خدارا خیال قاری ممتاز قلندر

سالار رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد عارف خان رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میاں، بھکاری بنے رہنا۔ بھکاری کے اعمال کا محاسبہ نہیں ہوتا لیکن بھکاری کی صفات اپنانا صدا لگانے میں ناغہ نہ کرنا ملے نہ ملے صدا لگاتے رہنا گداگر کی ال اولاد کو دعائیں دیتا ہے اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے اس کی بارگاہ میں جانا تو اُس کے حبیب پاک ﷺ کے گن گاتے رہنا اُن پر درود و سلام پڑھتے جانا کبھی محروم نہ رہو گے۔

مرشد سے کبھی کچھ طلب نہ رکھنا طلب رکھنے والا امتحان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جب مرشد خود کرم فرماتے ہیں اور نعمت عطا فرماتے ہیں تو پھر حفاظت بھی خود ہی فرماتے ہیں۔

شجرہ شریف

(سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ رحمانیہ)

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے
بخش دے میری خطا اپنی عطا کے واسطے

حلقۂ دامِ حوادث میں ہے جکڑا بند بند
کھول دے عقدے علی مشکل کشا کے واسطے

خواجۂ بصری حسن کا نام لاتا ہوں شفیع
شیخ عبدالواحد خضر ھدیٰ کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل خواجۂ ابن عیاض
شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے

حضرت خواجہ حذیفہ کے لئے اب رحم کر
پھر ہبیر البصری صاحب ہدا کے واسطے

خواجۂ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر
شیخ بواسحاق قطب چشتیاں کے واسطے

خواجۂ ابدال احمد بو محمد مقتدا
خواجۂ بو یوسفِ صاحب صفا کے واسطے

خواجۂ مودود حق اور خواجۂ حاجی شریف
خواجۂ عثمان اہلِ اقتدا کے واسطے

والئی ہندوستان خواجہ معین الدین حسن
شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے

کام کر شیریں طفیل خواجۂ گنج شکر
اور نظام الدین محبوب الہٰ کے واسطے

دل کو روشن کر طفیل شہ نصیر الدین چراغ
اور کمال الدین کمال اصفیا کے واسطے

دور کر ظلمت سراج دین و دنیا کے طفیل
اور علم الحق و دین شیخ ہدا کے واسطے

حضرت محمد راجن سرور دنیا و دین
اور جمال الدین جمن صاحب صفا کے واسطے

شاہ حسن اور خواجۂ شیخ محمد کے طفیل
حضرت یحیٰ مدنی مقتدا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہ کلیم اللہ ولی
اور نظام الدین مقبولِ خدا کے واسطے

دے مجھے مولانا فخرالدین کا صدقہ نجات
خواجۂ نور محمد رہنما کے واسطے

بخش دے بہر عاقل اور خدا بخش خواجہ کے طفیل
غلام فخرالدین فخر چشتیاں کے واسطے

صاحب سوز و صفا خواجہ غلام فرید
اور بابا ولایت شہ قلندر رہنما کے واسطے

سیدی ممتاز رحمانی کا خادم ہوں الٰہ
سوز الفت بخش دے اس باوفا کے واسطے

سایۂ ابرار احمد میں الٰہی رکھ سدا
باعث بخشش ہیں یہ روز جزا کے واسطے

ہاتھ اُٹھاتا ہوں ترے آگے دعا کے واسطے

شجرہ شریف

(سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ رحمانیہ)

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے
اپنی شان بخشش بے انتہا کے واسطے

لطف عشقِ مصطفیٰ سے دل کو مرے شاد کر
صوفی ابرار احمد رہنما کے واسطے

موردِ فیضان مرشد اور فخر اولیاء
قاری ممتاز احمد نجم الہدیٰ کے واسطے

واسطہ شان کرم کا اپنی ہم پہ رحم کر
حضرتِ فاروق پیر باصفا کے واسطے

مشعلِ راہ ہدیٰ انعام رحماں بے گماں
قطبِ دیں شبیر احمد پارسا کے واسطے

عاشقِ روئے نبی مشتاق احمد بے ریا
شاہ صندل باورع پیر ہدیٰ کے واسطے

خواجۂ عبداللہ عاشق نور الہدیٰ
ایسے باصدق و صفا و اتقیا کے واسطے

پیر حافظ، سیّد اعظم، سیّد عالم ولی
اور سیّد بھیک میراں حق نما کے واسطے

بوالمعالی، شیخ داؤد اور صادق شیخ دیں
بوسعید رہبر راہ ہدیٰ کے واسطے

واسطہ حضرت نظام الدین بلخی کا تجھے
اور جلال الدین فخر اولیاء کے واسطے

عبد قدوس اور محمد عارف اسرار حق
اور جناب عارف احمد باصفا کے واسطے

شیخ عبدالحق مخدوم افتخار اولیاء
اور جلال الدین پیر پارسا کے واسطے

شمس دیں خواجہ علاؤ الدین صابر کلیری
عاشق حق پیکر صبر و رضا کے واسطے

حضرت گنج شکر بابا فرید الدین سعید
عاشق جانباز فخر اتقیا کے واسطے

قطبِ اقطاب زماں روح روان چشتیاں
قطب دین قطب جہاں قطب ہدیٰ کے واسطے

حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری
آفتابِ خاندان چشتیہ کے واسطے

خواجۂ عثمان ہارونی شہ حاجی شریف
خواجۂ مودود فخر اصفیا کے واسطے

خواجۂ یوسف ناصر الدین بو محمد باصفا
سر گروہ اصفیا و اتقیا کے واسطے

خواجۂ احمد اور ابو اسحاق شامی پاک باز
علو ممشاد و ہبیرہ پیشوا کے واسطے

خواجۂ مرعش حذیفہ باوقار و باورع
خواجۂ ابراہیم ادہم پُر غنا کے واسطے

حضرت پیر فضیل و عبد واحد شیخ دیں
اور حسن بصری امام اولیاء کے واسطے

حامل بار ولایت معدن علم و سخا
حضرت مولا علی مشکل کشا کے واسطے

باعث تخلیق عالم فخر جملہ کائنات
صاحب لولاک ختم الانبیاء کے واسطے

یا الٰہی ہم گنہگاروں پہ بھی ہو اک نظر
خواجگان برگزیدہ چشتیہ کے واسطے

محبوب العارفین قطب الارشاد حضرت حافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

دوستانِ خدا سے دوستی رکھنا ذریعۂ نجات ہے۔

اللہ کے لئے ملنا اور اللہ کے لئے نہ ملنا بہت بڑا کمال ہے۔

جس کو وہ اپنا بنانا چاہتے ہیں اسے گریہ وزاری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

جب نوازنا ہوتا ہے تو بلایا جاتا ہے۔

محبت و دلجوئی، رہبری و دستگیری درویشوں کا طریقہ اور مسلک ہوتا ہے۔

اللہ والوں کی صحبت سے انسان اللہ سے، اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔

اللہ والے خدا نہیں ہوتے مگر یاد رکھو کہ یہ خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے بلکہ خدا کی نصرت واعانت اور اُس کی قدرت وطاقت ہر دم اور ہر قدم پر ان بندوں کے ساتھ رہتی ہے۔

شجرہ شریف

(سلسلہ عالیہ قادریہ رحمانیہ)

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے
اپنی شانِ بخشش بے انتہا کے واسطے

لطف عشق مصطفیٰ سے دل کو میرے شاد کر
صوفی ابرار احمد رہنما کے واسطے

واسطہ شان کرم کا اپنی ہم پر رحم کر
قاری ممتاز احمد نجم الہدیٰ کے واسطے

حضرت فاروق غوث الوقت شیخ پر ضیا
یعنی محبوب رحمانی قطب حق نما کے واسطے

مشعل راہ ہدیٰ انعام رحماں بے گماں
قطب دیں شبیر احمد پارسا کے واسطے

عاشق روئے نبی مشتاق احمد بے ریا
بوالحسین احمد میاں نوری لقا کے واسطے

سید آلِ رسول احمدی روشن ضمیر
شمس دیں اچھے میاں شاہ ولا کے واسطے

سیّد حمزہ شہ آل محمد شیخ دیں
سیّد شہ برکت اللہ پارسا کے واسطے

شاہ فضل اللہ و شیخ سیّد احمد باکمال
خواجگان کالپی کان سخا کے واسطے

خواجۂ سیّد محمد شاہ شیخ کالپی
حضرت شیخ جمال الاولیاء کے واسطے

حضرت قاضی ضیاء الدین شہ قاضی جیا
اور نظام الدین بھکاری باصفا کے واسطے

سیّد ابراہیم ایرج سرگروہ اتقیا
اور بہاؤ الدین شیخ پارسا کے واسطے

خواجۂ سیّد احمد جیلانی فخر سالکاں
حضرت سیّد حسن پیر ہدیٰ کے واسطے

سیّد موسیٰ و شیخ باورع سیّد علی
اور محی الدین ابی نصر رسا کے واسطے

سیّد بوصالح سید عبدالرزاق علا
سالکانِ راہ پیران ہدا کے واسطے

سیّد عبدالقادر جیلانی محی الدین لقب
غوثِ اعظم آفتاب اولیاء کے واسطے

بوسعید شیخ مخزومی و سیّد بوالحسن
ابن سیّد یوسف القرشی علا کے واسطے

خواجۂ بوالفرح طرطوسی ولئ باکمال
اور عبدالواحد شیخِ ہدیٰ کے واسطے

خواجۂ بوبکر شبلی درِ بحر معرفت
اور جنید شیخ شاہ طائفہ کے واسطے

خواجۂ سری سقطی و معروف کرخی باصفا
اور امام دیں علی موسیٰ رضا کے واسطے